



شکیر

آتشیلو

آتشیلو

شیکسپیر

مترجم

سجاد ظہیر



ساہتیہ اکادمی

**SPECIAL IMPORTS DISTRIBUTED BY
Vanguard Books Ltd, 45 The Mall, Lahore**

- | | |
|----------------------------------------------------------|--------|
| 01. Kamal Aur Zawal by Thucydides (Urdu) | Rs 400 |
| 02. Baba Farid by B S Anand (Urdu) | Rs 40 |
| 03. Abul Kalam Azad by A Q Damani (Urdu) | Rs 75 |
| 04. Inshaulah Insha by M Habib Khan (Urdu) | Rs 30 |
| 05. Kalmuhi by R. Tagore (Urdu) | Rs 125 |
| 06. Musaffi by Noorul Hasan Qawi (Urdu) | Rs 40 |
| 07. Sanjoj by R. Tagore (Urdu) | Rs 175 |
| 08. Taskara by Abul Kalam Azad (Urdu) | Rs 250 |
| 09. Khutbaat e Azad by Abul Kalam Azad (Urdu) | Rs 250 |
| 10. Sher o Hikmat by S. and M Tabassum (Urdu) | Rs 395 |
| 11. Gora by R. Tagore (Urdu) | Rs 200 |
| 12. Khwaja Haider Ali Alish by M Zakir (Urdu) | Rs 40 |
| 13. Nasikh by Shabirul Hassan (Urdu) | Rs 100 |
| 14. Julius Caesar by Shakespeare (Urdu) | Rs 100 |
| 15. King Lear by Shakespeare (Urdu) | Rs 100 |
| 16. Hamlet by Shakespeare (Urdu) | Rs 100 |
| 17. Othello by Shakespeare (Urdu) | Rs 100 |
| 18. Riyasat by Plato (Urdu) | Rs 200 |
| 19. Ek sau ek nazmaen by R. Tagore (Urdu) | Rs 150 |
| 20. Rajinder Singh Bedi by Waris Alvi (Urdu) | Rs 40 |
| 21. Ghusaar e Khatib by Abul Kalam Azad (Urdu) | Rs 200 |
| 22. Medea by Euripedes (Urdu) | Rs 40 |
| 23. Qasaid Suba Musallaqat by A H Noorani (Urdu) | Rs 100 |
| 24. Candide by Voltaire (Urdu) | Rs 60 |
| 25. Do Saar Dhan by Thakurshi Sriyasanikra Pillai (Urdu) | Rs 50 |
| 26. Ganji ki Kahani by Lady Muraaki (Urdu) | Rs 60 |
| 27. Auni by S Gupte (Urdu) | Rs 60 |
| 28. Mir Anis by A J Zaidi (English) | Rs 40 |
| 29. Kabir by P Machwa (English) | Rs 40 |
| 30. Sh Nooruddin Wali by G N Gauhar (English) | Rs 40 |
| 31. Shah Latif by K B Advani (English) | Rs 40 |
| 32. Ghaliq by M Mujeeb (English) | Rs 40 |
| 33. Haba Khatoon by S N Sadhu (English) | Rs 40 |
| 34. Bahi Vir Singh by S Singh (English) | Rs 40 |
| 35. Waris Shah by G Charan Singh (English) | Rs 40 |
| 36. Kalhana's Rajatarangini (English) | Rs 400 |
| 37. Nazir Akbarabadi by M Hassan (English) | Rs 40 |
| 38. Hali by M Ram (English) | Rs 40 |

پیش لفظ

شیکیپیئر کی وفات کو تقریباً ساڑھے تین سو سال ہو گئے ہیں اور گوکہ ہمیں اس کے عام کارناموں کے متعلق کافی واقفیت ہے تاہم اس کی شخصیت اور نجی زندگی کے بارے میں ہمیں بہت کم علم ہو سکا ہے۔ اس کے ہم عصروں میں سے کئی نئے شریف الخ کہا ہے یعنی اس کے حوالے میں نرمی تھی اور وہ لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا تھا جیسے کی تحریر میں کو پڑھنے سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے۔ وہ ایک عظیم شاعر ہے اور اس کی مقبولیت کا راز یہ ہے کہ انچستیس ڈراموں میں جو اس نے پہلے لے چھوٹے ہیں ہر قوم اور نسل کے معمولی انسان اپنی سرتوں اور کلفتوں اور اپنی ولی کیفیات و جذبات کا عکس ڈھونڈ لیتے ہیں۔ اس کے متعلق جو غور و بہت ہیں معلوم ہو سکتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں سادگی کو پسند کرتا تھا اور معمولی گھر و قوم کی خوشیاں اسے اچھی لگتی تھیں۔

شیکیپیئر کی ولادت ۱۵۶۴ء - اسٹریٹ فورڈ آف اوان
(انگلستان) میں ہوئی۔ اس کا باپ دکان دار تھا۔ بڑا ہونے پر شیکیپیئر لندن چلا گیا اور تیس ہی سال کی عمر میں وہ انگلستان کا سب سے مشہور و مقبول ڈرامہ نگار بنانا جانے لگا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے چھوٹے سے آبائی شہر سے قطع تعلق نہیں کیا اور میں سال تک ڈرامہ نگاری کے بعد سے صرف چار سال سکون کی زندگی نصیب ہوئی۔
۱۶۱۶ء میں باوان سال کی عمر میں اس کا انتقال ہوا۔

اپنے قیام لندن کے پہلے نصف میں شیکیپیئر نے جو ڈرامے تصنیف کئے وہ مرہبہ کلیدی زبان تھیں۔ ان کے موضوعات تاریخ انگلستان کے بادشاہوں کی وہ باہمی جگہیں تھیں جو تخت انگلستان پر جانشینی کے لئے لڑی گئی تھیں۔ اس عہد کے لوگوں کو تلخ و

تخت کی ان لڑائیوں میں گھر، دلچسپی تھی۔ قیام لندن کے آخری تین چار برسوں میں شیکسپیر نے ہریوں اور شہزادوں کے قصوں پر خواب جیسے خوبصورت ڈرامے لکھے جن کا خاتمہ ہمیشہ باہمی مفاہمت اور خطاؤں سے درگزر پر ہوتا ہے۔ ان دونوں قسم کے ڈراموں کے درمیانی وقفہ میں اس نے اپنی عظیم ٹریجڈیاں (المیہ ڈرامے) لکھیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ۱۶۰۰ء کے خراب شیکسپیر کے یہاں دفعتاً ایک موڑ آیا اور وہ زندگی کے اہم ترین مسائل سے دوچار ہو گیا۔ اس نے زندگی کی بلندی اور سستی اس کے باہر و چشم داس کو، سفاکی پر گہری نظر ڈالی اور اس کی نگاہ کردار انسانی کے ان پہلوؤں پر پڑی جب انسان مصائبِ مآلام کا شکار ہوتا ہے یا جب وہ خوفناک ہوساکی کے چنگل میں گرفتار ہوتا ہے۔

اسی وقفہ میں شیکسپیر نے یکے بعد دیگرے اپنے چار عظیم ترین ڈرامے لکھے جنہیں ہمیں آئینہ اور میک بتھ۔ یہ ڈرامے غالباً عالمی ادب کے ڈراموں میں سب سے بلند مقام پر رکھے جاسکتے ہیں۔

آئینہ میں اب دھیرے دھیرے شفیق کردار پیش کیا گیا ہے جو آئینہ ہی کے قول کے مطابق "عزت کرتے ہیں آئینہ داری سے نہیں بلکہ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی کرتے ہیں اگر ایسے لوگ جوانی میں عشق میں مبتلا نہیں ہوتے ہیں تو ادھیرے عمر میں عشق ان کے لئے بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس عمر میں عشق جنوں کی حد تک بڑھ کر انہیں بے قابو اور بدحواس کر سکتا ہے۔ آئینہ کچھ اسی قسم کا آدمی معلوم ہوتا ہے جو عشق کے گرداب میں پھنس کر اپنا توازن کھو بیٹھے گا۔ وہ ایک سیدھا سا سپاہی ہے، سربازی ساری عمر مورچوں پر گزرا ہے۔ اسے نہ تو باقی دنیا کی کوئی خبر ہے نہ وہ عورتوں کے بارے میں کچھ جانتا ہے۔ وہ بہت اچھا سپہ سالار ہے، اتنا اچھا کہ دینس کی فوجوں کا کمانڈر منتخب بنا دیا جاتا ہے شیکسپیر کے زمانہ میں دینس بحیرہ روم کی ریاستوں میں سب سے مضبوط ریاست تھی۔

لیکن چونکہ آخیلو موٹر یعنی نیگرو ہے اس لئے وہ تہذیبی اعتبار سے ویسے
کے اور لوگوں سے کسی قدر قدیم ایک مقبب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس کے جذبات
پر انگیزت ہوتے ہیں تو وہ آپ سے باہر ہو جاتا ہے اور اس کی طبیعت میں شدت
پیدا ہو جاتی ہے۔ سیاہ فام ہونے کی وجہ سے وہ ڈرائے کے دوسرے کرداروں سے
ایک طرح سے گٹا ہوا بھی رہتا ہے۔ سفید فام لوہ کی سے شادی ہونے کی وجہ سے رنگ
کی تعزین کا مسئلہ بھی بڑے زور و شور سے ابھرا ہے۔ شیکسپیر کے زمانے میں یہ نسلی تعصب
اتنا شدید نہیں تھا جو کہ جدید عہد میں ایک لعنت بن گیا ہے۔ لیکن شیکسپیر خود
اس تعصب میں مبتلا نہیں تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو اس نے اپنے ڈراموں کے بہترین ہیرو
کو نیگرو نہ بنایا ہوتا۔ البتہ اس تعصب کی موجودگی سے شیکسپیر نے پوری طرح
ڈرامائی فائدہ اٹھایا ہے۔ ڈرائے کے شروع میں ہی ایسا لگنے لگا ہے کہ آخیلو المناک
حادثات کا شکار ہو گا اور بد قسمتی اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔

دوسری طرف شروع سے لے کر آخر تک آخیلو کے لئے ہمے دل میں عزت و
وقار برقرار رہتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ہم آخر میں اس جتنے تک پہنچتے ہیں یہاں اس کے
دماغ میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ وہ غرافت کا مجسمہ ہے، بہترین قسم کا انسان،
صاف دل، سخی، پروہار اور بہادر، جسے خوف چھو بھی نہیں گیا ہے اور جو شیکسپیر
کے تخلیق کئے ہوئے عاشقوں میں سب سے بڑا ہے۔ ایسی بے لوث اور روحانیت سے
بروز محبت شیکسپیر کے یہاں (اس کے سائینٹوں کے علاوہ) ہیں اور کہیں نہیں ملتی۔ محبت
آخیلو کی زندگی کو معنی پہناتی اور اس کے مذہبی عقیدے کو گہری اہمیت بخشتی ہے۔ اسی
لئے جب وہ یہ سمجھتا ہے کہ ڈسڈیمون نے اسے دھوکا دیا تو ہر چیز اسے جھوٹی، کھوکھلی اور
بے معنی معلوم ہونے لگتی ہے۔ محبت کا وہ اقرار بھی اب اس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا
جس نے اس کی زندگی کو ہزار گونہ خزانوں سے بھر دیا تھا۔

بعض نا سمجھ نقاد کہتے ہیں کہ جب آخیلو کا کردار آنا بد تھا تو وہ جنسی رقابت
اور عین کی اتنی سو قیاد اور پست سطح پر کیسے گر گیا؟ اس اعتراض کا جواب ہم بڑے لے

دیا ہے جو شیکسپیر کے نقادوں میں بہت بلند مقام رکھتا ہے ۔

بریل نے لکھا ہے : ” آتھیلو کا المیہ یہ ہے کہ اس کا پورا کردار اور اس کی فطرت تو خشک و رقابت کے جذبے سے دوڑتے مگر وہ اس قدر صاف دل تھا کہ اسے آسانی سے دھوکا دیا جاسکتا تھا۔ ایسی صورت میں اگر اس کے جذبات کو ایک بار ہر انگلیخت کر دیا گیا تو پھر اسے بے سوچے سمجھے عمل کرنے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے ۔ اس عمل میں وہ بالکل دیر نہیں لگاتا اور اسے نہایت فیصلہ کن طریقے پر کر گذرتا ہے ۔“

اگر کوئی ڈسٹیمونا کی خاموشی ایسیلیا کی طرح یہ سمجھتا ہے کہ آتھیلو بالکل ’حق‘ اور ’بدھوتے‘ کہ اتنی آسانی سے دھوکا کھا گیا تو پھر اس نے ایاگو کے کردار کو صحیح طور سے نہیں سمجھا ہے ۔ ایاگو وہ شخص ہے جو شیطانہ ذات رکھتا ہے ؛ اس نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ آتھیلو کے دل پر دماغ کو اس قدر زہر آلود کر دیا کہ آتھیلو تقریباً اسی سطح پر گر گیا جس پر ایاگو خود تھا ۔ یہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر آتھیلو شیکسپیر کا شریف ترین کردار ہے تو ایاگو شیکسپیر کے کرداروں میں اپنی فطری بدی اور شر پسندی کے لحاظ سے اپنا جواب نہیں دے سکتا ۔

اس مسئلہ پر بہت بحث ہوئی ہے کہ ایاگو : ” کچھ کیا اس کا سبب کیا تھا ۔ ایاگو نے تنہائی میں جو باتیں اپنے آپ سے کہی ہیں ان میں اس سوال پر روشنی ڈالی ہے ۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اسے خود بھی اپنی حرکتوں کا اصل سبب نہیں معلوم کیونکہ وہ ہر مرتبہ اپنے اعمال کا ایک نیا سبب بیان کرتا ہے ۔ میرے نزدیک ان کا اصلی سبب یہ ہے کہ بدی کی فطرت ہی یہ ہے کہ وہ نیکی سے نفرت کرے اور ایسے انسانوں کی فطری برائی ان کو براہ راست پہنچا دیتی ہے کہ وہ بھلائی کو کسی نہ کسی طرح تباہ و برباد کر ڈالیں ۔ ایاگو آتھیلو کی شرافت اور ڈسٹیمونا کی نیکی سے نفرت کرتا ہے ؛ لیکن وہ اصل وہ ان دونوں کے کردار کو سمجھنے سے قاصر ہے ۔ آتھیلو کی شرافت کو وہ گدھے کی سی حماقت اور ڈسٹیمونا کی نیکی کو ریاکاری سمجھتا ہے ۔ اسے مادی حقیقتوں کے علاوہ کوئی دوسری چیز نظر ہی نہیں آتی ۔ یہی کوتاہ نظری خود اس کی تنہائی اور بربادی کا سبب ۔“

جن جانتی ہے اس کی سمجھ میں یہ بالکل نہیں آتا کہ خود اس کی بیوی ماییلیا ٹوسٹیوٹا کی اس قدر وفا داری کیسے ہو سکتی ہے ماییلیا کی اسی وفاداری کے سبب سے ایسا گوئی پور کی سازش کا راز کھل جاتا ہے۔

شیکسپیر کی تمام ٹریجڈیوں میں آتھیلو غالباً سب سے زیادہ ہولناک ہے جب ہم اس ڈرامے کو دیکھتے ہیں تو جیسے مہموت ہو جاتے ہیں جب ہم ایسا کوئی سازش کا وہ حال بننے ہوئے دیکھتے ہیں جو ایک مکڑی کے جالے کی طرح رفتہ رفتہ آتھیلو کو ہر طرف سے گھیر کر بے بس بناتا جاتا ہے تب ہولناکی اور مدہشتہ احساس ہائے دل و دماغ پر چھا جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آخری سہین ٹک پہنچ کر جبکہ آتھیلو ٹوسٹیوٹا کی قتل کرتا ہے، یہ تمام اس قدر سنگین ہو جائے گا کہ ہائے لئے اس کا دیکھنا ناقابل برداشت ہوگا، لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ تمام ہولناکی کے باوجود، اس میں ہم شرافت اور مہر ورم دونوں کا اظہار دیکھتے ہیں، شیکسپیر نے حیرت انگیز فن کاری کے ساتھ اس مرحلے پر پہنچ کر اپنے ہیرو آتھیلو کی روح کو رشک و رقابت کے زہر سے پاک کر دیا ہے۔ آتھیلو اب بھی یہی سمجھتا ہے کہ ٹوسٹیوٹا نے اس کے ساتھ بے وفائی کی ہے اس لئے اس زمانے کے قانون کے مطابق اس کی سزا موت ہے اور آتھیلو جو کچھ کرتا ہے وہ انصاف کے لئے کرتا ہے لیکن جب اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بڑی شد بد غلطی کی ہے، ٹوسٹیوٹا بے قصور ہے، تو وہ سخت روحانی کرب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس موقع پر بھی آتھیلو کے کردار کی شرافت باقی رہتی ہے اور جب وہ خود کشی کرتا ہے تو اس کے کردار کی اخلاقی بلندی کچھ اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ عبت کا گناہ گا وہ خود ہے نہ کہ ٹوسٹیوٹا، اور وہ اپنے آپ کو اس کی سزا دیتا ہے۔ سب کے آخر میں جب وہ بستر مرگ پر ڈوسٹیوٹا کا بوسہ لٹاتا ہے تو اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو ٹپکتے ہیں۔ اس لئے کہ اب اسے علم ہے کہ وہ تمام شیطانی دوسوں سے بنیاد تھے اور اس کی ٹوسٹیوٹا اس سے سچی محبت کرتی تھی۔

اور ڈوسٹیوٹا کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے شیکسپیر کے اس عظیم ڈرامے کو

پڑھتے یاد کیجئے وقت ہم مجبور ہوتے ہیں کہ اس صورت کے آگے سرِ عقیدت جھکا دیں جو شیکسپیر کے نام زمانے کرداروں میں شریف ترین ہے۔ وہ آتھیلو سے بھی زیادہ بے لوث اور بے غرض عاشق ہے۔ شیکسپیر کے زمانے میں لڑکیوں کی حیثیت اپنے باپ کی کینز سے زیادہ نہیں تھی۔ باپ ہی ان کے لئے شوہر کا انتخاب کرتا تھا، شادی کے بعد وہ اپنے شوہر کو سوئپ دی جاتی تھیں، لیکن ڈسٹیمون نے بڑی ہمت کر کے اپنے باپ کی مرضی کے خلاف چوری چھپے ایک سیاہ فام شخص سے صرف اس لئے شادی کرنی کہ وہ اس سے محبت کرتی تھی۔ اس محبت کو ڈسٹیمون نے مرتد دم تک نبھایا۔ اپنی ایک اک بات اور اپنے تصور میں ہر گز ٹری اور سرِ طرح وہ اس کی محبت کا دم بھرتی رہی۔ یہاں تک کہ جب اس کی جان اس کے لبوں تک آگئی اس وقت بھی اس نے یہی کہا کہ آتھیلو اس کا قاتل نہیں ہے۔ اس آخری لمحے میں بھی وہ آتھیلو کو اپنے قتل کی سزا سے بچانا چاہتی تھی۔

ہے۔ ڈوور ولسن

آفتاب

ڈرامے کے کردار

ڈیوک آف ونیس

برابانٹیو ————— سنٹر، ڈسڈیمونا کا والد

دو بے سنٹر

گراتیانو ————— برابانٹیو کا بھائی

لوڈو ویکو ————— برابانٹیو کا رشتے دار

آتھیلو ————— ایک عزیز موثر جو ریاست ونیس میں عہدیدار

کلیسیو ————— آتھیلو کا ماتحت افسر

ایاگو ————— آتھیلو کا علم بردار (این ٹنٹ)

نوردریگو ————— ونیس کا ایک عزیز شخص

مونٹانو ————— آتھیلو کے پہلے ونیس کا گورنر

مسفرا ————— آتھیلو کا خدمت گار

ڈسڈیمونا ————— برابانٹیو کی لڑکی۔ آتھیلو کی بیوی

ایسلیا ————— ایاگو کی بیوی

بیانکا ————— کاسیو کی مدعو

لڑک، قاصد، ڈھنڈورچی، افران، سنٹر، معزز اشخاص

سین : پہلا ایکٹ ونیس میں

دوسرے ایکٹ سے پانچویں ایکٹ تک قبرص کے ایک بندر گھر

زمانہ : تقریباً ۱۵۷۰ء

آتھیلو

وینس کا مؤثر

چہلا ایکٹ

پہلا سین: وینس - رات کے وقت ایک سڑک

(رودریگو اور ایآگو داخل ہوتے ہیں)

رودریگو - ہٹھ۔ بس جانے دو۔ مجھے تم سے بڑی شکایت ہے ایآگو کہ تم جس نے میری دولت کو پانی کی طرح بہایا، تمہیں اس معاملے کا علم تھا اور مجھ سے بتایا تک نہیں!

ایآگو - تم ذرا میری بات بھی تو سُنو۔ قسم کھا کر کہتا ہوں اگر میں نے اس کی جھٹک تک سنی ہو تو میرے منہ پر فحوک دینا۔

رودریگو - تم نے تو مجھ سے کہا تھا کہ تم اسے دل میں اس کے لئے نفرت بھری ہے۔

ایآگو - اگر ایسا نہ ہو تو تم مجھ سے نفرت کرنا۔ شہر کی تین بڑی ہستیوں نے

اس سے خاص طور پر میرے لئے سفارش کی اور کہا کہ وہ مجھے اپنا

نفسٹ مقرر کرے، اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کسی طرح بھی اس

جگہ سے کم کا اہل نہیں ہوں مجھے اپنی قدر و قیمت معلوم ہے لیکن

وہ تو خود اپنی ہی شان اور اپنی ہی دھنوں میں اتنا لگن ہے کہ

مٹی اُڑائی ایک کر دیتا ہے۔ وہ خود کو معلوم نہیں کیا سمجھتا ہے۔

اور موقع بے موقع جنگ کی ہی سرگزشتیں سناتا ہے یہاں تک کہ

میری سفارش کرنے والے عاجز آ جاتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: بات یہ ہے کہ میں تو اپنا ماتحت افسر مقرر کر چکا ہوں: اور یہ صاحب ہیں کون؟ مگر آپ نے؟ ایک بہت بڑے ریاضی داں، فلورنس کے رہنے والے، جن کا نام ہے مائیکل کاسیو، ایک حضرت جنہیں ایک خوبصورت بیوی رکھنے کی تقریباً بلیسیبی حاصل ہے، جنہوں نے میدان جنگ میں نہ تو کسی چھوٹے سے چھوٹے دستے کی رہنمائی کی ہے اور جس طرح ایک بن بیا ہے عورت کو جنگ و پیکار سے کوئی سروکار نہیں ہوتا، یہ حضرت بھی اس سے دور ہے، یہی البتہ کتابی علم ان کو ضرور ہے۔ یوں تو ان کی طرح چھائیں پہنے بڑے بڑے سیاست داں بھی ہیں وہ بھی بڑے عالمانہ انداز میں جنگی چالیں چل سکے ہیں، بعض زبانی، لمبی چوڑی باتیں کر کے، بغیر عمل کے، یہی ان حضرت کی ساری سپاہ گری ہے لیکن جناب مقرر دی ہو۔ اور میں جس کے متعلق خود ان کی آنکھوں کو رھوڑس میں قبرص میں اور بہت سے کئی اور عیسائیوں اور ملحدوں کے خلاف لڑائیوں کے میدانوں میں ثبوت مل چکا ہے، مجھے چکنی چوڑی باتیں کر کے بھلایا جانا ضرور کا ہے۔ وقت آنے پر یہ شخص جسے بچے کا حساب چکانے کے علاوہ اور کچھ نہیں آتا، ان کا ماتحت افسر ہوگا دہالہ حالیہ میں، خدا کا کنایوں ہے، کہ میں جناب مقرر کا ادنیٰ ترین ماتحت (ANCIENT) بنا رہوں۔

رد وریگو۔ قسم خدا کی، اس سے اچھا تو یہ ہوتا کہ تم اس کے جلاذ مقرر ہو جاتے۔ ایسا گو۔ لیکن کیا کیا جائے، ان باتوں کا کوئی تدارک نہیں، یہی تو نوکری

کی لعنت ہے۔ ترقی سفارش اور اثر کی بنا پر ہوتی ہے۔ یہ تھوڑا ہی ہوتا ہے کہ ملازمت کی میعاد اور عہدے کے مطابق ترقیاں ہوں اور جیب اور پرکا آدمی بٹے تو اس کے فوراً نیچے کے عہدیدار کو اس کی جگہ مل جائے۔ جناب والا، اب آپ خود فیصلہ کیجئے کہ ان حالات میں کیا مجھ پر ذرا بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ میں مؤثر صاحب سے محبت کروں؟

رودریگو۔ ایسی صورت میں میں تو اس کا ساتھ چھوڑ دیتا۔

ایاگو۔ جناب والا، آپ اطمینان رکھیے۔ میں تو اپنی مطلب برآری کے لئے اس کے ساتھ لگا ہوں۔ آخر ہر ایک کے لئے تو یہ ممکن نہیں کدہ مالک ہو، اور یہ بھی ممکن نہیں کہ ہر ایک مالک کی سچے معنوں میں تابعداری کی جائے۔ آپ کو بہت سے ایسے فرض شناس اور گھٹنے پیرٹھے کئے ہوئے نوکر ملیں گے جنہیں خود اپنی ذلیل غلامی میں مزا آنے لگتا ہے۔ ان لوگوں کی بسر اوقات تقریباً اس طرح ہوتی ہے جیسے کہ وہ اپنے مالک کے گدھے ہوں۔ انہیں بس اتنا ہی معاوضہ بھی ملتا ہے جس سے کہ وہ بمشکل زندہ رہ سکیں اور جہاں وہ بوڑھے ہوئے انہیں نکال باہر کیا جاتا ہے۔ ایسے ایماٹار نوکروں کی تو میں کوٹوں سے خبر لے سکتا ہوں۔ لیکن ایک دفعہ سری قسم کے بھی نوکر ہوتے ہیں جو اپنی چال ڈھال سے فرض شناس اور قاعدے اصول میں ڈھلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر بھی ان کے دل صرف ان کی اپنی تابع داری کرتے ہیں جو بنظر اپنے مالک کی خدمت کرتے ہیں اور ان سے پورا پورا فائدہ

اٹھاتے ہیں۔ اس طرح جب وہ اپنی جیب بھر لیتے ہیں تو گویا خود اپنی ہی اطاعت کرتے ہیں۔ ان میں اللہ کچھ جان ہوتی ہے میرا دعویٰ ہے کہ میں بھی اسی قسم کا ہوں کیونکہ جناب بات یہ ہے کہ اگر یہ یقینی ہے کہ آپ رودر گویا تو اتنا ہی یہ بھی یقینی ہے کہ اگر میں ٹوٹر کی جگہ پر ہوتا تو پھر میں کبھی ایسا گونہ ہوتا۔ اس کی تابعداری کر کے گویا میں خود اپنی تابع داری کر رہا ہوں۔ خدا گواہ ہے کہ میں یہ سب کچھ فرض یا محبت کے خیال سے نہیں کر رہا ہوں۔ گو کہ معلوم ایسا ہی ہوتا ہے۔ اصل میں میرا اپنا ایک خاص مقصد ہے اور جب کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میرے دل کی اصلی حرکت اور کیفیت کسی میرے اوپری کام سے ظاہر ہو جاتی ہے تو گویا ردِ عمل کے طور پر، اور زیادہ دیر بعد بھی نہیں، میں اپنے دل کو اپنے نگے کا بار بنالیتا ہوں، اس لئے کہ کہتے اس پر ٹھونگیں ماریں۔ میں وہ نہیں جو معلوم ہوتا ہوں۔

رودر گویا۔ یہ موٹے ہونٹوں والا بھی کتنا خوش قسمت ہے اگر یوں ہی اس کے دل کی مرادیں پوری ہوتی رہیں !

ایا گو۔ اس عورت کے والد کو اطلاع کرو، اسے آگاہ اور بیدار کرو۔ آئے نچلانہ بیٹھنے دو۔ اس کی خوشیوں میں زہر گول دو ہر گلی کو چے میں اس کا چہرہ چاکرو۔ اس کے عزیزوں رشتے داروں کو اتنی شرم دلاؤ کہ ان کا خون کھولنے لگے اور گو کہ ان کی بود و باش ایسی سر زمین پر ہے جو زرخیز ہے پھر بھی وہاں کھیتوں کی بھرا کر دو تاکہ اس کی خوشی، خوشی ہوتے ہوئے بھی انھوں سے کٹ نہ ہو جائے اور کسی

قدر بھسکی پڑ جائے۔

رودریگو۔ یہ ہے اس کے والد کا مکان۔ میں زور سے آواز دیتا ہوں۔
ایاگو۔ ہاں، ہیبت ناک طریقے سے اور وحشت ناک چنگھاڑ کے ساتھ۔
جیسے لوگ اس وقت چلا تے ہیں جب پاساؤں کی غفلت سے
رات کے وقت کسی بھرے شہر میں آگ لگ جانے کا پتہ چلتا ہے۔

رودریگو۔ اے کوئی ہے، براہان تیو! سینور براہان تیو ہیں!
ایاگو۔ جاگو! جاگو! اے براہان تیو! چور! چور! چور! اپنے گھر کی تو
خبر لو! اپنی لڑکی کی اور اپنے مال کی! چور! چور!
(براہان تیو اوپر نظر آتے ہیں۔ ایک کھڑکی پر)

براہان تیو۔ اتنے زور سے شور و غل کیا کر کیوں پکار رہے ہو؟ آخر بات کیا ہے؟
رودریگو۔ سینور آپ کے سب گھروالے خیریت سے تو ہیں؟

ایاگو۔ کیا تمام دروازوں پر تالے پڑے ہیں؟

براہان تیو۔ ایں؟ آخر تم یہ پوچھ کیوں کہتے ہو؟

ایاگو۔ ذرا ہوش میں آئیے جناب! آپ کے گھر پر ڈاکہ پڑا ہے۔ جلدی
کیجئے اور اپنا چھتہ پہن لیجئے۔ آپ کا دل توڑ دیا گیا ہے۔ آپ کی
نصف جان غائب ہے۔ اسی وقت، اسی لمحے ایک کالا بڑا سا
مبینہ ڈاکا آپ کی سفید بھڑی پر چڑھا ہوا ہے۔ خولے مارے ہوئے
شہریوں کو گھنٹے بجا بجا کر جگا ہے ورنہ شیطان آپ کو چھتہ بنا کر
چھوڑے گا۔ میں کہتا ہوں جاگئے، اٹھئے!

براہان تیو۔ کیا؟ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟

رودریگو۔ محترم ترین سینور، کیا آپ میری آواز پہچانتے ہیں؟

برابان تیو۔ میں نہیں پہچانتا تم کیا ہو؟
رودریگو۔ میرا نام رودریگو ہے۔

برابان تیو۔ اسی لئے تو تمہاری اور بھی آؤ جگت ہوگی۔ میں نے تم سے بار بار
کہہ دیا ہے کہ تم میرے دروازے کے چکرمت کا ٹاکرہ دہنہ تم نے مجھے
صاف صاف کہتے سن لیا ہے کہ میری لڑکی تمہارے لئے نہیں ہے۔
اس کے باوجود پاگلوں کی طرح، خوب کھاپی کر اور نشہ چڑھا کر
شرارت اور بد معاشی کے لئے تم یہاں پر آ کر قہر مچاتے ہو۔

رودریگو۔ جناب، جناب، جناب،
برابان تیو۔ لیکن تم یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ اگر میرا ہی چاہے تو میں ایسا شخص
ہوں کہ تم کو اس بدستیزی کا مزہ چکھا سکتا ہوں۔

رودریگو۔ ہر باں من، ذرا صبر سے تو کام لیجئے۔
برابان تیو۔ کیا؟ آخر تم مجھ سے ڈالکے کی کیا باتیں کرتے ہو۔ یہ وہیں ہے۔ میرا
گھر کوئی دیہاتی جھونپڑا نہیں ہے۔

رودریگو۔ معزز ترین برابان تیو۔ میں تو بڑی سادگی اور ایمانداری سے
آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں۔

ایاگو۔ سنئے جناب والا۔ آپ تو مجھے ان لوگوں میں معلوم ہوتے ہیں جو خدا
کی فرماں برداری سے انکار کر دیں اگر شیطان ان سے ایسا کرنے کو
کہے۔ ہم چونکہ آپ ہی کی خدمت کے لئے آئے ہیں اس لئے آپ ہمیں
بد معاش سمجھتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی لڑکی کا ایک عرب
گھوڑے سے جوڑا لٹکا نا چاہتے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے یہاں
ایسی اولاد ہو جو آپ کو دیکھ کر ہنسنے اور گھوڑے اور گھوڑے

آپ کے بھائی بھتیجے ہوں۔

برایان تیو۔ تم ہو کون، جو اس قسم کی بیہودہ باتیں بک رہے ہو؟
ایا گو۔ جناب والا، میں وہ شخص ہوں جو آپ سے یہ بتانے آیا ہے کہ
آپ کی لڑکی اور مورودونوں ایک ساتھ جانور بنے ہوئے پڑے ہیں۔
برایان تیو تم پاچی ہو۔

ایا گو۔ اور آپ ایک۔ سنیرٹ

برایان تیو۔ تمہیں اس حرکت کی جواب دہی کرنا ہوگی۔ رو دریگو! میں تم
کو پہچانتا ہوں۔

رو دریگو۔ جناب میں ہر بات کی جواب دہی کے لئے تیار ہوں لیکن آپ
ذرا میری بات تو سن لیجئے۔ اگر آپ کی خوشی اسی میں ہے اور آپ
کی بہترین سمجھ بوجھ کا تقاضا یہی ہے جیسا کہ مجھے کسی قدر اندازہ
ہوتا ہے کہ ہے، کہ آپ کی حسین دختر نیک اختر اتنے بے تکے وقت
اور اتنی رات گئے لے جانی جائے کسی ایسے لاجواب پاسان کے
ساتھ جو کہ کرائے کا ایک معمولی بیچ طراح ہو ایک رنگیلے مور کے
بھتے آغوش میں، اگر یہ حرکتیں آپ کو معلوم ہیں اور آپ نے ان
کی اجازت دی ہے، تب تو پھر ضرور ہم نے آپ کے ساتھ زیادتی
کی ہے اور ہمارا قصور ناروا ہے لیکن اگر آپ کو ان کا علم نہیں ہے
جیسا کہ مجھے شبہ ہے تو پھر آپ کی خفگی ہم پر ہے۔ یہ آپ
کبھی مت سمجھیے گا کہ تہذیب کا دامن چھوڑ کر میں آپ کی عزت
اور آپ کی حرمت سے کوئی کھیل کھیل رہا ہوں یا ان کی اہمیت
کو ہٹا کر رہا ہوں۔ آپ کی لڑکی نے اگر آپ نے اسے اجازت نہیں

دی ہے۔ میں دوبارہ کہتا ہوں، سخت سرکشی کا قدم اٹھایا ہے ایسا کہ اس نے اپنے فرض، اپنے حسن، اپنی سمجھ اور اپنی قسمت کو ایک ایسے لالچالی اور ڈانوا ڈول اجنبی کے ساتھ باز دھ دیا ہے جس کا بنام یہاں بھی اور ہر جگہ ہے۔ آپ فوراً اپنا اطمینان کر لیجئے اگر آپ کی صاحبزادی اپنے کمرے میں یا آپ کے گھر موجود ہوں تو پھر آپ کو یوں دھوکا دینے کے الزام میں حکومت مجھ پر اپنے پورے اختیارات استعمال کر سکتی ہے۔

برایان تیو۔ اے روشنی کرو۔ مجھے شمع لا کر دو۔ میرے تمام آدمیوں کو بلاؤ۔ یہ حادثہ میرے خواب سے مختلف نہیں ہے۔ اس پر یقین کرنے سے مجھے تکلیف ہونے لگی ہے۔ روشنی، میں کہتا ہوں، روشنی!

(برایان تیو چلا جاتا ہے)

ایا گو۔ رخصت! اس لئے کہ اب مجھے یہاں سے چلا جانا چاہیئے۔ یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا اور یہ میرے عہدے کے لحاظ سے فائدہ مند نہیں ہے کہ میں موٹر کے خلاف کام کرنا ہوا یا جاؤں۔ اور اگر میں یہاں رکتا ہوں تو ایسا ہی معلوم ہوگا۔ مجھے اس کا اچھی طرح انداز ہے کہ سرکار موٹر کو برخواست نہیں کر سکتی ایسا کرتے وقت اسے خطرہ محسوس ہوگا۔ اس واقعہ کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ اس پر کچھ تکلیف دہ پابندیاں نافذ کر دی جائیں حقیقت یہ ہے کہ قبرص کی جنگوں کو جاری رکھنے کے لئے اس کی شرکت کی ضرورت کے اتنے بلند آئینک ثبوت پیش کئے جا چکے ہیں اور یہ ثبوت ابھی تک عملی حیثیت رکھتے ہیں کہ یہاں کے حکمران خود اپنی جان کو بچانے کے لئے اور اس

کام کو سرانجام دینے کے لئے، اس کے مقابل کی کوئی دوسری ہستی پیش نہیں کر سکتے۔ اور جہاں تک اس معاملہ کا تعلق ہے، گو کہ میں اس سے اتنا ہی نفرت کرتا ہوں جتنا دوزخ کے عذاب سے۔ تاہم موجودہ زندگی کی ضرورت کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ میں اس کا جھنڈا اونچا رکھوں اور اس سے محبت کا اظہار کروں، گو کہ مجھے دھکا دیا ہی ہے۔ خیر تم تو اس سے ضرور ہی ملو گے اور یہ جو اس وقت کھوج اور ڈھونڈھ ہو رہی ہے یہ معاملہ سرکاری اسلحہ خانے تک پہنچنے کا ہی۔ وہاں پر تم مجھے اس کے ساتھ پاؤ گے۔ اچھا خدا حافظ! (ایک گویا تلے)

(برایان تیو نیچے داخل ہوتا ہے۔ وہ شب خوانی کے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ کئی نوکر ہاتھ میں مشعلیں لئے ہوئے)

برایان تیو۔ میرا بدشگون ٹھیک ہی نکلی گئی تو وہ ہے۔ اب میری بد نصیب زندگی میں سولے کڑواہٹ کے اور کیا رکھا ہے۔ رودر گیتو تم ہی بناؤ۔ تم نے اسے کہاں دیکھا۔ یا! بد نصیب لڑکی! کیا کہا تھا تم نے؟ مور کے ساتھ؟ باپ کی بھی کیا زندگی ہوتی ہے! تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ وہی ہے؟ افوہ! اس نے مجھے اتنا بڑا دھوکا دیا ہے جس کا تصور بھی مشکل ہے! اس نے تم سے کیا کہا تھا؟ اور شمعیں۔ میر تمام عزیزوں کو جگادو۔ کیا خیال ہے تمہارا انہوں نے شادی کر لی ہوگی؟ رودر گیتو۔ جی ہاں، میرا تو خیال ہے کر لی ہے۔

برایان تیو۔ یا خدا! آخر وہ باہر کیسے نکلی؟ اپنا خون اور ایسی غداری! میں تمام باپوں سے کہتا ہوں کہ آئندہ سے کبھی اپنی لڑکیوں کی باتوں کا

قائدہ کیوں نہ ہو۔ نو دس بار مجھے خیال آیا کہ اس کی پسلیوں کے نیچے
چھرتی سے ایک وار کر کے اس قہقہے کو ہی ختم کر دوں۔

آتھیلو۔ جیسا ہوا وہی ٹھیک ہے۔

ایاگو۔ نہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ حضور والا کے متعلق اس قدر گندے اور
اشتغال انگیز الفاظ اپنے منہ سے نکال رہا تھا اور اس قسم کی باتیں
کر رہا تھا کہ اگر میری فطرت میں تھوڑی سی نیکی اور پرہیزگاری نہ
ہوتی تو میرے لئے برداشت کرنا ناممکن ہو جاتا لیکن حضورؐ یہ تو
ارشاد فرمائیے کہ آپ کی شادی بالکل کچے طور سے طے ہو گئی نا؟
یہتین ملنے میگ فیضیکو بہت ہر دل عزیز ہیں اور ان کے کہے میں
درمہل دی اثر اور طاقت ہے جتنا کہ خود ڈیوک کی بات میں۔ وہ
آپ دونوں کو جدا کر دیں گے یا آپ پر ایسی پابندیاں یا الزام
لگائیں گے جس کے لئے قانون میں یکہنج کھانچ کر گنجائش نکالی
جائے گی اور جسے وہ اپنے پورے رسوم اور پوری قوت کے ساتھ
اس کام کے لئے استعمال کریں گے۔

آتھیلو۔ انہیں مجھ پر اپنا غصہ اتار لینے دو۔ میں نے یہاں کے حکمرانوں کی جو
خدمت کی ہے وہ ان کی شکایتوں کی زبان بند کر دے گی۔ (ابھی تو
لوگوں کو یہ باتیں بتانا باقی ہیں جب یہ سمجھوں گا کہ اپنی تعریف
کرنا بھی عزت کی بات ہے تب ان کا اعلان کروں گا۔ میری رگوں
میں شاہی خاندان کا خون بہہ رہا ہے اور میں انہیں کی نسل سے ہوں
میری لاکھ بھرائی کی جلے لیکن میں نے جو اعزاز اور افتخار حاصل کیا

ملے ڈسٹریکٹ کے والد۔ درمیں کے جواب

ہے اسے کون چھین سکتا ہے۔ ایسا گو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس شریف اور نیک دل ڈسٹریوٹ سے محبت نہ ہوتی تو میں اپنی آزاد حیثیت کو مجھوس یا پابند نہ کرتا اور سمت دی زندگی کی سختیاں نہ جھیلتا۔ لیکن ذرا آنسو تو دیکھو، وہاں روشنیاں کسی دکھائی دے رہی ہیں؟

ایسا گو۔ یہ تو وہی آنکھ والداوران کے سب دوست ہیں جو کمر بستہ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ اندر چلے جائیے۔
آتھیلو۔ نہیں، یہ میرا شیوہ نہیں۔ میرا یہاں موجود ہونا ضروری ہے۔ میرا رتبہ، میرا افتخار اور میرے نفس کی مکمل طلباوت میری شخصیت کو مکمل طور سے نمایاں کریں گے۔ کیا یہ وہی لوگ ہیں؟
ایسا گو۔ بالے قسم ہے۔ یہ تو وہ نہیں معلوم ہوتے۔

(کاسیو داخل ہوتا ہے اور چہنا افراد مشغلیں لئے ہوئے)

آتھیلو۔ یہ تو ڈیوک کے آدمی ہیں اور میرا افسر۔ دوستو شب بخیر! کہو کیا خبر ہے؟
کاسیو۔ جزلہ، اب ڈیوک آپ کو سلام کہتے ہیں، اور ان کا ارشاد ہے کہ آپ جلد از جلد بلکہ اسی لمحے ان کی خدمت میں تشریف لے چلیے۔

آتھیلو۔ آخر بات کیا ہے، تمہارے خیال میں؟

کاسیو۔ کچھ قرص کا ہی قصہ ہے، جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں معلوم ہوتا ہے معاملہ کسی قدر نازک ہے۔ چاروں پہلے کے بعد دیگرے کوئی درجن بھر یا ہر آج ہی ایک رات میں بھیجے جا چکے ہیں۔ اکثر قوتسلوں کو جھاکرا سے طاقات کی گئی ہے اور وہ لوگ ڈیوک کے یہاں جمع بھی ہو چکے ہیں۔ آپ کی بڑی سرگرمی سے ڈھونڈ ہو رہی

ہے اور جب آپ گھر پر نہیں ملے تب سینٹ نے تین مختلف ٹولیوں کو آپ کی تلاش میں روانہ کیا ہے تاکہ آپ جہاں بھی ہوں، آپ کو مطلع کیا جائے۔

آٹھیلو۔ چلو اچھا جو کہ تم نے مجھے ڈھونڈھ نکالا۔ میں ذرا ایک بات کے لئے گھر کے اندر جاتا ہوں۔ اس کے بعد میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔
(آٹھیلو جاتا ہے)

کاسیو۔ این شفٹ (ANCIENT) یہاں کیا کر رہے ہیں؟
ایاگو۔ قسم ہے کچھ رات تو وہ ننگی پر چلنے والے ایک ایسے لالہ مال جہاز پر سوار ہو گئے ہیں کہ اگر اس پر ان کا حق جائز تسلیم کر لیا جائے تو پھر تو سمجھو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کا کام بن گیا۔
کاسیو۔ میری سمجھ میں نہیں آتا تم کیا کہہ رہے ہو۔
ایاگو۔ انہوں نے شادی کر لی ہے۔

کاسیو۔ کس کے ساتھ؟
(آٹھیلو دوبارہ داخل ہوتا ہے)
ایاگو۔ شادی کس... (آٹھیلو سے) چلیے سرکار، اب آپ چل رہے ہیں نا؟
آٹھیلو۔ ہاں، تمہارے ساتھ۔

کاسیو۔ یہ نیچے کچھ اور فوجی آپ کو تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچ گئے۔
ایاگو۔ یہ تو براہان تیرہ ہیں۔ جنرل صاحب ذرا ہوشیار رہیے گا یہ تو برے ارادوں سے کہتے ہیں۔

(براہان تیرہ، دودھ بھرا دھکی افسر مشعلیں اور ہتھیار لئے ہوئے داخل ہوتے ہیں)

آٹھیلو۔ سنو، وہیں ٹھہر جاؤ۔

رو در یگو - سینور، یہ تو دہی موڑ ہے -

برابان تیو - غارت ہو کم بخت، چور کہیں کا!

(دونوں طرف سے تنواریں کلچ جاتی ہیں)

آکھیلو - اپنی چکدار تنواریوں کو رہنے دیجئے۔ اوس گئے گی تو ان پر زنگ

لگ جائے گا۔ اچھے سینور، آپ تو اپنی بزرگی کی بنا پر حکم دے سکتے ہیں۔

ان ہتھیاروں کی کیا ضرورت ہے۔

برابان تیو - اے گندے چور، بتاؤ تھے میری لڑائی کو کہاں چھپا رکھا ہے تیری قہمت

تو یوں ہی خواب ہے۔ تو نے ضرور اس پر کوئی نجاد کیا ہے، بھلا میرے

دہم دھگن میں کیسے آسکتا ہے کہ ایک لڑائی اگر اسے جادو کے جال میں

پھنسانے لیا گیا ہو، براتنی شرمیلی، حبیب اور خوش مزاج ہو اور

جو شادی سے اتنا دور جاگتی ہو کہ اس نے ہماری قوم کے سب سے

امیر ہائے چھیلوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا، وہ بھی بھی

لپے سر یا کسی عام رسوائی کا الزام مول لے گی کہ اپنے دیکھ بھال

کرنے والوں کو چھوڑ کر تجھ جیسی شے کے کالے کھوٹے سینے میں پناہ

لے؟ ایک خوفناک نہ کہ پُر مسرت جگہ میں۔ دُنیا انصاف کرے۔

کیا یہ ظاہر نہیں کہ تو نے ضرور اس پر کوئی گندا ٹوٹکا کر دیا ہے، یا

اس کے نازک اور اظہر دل و دماغ کو کسی جڑی بوٹی کے اثر سے

بے سدھ کر دیا ہے۔ میں اس معاملے کی پوری تفتیش کروا کے رہوں گا

ضرور ایسا ہی ہوا ہے اور اس کے علاوہ کوئی دوسری وجہ نہیں ہو سکتی۔

اس لئے میں تجھے ایک طرمز کی حیثیت سے پکڑتا اور گرفتار کرتا ہوں۔

ایک ایسے بُرے شخص کی حیثیت سے جو ایسے جنتِ منز کو تارہے جس کی

اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسے پکڑ لو اور اگر یہ کوئی گڑبڑ کرے
تو زبردستی اس کی گردن ٹاپو۔ ایسا کہتے وقت اگر کوئی ضرر پہنچا تو
اس کا الزام خود اس پر ہو گا۔

(برایان تیو کے ساتھی افسر لگے بڑھتے ہیں۔ آتھیلو کے آدمی بھی اُسے
بچانے کے لئے تلواریں کھینچ لیتے ہیں)

آتھیلو۔ مشہور۔ اپنے ہاتھ روکو۔ تم لوگ بھی جو میری طرف کے ہو اور دوسرے
بھی اگر میں لڑنا چاہتا تو اس کی ضرورت نہیں تھی کہ کوئی مجھے ہنکارے۔
آپ چاہتے کیا ہیں میں آپ کے اس الزام کا جواب دینے کے لئے
کہاں چلوں؟

برایان تیو۔ قید خانے کو۔ تا وقتیکہ قانون اور عدالت کے سامنے تجھے پیش نہ کیا جائے
آتھیلو۔ اچھا اگر میں آپ کے کہنے کے مطابق عمل کروں تب کیا ہو گا پھر ڈیوک
کا حکم کس طرح سے میں بجالاؤں جن کے بھیجے ہوئے ہر کلمے یہاں
میرے پاس کھڑے ہیں اور جو کسی سرکاری کام کے سلسلے میں مجھے
ڈیوک کے پاس لے جانا چاہتے ہیں۔

پہلا افسر۔ محترم ترین سینور یہ صحیح ہے۔ ڈیوک نے اس وقت کو نسل کا
اجلاس منع کیا ہے یقین ہے کہ آپ کو بھی اس میں شرکت
کے لئے بلوایا گیا ہے۔

برایان تیو۔ یہ کیا ڈیوک نے کو نسل کا اجلاس طلب کر لیا! اتنی رات گئے!
مے جاؤں۔ میرا معاملہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے۔ ڈیوک خود
یا جاگوں میں سے میرے دوسرے کوئی بھی بھائی، میرے سلفہ جو
زیادتی ہوئی ہے اُسے خود اپنے ساتھ زیادتی سمجھیں گے کیونکہ اگر

اس قسم کی حرکتیں کئے بندوں ہوتی رہیں تو کل کو ہمارے ادنیٰ سے
ادنیٰ غلام اور بے دین ایمان والے لوگ ہمارے سیاستداں
اور حاکم بن بیٹھیں گے۔

(سب جانتے ہیں)

تیسرا سین ایک کونسل کا ایوان

(ڈپوک اور سنیٹر صاحبان ایک میز کے گرد بیٹھے ہیں جس پر شمعیں
روشن ہیں۔ ارد گرد ماتحت اخضر کھڑے ہیں)

ڈپوک - یہ تو عجیب طرح کی خبریں ہیں جو ایک دوسرے کی تردید کرتی
ہیں۔ بھلا انہیں کس طرح صحیح مانا جائے۔

پہلا سنیٹر - ہاں۔ یہ کچھ بے ٹنگی تو معلوم ہوتی ہیں میرے پاس جو خط آئے
ہیں ان میں تو ایک سو سات جہازوں کی بات ہے۔

ڈپوک - اور میرے میں ایک سو چالیس کی۔

دوسرا سنیٹر - اور میرے میں دو سو کی۔ لیکن اگرچہ یہ سب بیانات ایک بات
پر متفق نہیں معلوم ہوتے، مثلاً انہیں رپورٹوں میں قبض مرتبہ
اندازاً بات کہی گئی ہے تاہم ان سب کو پڑھ کر ایک بات کی توثیق
تو ہو ہی جاتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ ایک ترک ہیرٹس جو قبرص
کی طرف بڑھ رہا ہے۔

ڈپوک - نہیں۔ ہم کچھ نتیجہ تو نکال ہی سکتے ہیں۔ تقریباً بہت سی کامکان
ہے لیکن جو خاص ضرورت حال ہے اس کا تو مجھے یقین اور احساس

بھاو رہا کافی خطرناک ہے۔

طراح۔ (اندھے) کوئی ہے! کوئی ہے! کوئی ہے!

پہلا افسر۔ جہازوں پر سے ایک قاصد آیا ہے۔ (ایک طبع داخل ہوتا ہے)

ڈیوٹک۔ کہو کیا سنا ہے؟

طراح۔ ترکی بیڑہ جزیرہ رھوڈس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ سینور! خجلو نے

مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہ خبر سرکار کو پہنچا دوں۔

ڈیوٹک۔ اس تبدیلی کے بارے میں آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟

پہلا سنیلٹر۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اسے عقل قبول نہیں کرتی۔ یہ تو ایک کھیل کیلئے

جار رہا ہے اس لئے کہ ہماری توجہ دوسری طرف ہٹی ہے حقیقت

یہ ہے کہ قبریں ترکوں کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہمیں یہ بات

پھر سے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ ترکوں کی نظر رھوڈس کے

مقابلے میں قبریں پر زیادہ ہے، اس لئے کہ وہ اس پر زیادہ آسانی

کے ساتھ قبضہ کر سکتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ قبریں کے بجائے جنگی

تیاریاں رھوڈس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ رھوڈس کا کچلاؤ

تو بڑی ضد و مد کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں ترک کو اتنا اتاری

تو نہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہاں اس کام کو سب کے آخر میں کرنے کا

فیصلہ کرے گا جیسا کہ اسے سب سے پہلے کرنا چاہیے یا وہ ایک ایسی

ہم کو جو بڑی آسانی سے سر کی جاسکتی ہے اور جس میں زیادہ نفع

ہے ایسے کام پر ہاتھ ڈالنے کے لئے جیسے ڈال لے گا جس میں خسر

بھی زیادہ ہے اور نفع کم

ڈیوٹک۔ نہیں، مجھے تو یقین ہے کہ اس کا رخ رھوڈس کی طرف نہیں ہے

پہلا افسر - لیجئے، کوئی تازہ خبر آئی۔ (ایک قاصد داخل ہوتا ہے)
 قاصد - محترم اور معظّم بزرگو، عثمانیوں کے جہاز بدستور جزیرہ دھوڈس
 کی طرف سفر کرتے رہے اور وہاں پہنچنے کے بعد ایک دوسرے
 بحری بیڑے کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔

پہلا سنیتر - ہاں میں بھی یہی سمجھتا تھا۔ تمہارے خیال میں کتنے جہاز ہوں گے؟
 قاصد - تیس جہاز۔ اور اب اکٹھا ہو کر وہ دوسری سمت ٹرے ہیں، اُسی
 طرف جدھر سے آئے تھے، جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا قصد
 قبرس کی طرف جانے کا ہے۔ آپ کے معتمد اور دلاور کارکن سینور
 مونٹانوز نے اپنا فرمض منصبی سمجھ کر یہ اطلاع آپ کے پاس روانہ
 کی ہے اور ان کی عرض ہے کہ آپ انہیں باور کریں۔

ڈیوک - پھر تو یہ یقینی ہے کہ ترک جہازی بیڑے کا ارادہ قبرس پر حملہ کرنے
 کا ہے۔ مارکس لوچی کوس کہاں ہیں کیا وہ شہر میں موجود نہیں؟
 پہلا سنیتر - وہ تو آج کل فلورنس میں ہیں۔

ڈیوک - ہماری طرف سے ان کو لکھو اور اسی خط کو بہت بہت جلد ان کے
 پاس روانہ کر دو۔

پہلا سنیتر - یہ دیکھیے۔ ہر باہی تیو اور بہادر مونر آرہے ہیں۔

(ہر باہی تیو، آتھیو، ہایگو، رودریگو اور افسران داخل ہوتے ہیں)

ڈیوک - بہادر آتھیو، ہیں فوراً تمہیں کام پر لگانا ہے۔ اپنے بیڑے دشمن
 عثمانیوں کے خلاف۔ (ہر باہی تیو سے مخاطب ہو کر) میں نے آپ کو
 نہیں دیکھا تھا۔ تشریف لائیے محترم سینور۔ آج مات ہم آپ کے
 مشوروں اور آپ کی مدد سے محروم رہے۔

برایان تینو۔ میں بھی محرق۔! آپ کے مشوہوں اور اداوت بندہ پرورد مجھے
 معاف کیجئے گا مجھے تو اتنی رات گئے اپنے بستر سے کوئی بھی چیز اٹھا
 نہیں سکتی تھی، نہ تو میرا منصب نہ کوئی ضروری کام، نہ کوئی معمولی
 فکر، لیکن آپ سے کیا بتاؤں کہ میرا دل کس قسم کا ہے۔ ایسا مظلوم ہوتا
 ہے جیسے کوئی بندھ توٹ گیا ہو اور رنج و غم کے دھارے نے تمام
 دوسری فکریوں اور پریشانیوں کو غرق کر دیا ہے، ڈوبا دیا ہے اور
 بس وہی وہ باقی رہ گیا ہے۔

ڈیوگ۔ کیوں بات کیا ہے؟

برایان تینو۔ میری لڑکی، اُسے میری لڑکی۔

ڈیوگ اور سب سنیٹر۔ کیا اس کا انتقال ہو گیا؟

برایان تینو۔ جی ہاں، جہاں تک میرا تعلق ہے۔ اس کی بے آبروئی ہوئی ہے اُسے

میرے گھر سے چرائیا گیا ہے۔ کسی بازاری دوا فروش سے جڑی بوٹی

لے کر اسے کھلائی گئی ہے، اُسے جستر منتر کر کے مدہوش کیا گیا ہے،

خواب کیا گیا ہے۔ اس کی فطرت کا اس طرح بدل جانا، اس کا اتنی

گمراہی میں پڑ جانا جبکہ اس کا دماغ صحیح سلامت ہو، وہ اندھی نہ ہو

اس کے ہوش و حواس مختل نہ ہوں، بغیر کسی ٹوکے کے کیسے ممکن

ہو سکتا ہے؟

ڈیوگ۔ جس کسی نے بھی یہ ذلیل حرکت کی ہے اور آپ کی لڑکی کو اس طرح

سے بہکا یا ہے، اُسے آپ سے اور آپ کو اس سے جدا کیا ہے، ہمارے

سخت خویش قانون کے سامنے اُسے جہاں بھی کرنا ہوگی۔ آپ خود

اس قانون کو پڑھیے اور آپ کے خیال میں سخت سے سخت سزا جو

اس جرم کی ہے اُسے تجویز کیجئے۔ چاہے ہمارا پناہی لڑکا کیوں نہ
 ماخوذ ہو قانون کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

برایان تیتو۔ میں بڑے ادب کے ساتھ حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے دہ
 آدمی، یہ مورچے معلوم ہوتا ہے آپ کے خاص حکم سے سرکاری
 کام کے لئے یہاں بلایا گیا ہے۔

ڈیوک اورسپینسر۔ ہیں اس بات کا بڑا افسوس ہے۔

ڈیوک۔ (آتھیلو سے) ان باتوں کے بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے؟
 برایان تیتو۔ کچھ نہیں۔ لیکن یہ یو ہیں۔

آتھیلو۔ سب سے زیادہ قوی اور سمجھدار محض بزرگو، شریف ترین اور سرد

عزیز جاگوا! یہ کہ میں نے ان پر مردگی صاحبزادی کو اپنے پاس بلا کر رکھ
 لیا ہے، یہ بالکل سچ ہے، میں نے ان سے شادی کر لی ہے۔ میں نے جو

خطا کی ہے اس کی اصلیت اور حقیقت یہیں تک ہے اس سے زیادہ
 نہیں میری باتیں مکروری ہوتی ہیں۔ نرمی سے اور سلامتی سے گفتگو

کرنے کی سعادت مجھے نصیب نہیں ہوئی ہے اس لئے کہ جب میں
 سات سال کا تھا اور ان بازوؤں میں طاقت آئی اُس وقت سے

لے کر آج تک، صرف کوئی نو مہینے چھوڑ کر میرے بازوؤں کا سبب
 پسندیدہ مشغلہ خیمے لگے ہوئے جنگی میدانوں میں کارگذاںیاں دکھانا

رہا ہے۔ اس فطیم دنیا کے بلے میں تو میں بہت کم باتیں کر سکتا ہوں
 اگر کچھ بیان کر سکتا ہوں تو لڑائی جھگڑے اور جنگوں کی وارداتیں

اس لئے اگر میں اپنے مشفق آپ سے کچھ عرض کروں تو اس سے شاید ہی
 مجھے کچھ فائدہ پہنچے۔ لیکن اگر آپ ازراہ کرم مجھے اس کی اجازت دیں تو

میں آپ کو اپنے عشق کی ساری داستان ہے کم و کاست اور صفائی
 سے بیان کروں۔ اس سلسلے میں بتاؤں گا کہ کونسی چڑی بولی کھلتی
 کون سے منتر پڑھنے، کون سے ٹوٹکے اور کوفے سے پُراثر جادو کرنے کا
 مجھ پر الزام ہے، جن کا استعمال کر کے میں نے ان کی صاحبزادی کا دل
 موہ لیا

پیرایان نیو۔ وہ تو اتنی شرمیلی لڑکی تھی، اور اتنی خاموش اور چپ چاپ کہ قریباً
 باتوں پر جھینپ جاتی تھی اور پھر صلا ایسی لڑکی، اپنی فطرت سے
 اپنی کم سنی، اپنے ملک، اپنی عزت کسی چیز کا خیال کئے بغیر ایک
 ہستی سے محبت کرنے لگے گی جسے دیکھ کر ہی اُسے ڈر لگتا تھا۔ یہ تو
 بڑی ناگہمی کی بات ہوگی اگر یہ مان لیا جائے کہ اس کی طرح کی اچھی
 لڑکی، بالکل اپنی فطرت کے خلاف اس قسم کی کوئی حرکت کرے گی اور
 اگر اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہوئی ہے تو لامحالہ ہم کو یہ نتیجہ
 نکالنا ہی پڑے گا کہ اس کے پیچھے کوئی گہری شیطانی سازش ہے
 ۔ جی لٹے میں پھر کہتا ہوں کہ یا تو اس کو کوئی ایسی جڑی بولی کھلائی
 گئی ہے جس نے اس کے دماغ پر اثر ڈالا ہے، یا کوئی ایسی دوا ہے
 جہاں پھونک کر یہ منتر پڑھ کر اس شخص نے پلائی ہے کہ اس کے ہوش
 درست نہیں ہے۔

ڈریوک۔ آپ کے کہہ بیٹے سے تو یہ بات ثابت نہیں ہو جاتی بغیر کسی ثبوت
 اور واضح شہادت کے آپ نے اس معاملہ کو جس مبہم لباس میں پیش
 کیا ہے اور جس کمزور امکانات کا آئینہ پر الزام لگاتے وقت
 تذکرہ کیا ہے، انہیں تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

پہلا سنیلو۔ لیکن آتھیلو، تم کچھ کہو، کیا تم نے بے ضابطہ طریقے اختیار کر کے جبراً اس نوجوان لڑکی کے دماغ کو بُرائی کی طرف مائل کیا اور اسے اپنی مٹھی میں لے لیا، یا تم نے اسے اسی طرح پیار کیا اور اسی طرح ایمان داری سے اس کا دل موہ لینے کی کوشش کی جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے محبت کرتے وقت کرتا ہے۔

آتھیلو۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ ان قانون کو اس سرکاری محل میں بولائیے اور یہاں آکر وہ اپنے والد کے سامنے میرے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں۔ اگر وہ اپنے بیان میں یہ کہتی ہیں کہ میں نے برے اور ناجائز طریقے استعمال کئے ہیں، تب آپ مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کرتے ہیں، اور جس عہدے سے آپ نے مجھے سرفراز کیا ہے، نہ صرف آپ مجھے اس سے محروم کر دیجئے بلکہ آپ مجھے ایسی سزا دیجئے کہ مجھے جان سے ہی ہاتھ دھونا پڑے۔

ڈیوک۔ ڈسٹریکٹ ناکیو یہاں بلا کر لاؤ۔

آتھیلو۔ افسر، تم ان لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر دہاں جاؤ تم کو تو جگہ کا پتہ معلوم ہے۔

(ایک گوفادمن کے ساتھ جاتا ہے)

اور جب تک کہ وہ انہیں بالکل اسی طرح جیسے کہ میں خدا کے حضور اپنے گناہوں کا کچا چٹا عرض کر دیتا ہوں، بالکل اسی طرح آپ کے بھی گوش گزار کروادوں کہ اس حسین و جمیل قانون کے دل میں میں نے، اور میرے دل میں انہوں نے کیسے حکم بنائی۔

ڈیوک۔ ہاں کہو، آتھیلو۔

۶ تھیلو۔ اُن کے والد مجھے چاہتے تھے، مجھے اکثر اپنے یہاں بلاتے تھے۔ بار بار مجھ سے میری زندگی کے واقعات کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ مختلف وقتوں پر جن لڑائیوں، محاصروں، حادثوں سے میں گزرا تھا۔ بالکل میرے روکپن کے زمانے سے لے کر سال بسال ٹھیک اس وقت تک جب انھوں نے مجھ سے ان واقعات کے بارے میں دریافت کیا، ساری روداد میں نے بیان کی۔ ان موقعوں پر میں نے ان تباہ کن اتفاقات کا بھی ذکر کیا جن سے ہو کر میں گزرا تھا، اور اُن دل ہلا دینے والے حادثوں کا جن کا طوفانوں اور میدانِ جنگ کے درمیان مجھے سامنا کرنا پڑا تھا، ان موقعوں کا جبکہ خوفناک حد تک چارچی صغیں ٹوٹ پھوٹ جاتی تھیں اور ہم بال بال بچ جاتے تھے، جب میں کسی مغرور دشمن کے پنجے میں پھنس جاتا تھا اور غلام بنا کر بیچ دیا جاتا تھا اور کس کس جتن کے بعد مجھے وہاں سے رہائی ملتی تھی۔ اور پھر میرے طویل سفروں کی روداد، مجھ پر کیا کیا گزری، جب بڑے بڑے غاروں اور وحشت ناک بیا بانوں، سنگلاخ کھردری چٹانوں، ٹیلوں اور اونچے اونچے سر بلک پہاڑوں کے درمیان میں سرگرداں رہتا تھا۔ یہ تمام باتیں میں بیان کرتا تھا، شروع سے لے کر آخر تک، اُن آدم خوروں کے قہقہے جو ایک دوسرے کو کھا جاتے ہیں، عجیب الخلقت انسانوں کے، اودمان عجیب و غریب لوگوں کے جن کے سر ان کے کندھے کے نیچے ہوتے ہیں، ان باتوں میں ڈسٹرڈیو کا دل بہت اگتا تھا، بار بار گھر کے کام کاج کے لئے انھیں اٹھنا پڑتا، لیکن وہ انھیں جلدی سے ختم کر کے پھر واپس آ جاتی تھیں اور میری ایک ایک بات کو بڑے شوق سے سنتی

تھیں، مجھ پر اس کا اثر پڑا، چنانچہ ایک دن مناسب موقع پر میرے
 اندر سے گفتگو کی، یہاں تک کہ انھوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میری
 آپ بیتی جس کے ابھی تک انھوں نے اتفاقاً یہ طور پر محض چند ٹکڑے
 لپٹتے ہوئے اور ادھر ادھر سے سنتے تھے، اسے وہ شروع سے منظر چاہتی
 ہیں میں نے یہ فراموش قبول کی۔ اور کبھی کبھی تو ایسا ہونا تھا کہ جب میں
 ان سے اپنی جوانی کے کسی ایسے واقعے کا ذکر کرتا تھا جب مجھے کسی تخیل
 سانچے سے دوچار ہونا پڑا تھا، تو اسے سن کر ان کے آنسو ٹپک پڑتے
 تھے جب میں اپنی زندگی کی کہانی پوری کہہ چکا تو ایسا معلوم ہوتا
 تھا جیسے کہ ان کا دل اس سے بھر دینا اثر ہو رہا ہے اور وہ بار بار کہتیں
 کہ میری کہانی کتنی عجیب، کتنی غیر معمولی، کتنی دل ہلا دینے والی، کتنی
 حیرت انگیز اور صندناک ہے۔ وہ کہتیں کہ شاید بہتر یہ ہوتا اگر اسے
 انھوں نے سنایا نہ ہوتا، اور کبھی کہتیں کہ ان کی تو خدائے یہ دعا ہے کہ
 وہ ان کے لئے ایسا ہی ایک آدمی بھیج دیتا۔ انھوں نے میرا شکریہ ادا
 کیا اور مجھ سے کہا کہ اگر میں اپنے کسی دوست کو اپنے بارے میں اسی
 قسم کی کہانی سنانا سکھا دیتا اور پھر وہ ان سے محبت کا اظہار کرے
 تو وہ بھی اپنا دل اسے دے بیٹھیں گی جب میں نے یہ اشارہ سنا تو
 پھر میں نے ان سے باتیں کیں۔ انھیں مجھ سے اس لئے محبت ہو گئی۔
 چونکہ میری زندگی خطروں سے بھری تھی، اور مجھے اندسے اس لئے
 محبت ہو گئی چونکہ انھیں اسی وجہ سے میرے ساتھ ہمدردی ہو گئی تھی۔
 میں یہی وہ چادو تھا جو میں نے کہا۔ وہ دیکھئے وہ تشریف لارہی ہیں
 اب وہ خود گواہی دیں۔

(ڈسٹیمونا، ایگوا اور چند خدمت گار داخل ہوتے ہیں)

ڈیوگ - میں کہتا ہوں کہ اگر میری لڑکی بھی ایسی کہانی سنتی تو اپنا دل بے
 ہیشتمی بھائی برابان تیو، اب تو معاملہ بگڑا ہی گیا، کوشش کرو کہ
 صلح صفائی ہو جائے۔ تہمتیں لائقوں سے لڑنے سے بہتر یہ ہے کہ
 ٹوٹے ہوئے ہی مستحیاء استعمال کئے جائیں۔

برابان تیو - میری آپ سے درخواست ہے کہ ڈسٹیمونا کی بات بھی سُن لیجئے۔
 اگر وہ قبول لیتے ہیں کہ ان کی طرف آدھے راستے چل کر وہ خود آئی،
 تو پھر میں کہوں گا کہ اگر میں اس شخص پر الزام دھروں تو خدا مجھے
 غارت کر دے۔ آؤ، ادھر آؤ اچھی بی بی، یہاں پر جو بزرگ اور محترم
 لوگ موجود ہیں ان میں سے کون ایسا ہے جس کی تم کو سب سے زیادہ
 فرماں برداری کرنا چاہیے۔

ڈسٹیمونا - آبا جان، مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا فرماں برداری کا فرض بٹا
 ہوا ہے، آپ نے مجھے پالا پوسا اور میری تربیت کی۔ میری زندگی
 اور تربیت دونوں کا تقاضا ہے کہ میں آپ کا احترام کروں۔ اس
 حیثیت سے آپ حاکم ہیں، اور اس حد تک آپ کی بیٹی ہونے کے
 ناطے آپ کی فرماں برداری میرا فرض ہے۔ لیکن یہ میرے شوہر
 ہیں اور میری یہ عرض ہے کہ جتنی آپ کی اطاعت میری ماں نے کی
 اور اپنے والد پر آپ کو نر۔ حج دی آپ مجھے میرے آقا مورث کی
 اتنی ہی اطاعت کرنے کی اجازت دیں۔

برابان تیو - خدا تمہیں اچھا رکھے، میرا کام ختم ہوا۔ بزرگو، آئیے اب مکاری
 کاموں کو دیکھیں۔ اولاد کے بھی سبب سے کشتہ بکھڑے ہوتے ہیں۔

اس سے تو اچھا یہی ہے کہ کسی اور کے بچے کو گود لے لیا جائے۔ موٹر یہاں آؤ، یہ لوہے خلوص کے ساتھ میں تمہارے سپرد اس مہتی کو کرتا ہوں جو پہلے ہی سے تمہارے پاس ہے اور جسے اگر میرا بس چلتا تو اتنے ہی خلوص سے میں تم سے دُور رکھتا اور جہاں تک تمہارا تعلق ہے، میری ہیرا پیتی، سچ کہتا ہوں کہ اس وقت مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ میری اپنی کوئی اور اولاد نہیں ہے، اس لئے کہ تم نے قتل ہو کر جو حرکت کی ہے اس کا میرے اوپر یہ اثر پڑا کہ میں ان کے ساتھ اتنی سختی برتتا کہ وہ ذرا بھی ہاتھ پاؤں نہ ہلا سکتے۔ بس، میرے ڈیوک! مجھے اور کچھ نہیں کہنا ہے۔

ڈیوک - مجھے بھی ایک بات کہنے کی اجازت دیجئے، ایسی بات جو ان دونوں محبت کرنے والوں کو آپ کی شفقت حاصل کرنے کی طرف ایک قدم ہوسکے۔ جب کوئی چارہ نہ رہے، جب کوئی امید باقی نہ رہے تو معاملہ آخری حد تک پہنچ جاتا ہے اور سچ بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ ایسے ضرر پر علیک ہونا، جو جا اور گزر گیا، خود اپنے کو نئے ضرر کے واسطے پر ڈالتا ہے۔ اگر ہم پرنسپل سے اس چیز کو حاصل نہ کر سکیں جس کے لئے ہم کوشش کرتے رہے ہیں تو صبر کرنے سے اس نقصان کا ختم منزل ہو جاتا ہے۔ جس کی چوری ہو جائے وہ اگر مسکرائے تو وہ چور کی گروہ سے کچھ نکال لیتا ہے، لیکن اگر وہ لا حاصل غم کا شکار ہو جائے پھر تو وہ خود اپنی ہی گروہ سے کچھ کھو دیتا ہے۔

ہیرا بان تلو - اسی طرح اگر ترک فریب دے کہ قبر میں ہم سے لے بھی لیں اور ہم مسکراتے رہیں تو یہ نقصان کوئی نقصان نہیں۔ نقصان وہی بہتر برداشت کرتا

ہے جس کو اس کے علاوہ اور کچھ برداشت نہیں کرنا پڑتا لیکن وہ نقصان برداشت کرنے کا رنج بھی سہتا ہے اور صبر کی تلقین کا بھی جو اس رنج کو کم کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ اس سے کہاں سکیں ہوتی ہے۔ یہ تجلے چاہے وہ میٹھے ہوں یا کڑھے، دو طرفہ اثر کرتے ہیں، لیکن بہر حال لفظ لفظ ہی تو ہیں۔ میں نے ابھی تک نہیں سنا ہے کہ دل کو کان کی طرف سے چھیدا جاسکتا ہے۔ میری آپ سے دست بستہ درخواست ہے کہ آپ ریاست کے امور کی طرف توجہ فرمائیے۔

ڈیوک - بڑے ساز و سامان سے لیں جو کہ ترک قبرس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آتھیلو اس جگہ کی طاقت کا تم کو سب سے زیادہ صحیح اندازہ ہے۔ گو کہ وہاں ہمارا جو گورنر ہے اس کی صلاحیت پر سب کو بھروسہ ہے لیکن صحیح فیصلہ کرنے میں رائے عامہ کو سب سے بڑا دخل ہونا چاہیے اور اس کا تھا منایہ ہے کہ قبرس کے معاملات کی باگ تھامے ہاتھوں میں زیادہ محفوظ ہوگی، اس لئے اپنی نئی خوش نصیبیوں کو پس پشت ڈال کر تمہیں اس سخت اور مہنگا مہ خیز ہم کو سنبھالنے کا بیسٹرا اٹھانا پڑے گا۔

آتھیلو - محترم سینیٹر صاحبان! ظالم عادت نے میرے لئے سنگ خارا اور فولاد کے جنگی گہوارے کو پروں کا لٹم ترین بستر بنا دیا ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سخت کام فطری طور سے اور تیزی کے ساتھ مجھے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور اسی لئے میں عثمانیوں کے خلاف ان موجودہ جنگوں کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں چنانچہ بہت عاجزی کے ساتھ سرکار سے میری درخواست ہے کہ وہ میری توجہ

کے لئے مناسب انتظامات کرے، تاکہ اس کے خاندانی رشتے کے مطابق اسے اعزاز و درجے رہائش دیئے جائیں، اس کے حساب تعینات کئے جائیں اور اس کا وظیفہ مقرر کیا جائے۔
ڈیوک - اچھی بات ہے، یہ ان کے والد کے مکان پر ہو سکتا ہے۔
برایان تیو - مجھے یہ منظور نہیں ہے۔

آتھیلو - اور نہ مجھے۔

ڈسٹیمونا - اور نہ مجھے۔ میں وہاں نہ رہوں گی۔ سائے وقت نظروں کے سامنے رہ کر میں اپنے والد کے لئے پریشانی کا باعث بنوں گی جہرمان و کرم ڈیک، میں جو کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں اسے سماعت کا شرف بخٹھے اور ایسے جواب دیجئے کہ میری سادہ لوحی کو اس سے مدد ملے۔

ڈیوک - ڈسٹیمونا، تم کیا چاہتی ہو؟

ڈسٹیمونا - یہ کہ میں مؤثر سے محبت کرتی ہوں، اس کے ساتھ ہونا چاہتی ہوں، اس کا اعلان تو، میں نے جوشدید قدم اٹھائے اور میری قسمت میں جو طوفان اٹھے، انھیں سے سائے زلے میں ہو گیا ہے میرا دل میرے آقا کی ہر خصلت اور ان کی ہر صفت کا مطیع ہو چکا ہے۔ آتھیلو کی صورت کا عکس میں نے اس کے دماغ میں دیکھا اور اپنی جان اور اپنی قسمت کو اس کے افتخار اور شرافت اور اس کی شجاعت پر تیار کر دیا۔ اس واسطے، محترم بزرگو! اگر مجھے پیچھے چھوڑ دیا گیا، اس کے پروانے کی طرح، اور وہ محاذ جنگ کو چلا گیا تو پھر میں اس کی ان تمام خوبیوں سے محروم ہو جاؤں گی جن پر میں نے اپنا دل دیا ہے اور اس بڑت میں اس کی اندوگیں دوری میرے لئے ایک بھاری

برجور بن جانے گی مجھے اس کے ساتھ جانے کی اجازت دیجئے۔

آکھیلو اس کی درخواست منظور کر لیجئے۔ خدا گواہ، میری یہ اتھاس آپ سے اس لئے نہیں ہے کہ، پنی بیوس کی پیاس بجھانا چاہتا ہوں، نہ اس لئے کہ میری اس تشن شوق کی تسکین ہو، اب جانی کے طوفان دھیمے پڑ چکے ہیں اور ان لذتوں سے میرا دل بھر چکا ہے میری تو خواہش یہ ہے کہ میرے قدیم سے اس کے دل کی آرزوئیں اور تمنائیں پھولیں اور پھلیں، خدا نہ کرے کہ آپ اپنے دل میں خدا بھی یہ خیال لائیں کہ آپ نے جو ایم اور عظیم کام مجھے سونپا ہے اس کی جانب میں ہے تو جہی برتوں بھگا، اس وجہ سے کہ وہ میرے ہمراہ ہوگی۔ نہیں، اگر نازک کیو پلے کے دلفریب کھونے میری نظروں کو لا پرواہی کے دُخند کلوں سے سی دیں اور میرے دل و دماغ پر پرشے پڑ جائیں، اس طرح کہ عیش و عشرت میرے کام بھلاڑنے لگیں تب میں کہتا ہوں کہ میرا جنگی خود مجھ سے لے کر گرسبتوں کوٹ دیا جائے کہ وہ اس کی دیکھی بنالیں اور ہر قسم کی ذلتیں اور بد نصیبیاں مجھے اپنے تنگے میں کس لیں اور میری شان و شوکت کو مٹی میں ملا دیں۔

ڈیوک

چلو، تم دونوں مل کر جو فیصلہ کر لے دو یہاں ہو گا۔ یہاں رہنے کے بارے میں یا بلے کے لیکن اس معاملہ کا تقاضہ ہے کہ جلدی کی جائے۔ تیرے قدم اٹھا کر ہی ہم اس سے نمٹ سکتے ہیں۔

پہلا سٹیپر۔ تم کھانچ ملات کو پی روانہ ہو جانا چاہئے۔

آکھیلو۔ میں اس کے لئے جان و دل سے تیار ہوں۔

ڈیوک۔ تو بچے بھی ہم یہاں پر ہی پھر ملیں گے، آکھیلو، کسی افسر کو چھوڑ جاؤ،

وہ ہماری ہدایات تمہارے پاس لے کر گئے گا، نیز تمام وہ چیزیں جو تمہارے عیب اور اعزاز سے تعلق رکھتی ہیں۔

آکھیلو۔ حضور کا جو حکم ہو، میرا ماتحت افسر (ایئر ٹنٹ) ایما نڈار اور بھروسہ کا آدمی ہے۔ اپنی زد و جد کی ہمراہی کا کام میں اس کے سپرد کر دوں گا۔ حضور والا اس کے علاوہ جو کچھ مناسب سمجھیں اسی کے ہاتھ میرے پاس بھیج سکتے ہیں۔

ڈیوک۔ ایسا ہی کیا جائے گا۔ اچھا، سب کو شب بخیر۔ (برایان تیسے) اور محترم سینور، اگر بھلائی اور نیکی میں تمام خوب صورتیاں بھی شامل ہوتی ہیں تب تو آپ کا داماد گویا زیادہ ہے اور کالا کم۔ پہلا سنیٹر۔ بہادر موٹر، خدا حافظ۔ ڈسٹیمونا کو اچھی طرح رکھنا۔ برایان تیسو۔ موٹر، اگر تمہارے پاس آنکھیں ہیں تو اس پر نظر رکھنا۔ اس نے اپنے باپ کو دھوکا دیا ہے، ممکن ہے کہ تمہیں بھی ہے۔

(ڈیوک سنیٹر ان، سب افسر وغیرہ باہر جاتے ہیں)

آکھیلو۔ مجھے اس پر اتنا بھروسہ ہے کہ اس کے لئے اپنی جان تک قربان کر سکتا ہوں۔ اچھے (یاگو)، اپنی ڈسٹیمونا کو میں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ برائے ہر باقی اپنی بیوی سے کہو کہ اس کی خدمت میں رہیں اور پھر نہیں ٹھیک سے جلد از جلد میرے پاس پہنچاؤ۔ اوڈسٹیمونا، بس ایک گھنٹے کی جہت ہے محبت کئے اور دنیا کے دوسرے کاموں اور بکھیروں کئے، جو میں تمہارے ساتھ گزار سکتا ہوں ہیں وقت کی اطاعت کرنا چاہیئے۔

(آکھیلو اور ڈسٹیمونا باہر جاتے ہیں۔)

رودریگو۔ ایاگو۔۔۔۔

ایاگو۔ نیک دل انسان کیا کچھ ہوتی ہے؟
رودریگو۔ اب میں کیا کروں، تمہارا کیا خیال ہے؟
ایاگو۔ میں، جاکر بستر برلیٹ جاؤ اور سو جاؤ۔
رودریگو۔ میں تو فوراً جاکر ڈوب مروں گا۔

ایاگو۔ ایسا کیا تو پھر میں تمہیں بالکل نہیں چاہوں گا، واہ یہ بھی کیا حماقت ہے۔
رودریگو۔ زندہ رہنا حماقت ہے اگر زندگی عذاب ہو جائے۔ جب موت خود معالج ہو پھر تو مرنے کا نسخہ موجود ہے۔

ایاگو۔ اے انسان! میں نے اس دنیا کو میں اور آٹھ برس دیکھا ہے اور مجھے
مجھے فائدہ اور نقصان کا شعور ہوا ہے اس وقت سے ابھی تک مجھے
ایسا کوئی آدمی نہیں ملا جسے اپنے سے محبت کرنا آتا ہو، اگر مجھے ایک
بدکار عورت کے چکر میں پھنس کر ڈوب مرنے ہے تو اس کے پہلے میں
انسان سے بندر کیوں نہ بن جاؤں۔

رودریگو۔ تو پھر میں کروں کیا؟ میں مانتا ہوں کہ میں شرمناک حد تک نادان
ہوں لیکن مجھ میں اتنی طاقت اور بھلائی نہیں کہ میں اپنی اس کیفیت
کو بدل سکوں۔

ایاگو۔ بھلائی! یہ بھی خوب کہی! ہم جیسے ہی ہوتے ہیں اپنے ہی کئے سے ہوتے
ہیں۔ ہمارے جسم ہمارے بلخ ہیں، ہمارے ارادے ہمارے باغیان چنا چھے
اگر ہم اس زمین میں سمجھوتے کا پودا لگائیں یا ساگ بوئیں، پودین لگائیں
یا خوشبودار پھول والے پوسے۔ ایک ہی بوٹی کی کاشت کریں یا کئی قسموں
کی جڑی بوٹیوں سے اے بھڑوں، اپنی سستی سے اے بخر جھٹدیں یا

اُسے محنت مشقت سے پہنچیں اُسے بنانے بگاڑنے کی طاقت تو ہمارے
 اسی ہے۔ اگر ہماری زندگی کی ترازو میں ایک پرے میں عقل ،
 دوسرے کی ہوسناکی کا توازن برقرار رکھنے کے لئے نہ ہوتی تو ہماری فطری
 خوشخواری اور ذلات ہمیں انتہائی بے ہودہ انجام تک پہنچا دیتے۔ یہی
 ہمیں عقل اسی لئے قویٰ لگائی ہے کہ ہم اپنے غیض و غضب کی حرکتوں ،
 اپنے شہوانی دھمکے بے لگام ہوسناکیوں کو ٹھنڈا رکھ سکیں۔ اور یہ شے
 جسے تم محبت کہتے ہو انہیں کی تو ایک شلغ ہے۔ ایک تم ہے۔

رودریگو ایسا نہیں ہو سکتا!

ایا گو۔ یہ تو صرف خون کی ایک ترنگ ہے۔ ارے کی ہے عذابا جزا۔ ذرا مرد

بنو۔ ڈوب مرنے کی بھی خوب کھی! بیاں دو میں نکٹے کے اندر سے پنے دو میں
 میں نے تم کو اپنا دوست بنالیا ہے اور تمہاری غماہوں کی نگیل کے لئے
 میں ثابت قدمی سے تمہارا ساتھ دوں گا۔ اس موقع پر میں جتنا تمہارے
 کام آسکتا ہوں اور کبھی نہیں آسکتا۔ اپنی قتیلی رپے سے بھرلو۔ مجاز
 جنگ پر تم بھی چلو۔ جھوٹی داڑھی لگا کر جیس بدل لو میں کہتا ہوں
 اپنی قتیلی رپے سے بھرلو۔ یہ ناممکن ہے کہ ڈسڈیو نا زیادہ مدت تک
 مور کی محبت کا دم بھرتی ہے۔ اپنی قتیلی میں پیچھے بھرو اور وہ اُس کی۔
 اس کی لڑتا ہیجانی حتی اور تم دیکھنا کہ اس کا انجام بھی ویسا ہی ہو گا تم اپنی
 قتیلی تو بھرو۔ ان موروں کے مزاج میں بڑا تلون ہو تم ہے۔ بھرو اپنی قتیلی
 میں مدد ہے۔ وہی غذا جو آج اسے شہد کی طرح شیریں معلوم ہو رہی ہے کل
 حنظل کی طرح کڑوی لگے گی ڈسڈیو نا اس کے بعد مزور کسی نوجوان سے
 پھنسے گی جب مور کے جسم سے اس کا بھی بھر جانے کا تب اسے اپنے غلہ

انتخاب کا احساس ہوگا۔ وہ ضرورتاً تبدیلی چاہے گی، مزبور اس لئے اپنی تہی میں روپیہ بھرو۔ اگر تم بربادی پر بھٹکے ہوئے ہو تو ڈوب مرنے سے زیادہ پر لطف راستے اختیار کرو۔ جتنا روپیہ بنا سکتے ہو، بناؤ۔ اگر ایک کھارو گرو ڈیڑھ اور اڑھائی تارک اور پچھپھ و فیسی کے مابین پارکازی اور ایک کمزور معاہدہ، میری چالبازوں اور جہنم کی تمام شیطانوں کے لئے زیادہ پائدار ثابت نہ ہوئے تو تم ڈرڈیونائے مرنے لوٹو گے۔ اس لئے روپیہ ساتھ لے لو۔ ڈوب مرنے کی بات چلے بھاڑیں جھوٹو۔ بالکل فضول ہے مرنے سے تو خوش خوش مرنے کی سوچ، نہ کہ ڈوب مرنے کی اور اس سے اٹھ دھولینے کی۔

رودریگو۔ اگر میں اس باتوں کا یقین کر لوں تو کیا تم سے یہ توقع کر سکتا ہوں کہ میرا ساتھ دو گے؟

ایاگو۔ مجھ پر پورا بھروسہ رکھو۔ جاؤ روپیہ کا انتظام کرو۔ میں نے یہ بات تم سے پہلے بھی کہی مرتبہ گئی ہے اور چربار بار کہتا ہوں مجھے مورے نفرت ہے۔ یہ بات میرے دل میں بیجے گئی ہے اور تمہاری بھی یہی کیفیت ہے۔ اس سے بدل لینے کے لئے جی میں لکرام کرنا چاہیئے۔ اگر تم اُسے دیوث بنا سکتے ہو تو تمہارے تو مرنے ہو جائیں گے اور میرے لئے یہ تفریح ہوگی۔ دیکھتے جاؤ وقت کے پردے کے پیچھے سے کیا کیا منظر سامنے آئیں گے۔ اب چلے ہو اور جا کر روپیہ کا بندوبست کرو۔ کل اس کے پائے میں اور باتیں کریں گے۔ خدا حافظ۔

رودریگو۔ صبح ہم کہاں ملیں؟

ایاگو۔ میرے مکان پر۔

رودریگو - میں تھکے پاس ٹھیک وقت پر پہنچ جاؤں گا۔

ایاگو - اچھا جاؤ خدا حافظ۔ سنئے ہو رودریگو؟

رودریگو - کیا کہہ رہے ہو تم؟

ایاگو - ڈوب مزاحمت۔ سنا تم نے۔

رودریگو - اب میں بدل گیا ہوں۔ جا کر اپنی ساری زمینیں بیچ دیتا ہوں (باہر جاتا ہے)

ایاگو - جسے میں بے وقوف بناتا ہوں وہی گویا میری تمثیلی بنتا ہے۔ اگر اس

میں تفریح نہ ہوتی اور مجھے نفع نہ ہوتا تو اس گھلم پر وقت ضائع

کرنا اپنی واقعیت اور علم کی ہینک کرتا ہوتا۔ مجھے سوئے نفرت ہے۔

اور یہ بھی تو کہا جاتا ہے کہ اس نے میری بیوی پر بھی ہاتھ ڈالا ہے معلوم

نہیں یہ بات کہاں تک درست ہے، لیکن میں اس شے پر یقین کر رہا ہوں۔

وہ مجھے اچھی نظر سے دیکھتا ہے اس کی وجہ سے میری مقصد برکری پہل

ہو جائے گی۔ کاسیو ٹھیک آدمی ہے۔ دیکھیں تو سہی۔ اس کی جگہ مجھے ملے

اور میں اسی دوہری چال چلوں کہ چاروں گلی میں ہوں۔ کیسے، کیسے؟

دیکھیں تو کیا کرتا ہے:- تھوڑی مدت کے بعد آتھیلو کے کان میں یہ بات

ڈال دی جائے گی کہ اس کی بیوی کے ساتھ کاسیو کا خلا ملا بہت بڑھ

گیا ہے۔ اس کی شخصیت لوہا اس کے اطوار ایسے ہیں کہ اس پر ایک عورت

کے بہکانے کا شبہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ موٹر کھلے دل کا اور ماضی

آدمی ہے وہ ہر اس شخص کو ایماندار سمجھتا ہے جو بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔

اس کی تکمیل کو گدھے کی طرح آسانی سے جدھر چاہیں گھما سکتے ہیں۔

بس اب بات سمجھ میں آگئی۔ بیچ بڑھ گیا۔ دوزخی طاقتیں اور بات کی

تاریکی اس کی پردہ کش کر گئی اصر یہ خوفناک پودا دلنی روشنی میں ضرور کچھ گا۔

دوسرا ایکٹ

پہلا سین - قریب میں ایک بندرگاہ گھاٹ کے نزدیک ایک کھلی ہوئی جگہ — مونتا نو اور دو معزز آدمی داخل ہوتے ہیں۔

مونتا نو - کتنا سے دیکھو سمندر پر کوئی چیز دکھائی دیتی ہے؟
پہلا شخص - کچھ بھی نہیں۔ طوفانی لہریں اٹھ رہی ہیں۔ آسمان اور سمندر کے درمیان مجھے ایک بھی بادبان نظر نہیں آتا۔

مونتا نو - ہوائیں جس زور سے جھنجھتی ہیں اسی سے اندازہ ہوتا تھا شاید ہی ہمارے قلعے کی دیواریں اتنے سخت جھکڑوں سے کبھی اس کے پھلے ملی ہوں۔ اگر سمندر کو بھی انھوں نے اسی طرح ستا رہا ہے اور پہاڑوں جیسی لہریں اس کے سینے پر ٹوٹی ہیں تو بھلا بلوط کی شہتیروں کی چولیں اس کے سامنے کیسے ٹک سکیں گی معلوم نہیں کیا خبر کرنے والی ہے۔

دوسرا شخص - ترکی بیڑے کے تتر بتر ہو جانے کی طوفانی ساحل پر فدا دیر کے لئے کھڑے ہونے سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ چنگھاڑتی ہوئی موجیں بادلوں پر تعمیر شدہ مار رہی ہیں۔ باد مخالف کا کاظم، اُڑتے ہوئے خوفناک ایال کی طرح معلوم ہوتا ہے کہ نباتات انفس پر پانی کا چھڑکاؤ کر رہے اور اٹل قطب کے محافظ ستاروں کی پیاس بجھا رہے۔ طوفانی نیچ و تلب میں ایسی برہمی نے کبھی نہیں دیکھی۔

مونتا نو - اگر ترکی بیڑے نے پناہ نہیں لے لی ہے اور خلیج کے اندر محفوظ نہیں ہو گیا ہے تو وہ ڈوب گیا ہو گا۔ ان کے لئے اس طوفان کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے۔

(تیسرا معزز شخص داخل ہوتا ہے)

تیسرا شخص - سنبائیو! ہماری لڑائیاں ختم ہوئیں۔ ایک خطرناک طوفان نے ترکوں کو ایسے تیسرے علاقے کے ان کے منصوبے خاک میں مل گئے۔ وئیس کے ایک اچھے جہاز نے ان کے بیڑے کے بیشتر حصے کی دردناک تباہی اور مصیبت کو دیکھا ہے۔

مونٹانو - کیا کہا، کیا یہ سچ ہے؟

تیسرا شخص - جہاز نے یہاں لشکر الہ ہے۔ دردناک جہاز، ماسیکل کاسیو، سورما مور، آتھیلو کا ٹینٹ کٹا لے آ رہا ہے۔ مونٹا بھی سمندر پر پہنچے ہیں اور وہ تیسرے کے لئے پورے مشکلات حاصل کر کے آ رہے ہیں۔

مونٹانو - مجھے اس کی خوشخبری ہے۔ وہ گورنری کے عہدے کے لائق ہے۔

تیسرا شخص - لیکن جی کاسیو جو ترکوں کی تباہی کی بات پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے، پریشان نظر آتا ہے اور مور کی سلامتی کی دعا لے کر رہا ہے۔ اس نے جب وہ علیحدہ ہوئے تھے تو موسم بڑا اور طوفانی تھا۔

مونٹانو - خدا اسے محفوظ رکھے، اس لئے کہ میں نے بھی اس کے ماتحت کام کیا ہے اور

وہ ایک اعلیٰ سپاہی کی طرح حکم دینا جانتا ہے۔ اچھا، اب سب لوگ

ساحل پر چلو تاکہ ہم اس جہاز کو بھی دیکھیں جو ابھی کٹنے لگا ہے۔ اور

ہمارا آتھیلو کو بھی اپنی نظروں سے کھجیں، یہاں تک کہ افق پر نظر

گرنے لگے ہمارے آنکھیں نیلے آسمان اور سمندر میں فرق نہ کر سکیں۔

تیسرا شخص - چلیے دیکھیں، ہر ہر لمحے دوسرے جہاز آ سکتے ہیں۔ کاسیو داخل ہو چکا

کاسیو - اس جنگجو جزیرے کے بھادرو! تھا ما شکرے کہ تم مور کو پسند کرتے ہو۔

اس خدا سے کلام خیر حاضر ہے۔ ہمارے لئے کہ جب یہاں اس کا ساتھ چھوڑنا تو

سمندر بہت خطرناک تھا۔

مونتا نو۔ اس کے جہاز کی حالت اچھی ہے، اس کے جہاز کے تختے مضبوط ہیں اور اس کے جہاز دان کی جہازت ماتی ہوئی ہے اسی لئے میری امید ہے جو حد سے زیادہ بڑھ کر اسی میں نہیں بدلی تھیں، اب اچھی طرح جاگ اٹھی ہیں۔

(اندر سے آواز آتی ہے پال، پال، پال)

(چوتھا شخص حاضر ہوتا ہے)

کاسیو۔ یہ غل کیسے ہے؟

چوتھا شخص۔ سارا شہر خالی ہو گیا ہے سمندر کے ساحل پر لوگوں کی بھیر کھڑی

ہے اور وہ چلا ہے ہیں "پال، پال"

کاسیو۔ میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ اس میں گورنری ہوں گے۔

(توپ دھننے کی آواز)

دوسرا شخص۔ وہ سلامی دارغ رہے ہیں، اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے دوست ہیں۔

کاسیو۔ جناب والا، میری درخواست ہے کہ آپ تشریف لے جائے اور ٹھیک

سے معلوم کیے ہیں مطلع کیجئے کہ کون آیا ہے۔

دوسرا شخص۔ میں جانتا ہوں۔

مونتا نو۔ لیکن اچھے لفٹ نہیں یہ تو بتاؤ کہ تمہارے جنرل صاحب شاد تھا، ہر

کاسیو۔ جی ہاں، بڑی خوش قسمتی سے انھیں ایک ایسی لڑکی ملی ہے جو حسن و

جمال میں اپنی مثال نہیں ملتی جس کی تعریف بیان ہے باہر ہے

قلم اس کا قصیدہ لکھنے سے محذور ہے اور دفن کا رجب اس کے حسن

کو اپنی تخلیق کا جامہ پہناتا ہے تو اس کی انگلیاں ٹھک جاتی ہیں۔

(دوسرا معزز شخص دوبارہ داخل ہوتا ہے)

کیا ہوا؟ کس کا جہاز آیا ہے؟

دوسرا شخص - ایک شخص ہے ایساگو جو جہاز کا ماتحت ہے۔

سکا سیو - وہ بہت اچھی طرح اوجھل گیا۔ طوفان خود، موجیں مارتا ہوا سمندر اور چنگھاڑتی ہوئی ہوائیں، پوشیدہ چٹانیں اور بالوں کے ڈھیر تیرے آبِ چُھپے ہوئے یہ سارے متکار دشمن جو بے گناہ جہازوں کی راہ کھوٹی کرتے ہیں، معلوم ہوتا ہے انہیں بھی احساسِ حسرت تھا کہ انہوں نے اپنی مہلک فطرتِ بے رحمی اور ملکوتی ڈسٹیموننا کو سلامتی سے گزر جانے دیا۔

مونتا نو - وہ کون ہے؟

سکا سیو - وہی جن کا میں نے ابھی ذکر کیا۔ ہمارے عظیم سردار کی سردار جیسے بہادر ایاگو کی ہمراہی میں یہاں لانے کے لئے پھوڑ دیا گیا تھا اور جس کے قدم یہاں ہمارے خیال سے بھی تیز، ایک ہفتہ پہلے پہنچ گئے۔ خدا کے برتر، آفتیلو کی نگہبانی کر اور اس کے بادبانتوں کو خود اپنی زوردار سانس سے پُر کر دے تاکہ وہ اپنے بڑے جہاز کے ساتھ اس خلیج میں اپنے مبارک قدم سے داخل ہو کر، ڈسٹیموننا کے پہلو میں محبت کی تیز سانسیں لے۔ ہماری مردہ دلوں کی آگ پھر سے دھپکائے اور سارے قبرص کے لئے رحمت ثابت ہو۔

(ڈسٹیموننا، ایمیدا، ایاگو، رودریگو اور خدنگار داخل ہوتے ہیں)

وہ دیکھو، جہاز کی تمام دولت ساحل پر آگئی ہے۔ قبرص کے لوگو اس کے سامنے گھٹنوں کے بل ہو جاؤ۔ خوش آمدید خاتونِ خدا کی

رحمت آگے، پیچھے، ادھر ادھا دھر ہر طرف سے تھا یا احاطہ کر لے۔
 ڈسٹ میونا۔ تھا یا شکر یہ، شجاع کا سیوا میرے آقا کی بھی کوئی خبر مجھے دے
 سکتے ہو؟

کاسیو۔ وہ ابھی تک یہاں نہیں پہنچے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں معلوم
 کہ وہ اچھی طرح ہیں اور عنقریب یہاں آئیں گے۔
 ڈسٹ میونا۔ ہائے، لیکن مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے... تھا یا ادیان کا ساتھ کیسے چھوٹ گیا؟
 کاسیو۔ سمندر ادوا سمانون کی جدوجہد نے ہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا
 ... لیکن سنو... جہاز

(اندھے سے جہاز، جہاز توپ دھننے کی آواز)

دوسرا شخص۔ وہ تلوہ کو سلامی دے رہے ہیں۔ یہ بھی دوست معلوم ہوتے ہیں۔

کاسیو۔ دیکھیے تو نذا کیا خبر ہے۔ (وہ شخص باہر جا ملے)

اتجے این شنٹ (Ancient) خوش آمدید (ایمیلیا سے مخاطب)

ہو کر (خوش آمدید محترمہ۔ اچھے ایاگو برا مت ماننا کہ میں تمہاری

بیوی کے ساتھ تواضع برت رہا ہوں۔ یہ میرے اخلاق کا تقاضا

ہے کہ ان کی اتنی خاطر مدارات کروں (اُس کا بوسہ لیتا ہے)

ایاگو۔ جناب والا، اگر وہ اپنے لبوں سے آپ کی اتنی ہی تواضع کرے

جتنی کہ وہ میری اپنی زبان سے کرتی ہے تو آپ کا دل بھر جائے گا

ڈسٹ میونا۔ ہا، وہ تو بالکل بے زبان ہے۔

ایاگو۔ بلکہ ضرورت سے زیادہ۔ سچ تو یہ ہے جب مجھے نیند آتی ہے اس وقت

تو وہ خاموش رہتی ہے یہ میں مانتا ہوں۔ یکم صاحبہ کہ آپ کے سامنے

اس کی زبان اس کے دل میں کسی قدم گم رہتی ہے اور وہ دل ہی دل

میں طے دیتی ہے۔

ایمیلیا - تمہیں تو یہ کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

ایاگو - اچھا، اچھا، مگر کے باہر تو تم تصویر بنی رہتی ہو، کوئی طے آئے تو اس

سے میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہو اور باورچی خانے میں جنگی بلیوں کی طرح

غزائی ہو، کسی کی بڑائی کرنا ہو تو ایسا لگتا ہے جیسے تم خود بڑی

ہو جاتی ہو۔ مگر لوگوں کے وقت سستی اوسے تو جہی کرتی ہو،

اور جب بستر پر پہنچتی ہو تو بڑی مصروف ہو جاتی ہو۔

ڈسڈیمونا - جی، تمہیں شرم نہیں آتی، جھوٹی تہمت لگاتے ہو۔

ایاگو - جی نہیں، میں سچ کہتا ہوں۔ جھوٹ بولنے والا کافر یہ اٹھتی ہیں

چہلیں کہنے کے لئے اور بستر پر جاتی ہیں کام کرنے کے لئے۔

ایمیلیا - ان کے منہ سے میری تعریف توڑا ہی نکلے گی۔

ایاگو - بہتر یہی ہے کہ میں ایسا نہ کروں۔

ڈسڈیمونا - اگر تمہیں میری تعریف کرنی ہو تو تم کیا کہو گے؟

ایاگو - (مجھے خاتون، یہ کام مجھے دے دیجئے اس لئے کہ نکتہ چینی تو میری فطرت

میں داخل ہے۔

ڈسڈیمونا - اچھا چلو کوشش تو کرو۔ کیا کوئی بند رگاہ کو گیا ہے؟

ایاگو - جی ہاں امام!

ڈسڈیمونا - میری خوش نہیں، لیکن اپنی حالت پر پردہ ڈالنے کے لئے ظاہر

کچھ اور کرتی ہوں۔ اچھا بتاؤ تم میری تعریف میں کیا کہو گے؟

ایاگو - میں کوشش کر رہا ہوں، لیکن میرے خیالات میری کھوپڑی میں

اس طرح چھکے معلوم ہوتے ہیں جس طرح کسی موتے کپڑے پر سرس۔

انکے ساتھ معلوم ہوتا ہے میرا بیجا و بیجا سبب آئے گا لیکن میری
قوت متحید کام میں لگی ہوئی ہے اور اس میں یہ بات نکلی ہے :
اگر وہ حسین ہے اور مجھدار تو اس کا حسن اس لئے ہے کہ اسے کام میں
لایا جائے۔ اور مجھدار ہی کے ساتھ۔

ڈسڈیمونا۔ بہت اچھی تعریف کی، لیکن اگر اس کا رنگ ڈھکتا ہوا ہو اور وہ
مجھدار ہو تو کیا کرے؟

ایا گو۔ اگر اس کا رنگ ڈھکتا ہوا ہو اور ساتھ ہی ساتھ وہ مجھدار بھی ہو
تو وہ کسی ایسے گویے رنگ والے کو ڈھونڈ لے جو اس کی سیاہی
کا جوڑ ہو۔

ڈسڈیمونا۔ بد سے بدتر بات۔

ایمیلییا۔ اور اگر وہ حسین ہو اور یہ وقوف؟

ایا گو۔ اگر حسین ہے تو کبھی یہ وقوف نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اسکی یہ وقوفی
بھی اسے اپنا وارث پیدا کرنے میں مدد کرے گی۔

ڈسڈیمونا۔ یہ تو پُرانے احمقانہ لطیفے ہیں جنہیں سن کر شراب خانوں میں ہونٹوں
لوگ ہنسنے لگاتے ہیں۔ اچھا تم ایک ایسی عورت کی کیا تعریف کر رہے
جو بد صورت بھی ہو اور بے وقوف بھی۔

ایا گو۔ کتنا ہی وہ بد صورت اور یہ وقوف ہو اس میں اتنی کچھ ضرورت ہوتی
ہے کہ وہ حسین اور مجھدار عورتوں کے چہرے پر سکھ لے۔

ڈسڈیمونا۔ بلے، یہ کیا جہالت کی باتیں ہیں۔ بدترین حرکتوں کی تم سبک زیاہ
تعریف کرتے ہو لیکن تم ایک ایسی عورت کی کیا تعریف کر رہے جس کی
خوبیاں مانی ہوئی ہوں، ایک ایسی عورت جس کی اچانکوں نے خود

برائی سے بولنا منوالیا ہے؟

ایا گو۔ ایسی عورت جو بہت حسین ہو اور کبھی غور نہ کرے، جس کے منہ میں زبان ہو لیکن اونچی آواز سے بات نہ کرے، جس کے پاس دمن دولت کی کمی نہ ہو، پھر بھی کسی عیش و عشرت میں نہ پھنسے، جس کو اپنی ہوس کو پورا کرنے کا موقع ملے لیکن جو پرہیز کرے، جو جب اس کے ساتھ زیادتی ہو اور اسے غصہ آئے، اور بدلہ لینے کا موقع ملے تو اپنے غصے کو پی جلائے، جو اتنی کم سمجھ نہ ہو کہ پھلی کے سر اور دم میں فرق نہ کر سکے، جو سوچ بوجھ رکھتی ہو اور جسے اپنے دل کی بات چھپانی آتی ہو، جو جانتی ہو کہ چاہنے والے اس کا پیچھا کر رہے ہیں لیکن وہ مُڑ کر نہ دیکھے، پھر وہ حد سے زیادہ موزوں ہے۔ اگر موزونیت ڈھونڈنا ہے۔

ڈسٹیمونا۔ کیا کرنے کے لئے؟

ایا گو۔ اپنے بیوقوف بچوں کو دودھ پلانے کے لئے اور گھر گرہستی کا حساب لکھنے کے لئے۔

ڈسٹیمونا۔ اسی تمہید کا یہ فضول اودنا کارہ خاتمہ۔ ایمیلیا، مانا کہ یہ تمہارے شوہر ہیں لیکن تم ان سے کچھ مت سیکھنا۔ کاسیو، تمہاری کیا رائے ہے، یہ تو بڑی بے ہودہ اور بے کلام گفتگو ہے۔

کاسیو۔ مادام، ان کی باتیں چھٹی ہیں۔ آپ انہیں سپاہی کی حیثیت سے زیادہ پسند کریں گی، دانشمند کی حیثیت سے نہیں۔

ایا گو۔ (الگ ہٹ کر) وہ اس کے ہاتھ کو ہاتھ میں لیتا ہے۔ انا ناہ۔ خوب کئی سال میں باتیں کرو اتنے چھوٹے سے چالے میں میں کاسیو جیسی

بڑی کٹھی چنساؤں کا۔ ہاں ہاں سکاو اس کی طرف دیکھ کر تمہاری
 اس خاطر وادات میں ہی میں تم کو چنساؤں کا کچھ ٹھیک ہے، بالکل ایسا ہی
 ہے مگر تمہاری اس قسم کی حرکتیں تمہیں تمہاری انفری سے محروم کر دیں
 تب یہی کہو گے کہ اگر اتنا جھک جھک کر تم نے اپنی تین انگلیوں کو پوسے
 نہ دیئے ہوتے تو تمہارے حق میں اچھا ہوتا۔ لیکن جناب والا اسوقت
 پھر اپنی انہیں حرکتوں پر اتر گئے ہیں۔ بہت خوب، خوب پوسہ دیا۔
 لا جواب اخلاق ہیں۔ مزدور ایسا ہی کرنا چاہیے۔ پھر تمہاری انگلیاں
 تمہارے لبوں کو چھوری ہیں۔ تمہارے لئے تو بہتر یہی ہوتا کہ یہ انگلیاں
 نہ ہوتیں، جلاب کی نکلیاں ہوتیں۔

(اندھے بگل بچنے کی آواز آتی ہے) موڑا گیا۔ میں اس کے بگل کی آواز
 پہنچا تھا ہوں۔

ڈسٹیمونا۔ چلے اُس سے ملیں اور اس کا خیر مقدم کریں۔

کاسیو۔ وہ دیکھیے، بدھ سے دعا ہے میں!

(آتھیلو اور اس کے خدمت گار داخل ہوتے ہیں)

آتھیلو۔ آہ، میری دلنواز سپاہی!

ڈسٹیمونا۔ میرے پیارے آتھیلو!

آتھیلو۔ تمہیں یہاں دیکھ کر بڑی خوشی ہو رہی ہے اور اطمینان بھی کہ تم
 مجھ سے پہلے پہنچ گئیں۔ آہ، میری جان کا سرور اگر ہر طوفان کے
 بعد ایسا ہی سرور نصیب ہوا کرے تو میری دعا ہے کہ اتنی سخت
 آندھیاں آئیں کہ وہ خود موت تک کو جگادیں اور مصیبت زدہ
 جہازوں کو اولپس کی طرح اونچے پہاڑ جیسی موجوں پر چڑھنا پڑے۔

پھر جب وہ وہاں سے نیچے گریں تو اتنا فاصلہ ہو جتنا کہ آسمان کا جہنم سے ہے۔ اگر ابھی مجھے موت آجاتی تو رہی، سب سے بڑی مسرت ہوتی۔ مجھے ڈر معلوم ہوا ہے، کیونکہ میری روح کی شادمانی اس وقت اتنی مکمل ہے، اور کسے پتہ کہ انجانی قسمت میں آئندہ ایسی کوئی خوشی نصیب ہو۔

ڈسٹریموٹا۔ خداداد کرے۔ لیکن ہماری محبتیں اور خوشیاں، تو بڑھتی ہی جائیں گی۔ جیسے جیسے ہماری زندگی کے دن گزریں گے!

آتھیلو۔ آئیں! اسے مسرت بخشے والے مہبود، یہ خوشی تو بیان سے باہر ہے۔ یہی مجھے یہاں پر روک رہی ہے۔ یہ مسرت تو بہت زیادہ ہے اور یہ، اور یہ (اس کا بوسہ لیتے ہوئے) سب سے بڑی پریشانی ہے جو کبھی بھی مجھے دلوں کو ہوگی۔

ایاگو۔ (علحدہ) اس وقت تو تمہارا ساز خوب بچ رہا ہے لیکن سچ کہتا ہوں کہ جس ساز سے یہ ترانے پھوٹ رہے ہیں، اس کی کھوٹیاں میں ڈھیلی کر دوں گا۔

آتھیلو۔ آؤ تھیلے چلیں۔ دوستو! میں تمہارے لئے خبر لایا ہوں، ہماری لڑائی ختم ہو گئی۔ ترک ڈوب گئے۔ اس جو ہم سے ملے جو میرے پرانے شناسا ہیں، کہتے ہیں؟ جان! قبر میں والے تمہاری خواہش کرینگے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ یہ بڑے محبتی لوگ ہیں۔ آہ میری پیاری، ذرا دیکھو تو میں کیسی بے تکلیف باتیں کرتا جا رہا ہوں اور خوشی سے پھولا نہیں سا رہا ہوں۔ اچھے ایاگو! مہربانی کر کے ساحل پر جاؤ اور میرے صندوق اترالو! اور جہاز کے کپتان کو اپنے ساتھ تھیلے لاؤ۔ وہ اپنا آدمی

ہے اور اس کی قابلیت کا احترام کرنا پڑتا ہے۔ آؤ ڈسٹیمونا پدیں
اور ایک بار پھر قریب میں ملنے کا عہد رکھا و قبول کرو۔

(آٹھیلو، ڈسٹیمونا اور حضرت گارواپس جاتے ہیں)

ایا گو۔ تم مجھے خوشی دیر میں بندرگاہ پر ملو۔ ذرا میرے پاس آؤ۔ اگر تم
میں ہمت ہے، کہتے تو ہیں کہ نیچے درجے کے لوگ بھی جب وہ محبت
کرتے ہیں تو ان کی فطرت بدل جاتی ہے اور وہ شریف ہو جاتے ہیں۔
میری بات سنو۔ آج رات نصفت پہرے کی گاہ میں ہو گا پہلے تو میں
تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یقینی ڈسٹیمونا اس پر عاشق ہے۔
رو رو گو۔ اُس پر! نہیں، یہ ناممکن ہے۔

ایا گو۔ اپنے منہ پر اس غرض انگلی رکھ لو، اور خوب دھیان سے بات کو
سمجھو۔ پہلے تو بڑے نمد و شور سے موڑ پر عاشق ہوئی، محض اس وجہ
سے کہ اُس نے اُس سے بہت بڑھ بڑھ کر باتیں کیں اور اپنے متعلق اسے
میں گھڑت قہقہے سنائے۔ تو کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ واہیات بکو اس
اس کی محبت کو قائم رکھ سکے گی؟ اگر تم میں سمجھ ہے تو تم ایسا نہیں سمجھو گے۔
اس کی آنکھوں کو بھی تسکین چاہیے۔ اور میں جھوٹے کو دیکھ کر اُسے
کو نہی خوشی ہوگی؟ جب نفس کے کیل بھیلنے کے بعد خون کی روانی دینی
پڑتی ہے تو اسے دوبارہ تیز کیسے کہے، اور ہوس کی آگ بھڑکانے
کے لئے، اچھی صورت کی خواہش ہوتی ہے، اور دل، عمر، عادات و
اطوار اور حسن و جمال میں ہم آہنگی کی جستجو کرتا ہے، یعنی تمام وہ
چیزیں جو موڑ میں نہیں پائی جاتیں۔ جب وہ ان خوشگوار چیزوں کو
نہ پائے گی تو اس کی نازک فطرت کو محرومی اور دھوکے کا احساس

ہوگا، موڑے اس کا جی بھر جائے گا، وہ اس سے بیزار ہو جائے گی اور اس سے نفرت کرنے لگے گی۔ فطرت خود سے راستہ دکھائیگی۔ اور اسے مجبور کرے گی کہ وہ کسی دوسرے کو پسند کرے۔ جناب والا، اب اگر یہی ہونا ہے اور اس دلیل کا کوئی جواب نہیں اور یہ اہل ہے تو پھر یہ بتائیے کہ کاسیو کے علاوہ کون دوسرا خوش قسمت اس بلند مقام پر پہنچنے کا اہل ہے؟ وہ ایسا بد معاش ہے جس کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اس کا ضمیر اسی قدر ہے کہ وہ اوپر اوپر سے جذب اور خلص دکھائی دے اور یہ سب اس لئے کہ وہ اپنی پوشیدہ ہوسناکی کو اور بھی اچھی طرح چھپا سکے۔ کچھ نہیں کچھ نہیں دھوکے باز اور چالاک بد معاش جو موقع کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور اگر ٹھیک موقع دیکھ لے تو اس ٹوہ میں رہتا ہے کہ دھوکے دھڑی سے اپنے لئے موقع پیدا کر لے بڑا شیطان ہے وہ۔ اس کے علاوہ یہ پا جی خوبصورت ہے، جوان ہے اور اس میں تمام وہ صفاتیں پائی جاتی ہیں جو ادھ کچرے دماغ پر اثر ڈالتی ہیں۔ پورا چھٹا ہوا بد معاش۔ اور اس عورت نے اپنے مطلب کے لئے اسے چن ہی لیا ہے۔

رودریگو۔ - بھہ (یقین نہیں آتا کہ وہ ایسی ہے۔ وہ تو بہت ہی پاکباز ہے۔
ایاگو۔ - پاکباز، تو! ارے وہ بھی دوسری عورتوں کی طرح ہے جو چمچھڑے آڈانا چاہتی ہیں۔ اگر وہ پاکباز ہوتی تو موڑے کے ساتھ اس نے کبھی نہ آشنائی کی ہوتی۔ پاکباز کی بھی اچھی کہی۔ تم نے دیکھا نہیں تھا کہ وہ کاسیو کے ہاتھ کو کیسے مزے سے سہلا رہی تھی۔ تم نے اس بات کی طرف توجہ نہیں کی۔

رودریگو - ان میں نے دیکھا تھا، لیکن وہ تو محض اخلاق کی بنا پر تھا
ایاگو - انہوں نے حیا شہ پر رہی تھی۔ اسے یہ تو ہوس کاری اور گندے

امدادوں کو پورا کرنے کی تمہید ہے۔ چھپی ہوئی شروعات ہیں۔

ان کے لب ایک دوسرے سے اتنے قریب آگئے تھے کہ ان کی

سانسیں ایک دوسرے سے گلے مل گئیں۔ یہ سب بد چلنی کے

منصوبے ہیں، رودریگو۔ جب دونوں طرف سے آتا خلا ملے ہو

تو راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ بس اس کے فوراً بعد ہی تو وہ سب

سے بٹا اور خاص کام انجام پاتا ہے جسماں میں۔ تو یہ لیکن

جناب والا آپ میرے کہنے پر چلے، میں آپ کو وینر سے لایا ہوں۔

آج رات ذرا ہوشیار رہنا۔ تمہیں کیا کرنا ہے، یہ میں تمہیں بتاؤں گا۔

کاسیو تمہیں نہیں جانتا، میں تم سے دور نہیں رہوں گا۔ کوئی نہ

کوئی موقع نکال کے کاسیو کو خفا کر دینا۔ یا تو قتل ہی کر یا کوئی ایسی

بات کر کے جس سے اس کے فوجی ڈسپلن پر حرف آتا ہو جیسے

بھی تمہارا جی چاہے، وقت پر جو بھی موقع ملے آجائے۔

رودریگو - اچھا۔

ایاگو - جنابِ دالا، وہ نا عاقبت اندیش ہے اور اسے ایک دم غصہ

چڑھ جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ آپ پر ہاتھ اٹھائے۔ تم

اسے اشتغال دینا کہ وہ ایسا کرے۔ اسی جھگڑے سے فائدہ اٹھا کر

میں قبر میں خساد برپا کروا دوں گا اور پھر اس معاملہ

کو رفع دفع کرنے کی ایک ہی صورت ہوگی کہ کاسیو کو ہر فامت

کمزایا جائے۔ تمہارا جو رزہ ہے اسے جلد سے جلد پورا کر لے کر کہتا

یہی ہے جو میں بتا رہا ہوں۔ جب تک کہ ہم اپنے راستے سے اس
رُکاوٹ کو بڑی صفائی کے ساتھ ہٹا نہ دیں ہمارے دل کی مراد
پوری نہیں ہو سکتی۔

رودریگو۔ میں ایسا ہی کروں گا، اگر مجھے اس کا موقع مل سکا۔
ایا گو۔ مجھ پر دوسرا کھو۔ بعد کو مجھے قلعے کے پاس ملنا۔ اب میں اس
کا سامان لانے کے لئے ساحل پر جا رہا ہوں پھر ملیں گے۔
رودریگو۔ خدا حافظ۔ (باہر جاتا ہے)

ایا گو۔ کایو اس سے محبت کرتا ہے اس کا تو مجھے پورا یقین ہے۔ یہ اس
سے محبت کرتی ہے یہ بھی ٹھیک معلوم ہوتا ہے اور اس میں کسی
شک کی گنجائش نہیں، رہا مونرگو کہ مجھے وہ ایک آنکھ نہیں
بھاتا، تو اس کی فطرت میں وفاداری ہے، محبت اور وفاداری
اور بلاشبہ وہ ڈسڈیونا کا بہت زیادہ چاہنے والا شہرناہت
ہو گا۔ بات یہ ہے کہ مجھے بھی ڈسڈیونا سے محبت ہے، محض ہوس
کی بنا پر نہیں، گو کہ مجھے اعتراض ہے کہ اتنے بڑے گناہ کے لئے میں
جوابدہ ضرور ہوں، لیکن ایک وجہ اس کی یہ بھی ہے کہ میں
اپنے انتقام کی آگ بجھانا چاہتا ہوں، کیونکہ مجھے شبہ ہے کہ
اس ہوس کے بندے مونر نے میری جگہ غصب کر لی ہے اس بات
کا خیال ہی میرے لئے کسی ایسے زہر کی طرح ہے جو اندر اندر سے
مجھے کھانے جالتا ہے اور میرے دل و دماغ کو اس وقت تک
سکون نہیں مل سکتا اور نہ ملے گا جب تک کہ میں اس سے پردہ
نہ لے لوں۔ بیوی کے بدلے میں بیوی یا اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم

موٹر کو میں رشک و رقابت کے ایسے عذاب میں مبتلا کر دوں
 کہ اس کی عقل کام کرنے سے انکار کر دے، اور اس کے لئے اگر یہ
 کم بخت و دینس کا کُشتا جسے میں نے اس کام کے لئے سُدھایا ہے جلدی
 میرے کہنے کے مطابق عمل کرے تو پھر مائیکل کا سیو کی گون میری
 گرفت میں ہوگی، میں دل کھول کر موٹر سے اس کی ہرانی کروں گا
 کیونکہ مجھے اس کا بھی شبہ ہے کہ کا سیو کے میری بیوی کے ساتھ
 نا جائز تعلقات ہیں۔ ایسا کرنے پر موٹر میرا شکر گزار ہوگا۔ مجھے
 چاہئے لگے گا اور مجھے انعام دے گا اس لئے کہ میں نے اسے پرے درجہ
 کا گدھا بنایا اور اس کے ذہنی توازن اور سکون کو اس طرح
 چھینا کہ وہ پاگل پن کی حد تک پہنچ گیا۔ یہ سب یہاں پر ہے،
 لیکن ابھی تک صاف نہیں ہے۔ پاجی پن اپنی اصلی شکل میں اس
 وقت تک کبھی دکھائی نہیں دیتا جب تک کہ اس پر عمل نہ ہو۔
 (باہر جاتا ہے)

دوسرا سین

ایک سڑک

(ایک نقیب، ماتھے میں فرمان لے، داخل ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے
 پیچھے لوگ آتے ہیں)

نقیب - ہمارے معزز اور بہادر جنرل آتھیلو کا فرمان ہے کہ چونکہ خبر ملی
 ہے کہ ترکی بیڑہ تباہ و برباد ہو گیا ہے، اس لئے ہر شخص جشن منائے
 کچھ لوگ رقص کریں، کچھ الاؤ جلائیں اور ہر شخص اپنی معنی کے مطابق

سیر و تفریح میں حصہ لے اور عیش کرے۔ اس کے علاوہ یہ موقع ان کے شادی کے جشن کا بھی ہے۔ یہ ہے ہمارے جنرل کا منشا جس کا اعلان کیا گیا۔ لوگوں کی ضیافت کے لئے تمام کمرے کھول دیئے گئے ہیں اور اس وقت پانچ بجے سے لے کر تا وقتیکہ گیارہ کا گھبر نہ بجے سب کو کھلتے پینے کی دعوت دی جاتی ہے۔ خدا جہیہ قبریں اور ہمارے معزز جنرل آتھیلو کو شاد و آباد رکھے!

تیسرا سین

قلعہ میں ایک ہال

(آتھیلو، ڈسٹریکٹ، کاسیو اور خدمت کار داخل ہوتے ہیں۔)
آتھیلو۔ اچھے، نیکل، آج بات کارڈ کی نگہبانی تم کرو۔ ہمیں شرافت کی حدوں سے آگے نہ بڑھنا چاہیئے اور جشن مناتے وقت عقل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہیئے۔

کاسیو۔ ایسا گو کو اس سلسلے میں ہدایت دے دی گئی ہے، تاہم میں خود بھی نگرانی کروں گا۔

آتھیلو۔ ایسا گو بے حد ذمہ دار شخص ہے۔ شب بخیر، نیکل، کل مجھ سے جلد سے جلد ملنا۔ (ڈسٹریکٹ سے) آؤ چلیں میری پیاری محبوبہ۔ سودا ہو چکے، اس کا عوض ملنے والا ہے۔ اب مجھے اور تمہیں عیش و مسرت کی دولت ملے گی۔ شب بخیر۔

(آتھیلو، ڈسٹریکٹ اور خدمت کار باہر جاتے ہیں)

(ایسا گو داخل ہوتا ہے)

کاسیو۔ خوب آئے تم ایگو، ہیں پہرے پر چلنا چاہیے۔
 ایگو۔ ابھی سے نہیں لفٹ۔ ابھی تو دس بجے نہیں بجے۔ بجے جنرل نے تو
 اتنے سویرے سے ہیں اس لئے رخصت نے دی ہے چونکہ وہ ڈسٹریکٹ
 کے ساتھ تحلیلہ چاہتے ہیں۔ اس کے لئے ہیں ان پر الزام نہ رکھنا چاہیے۔
 ابھی تک انھوں نے ڈسٹریکٹ کے ساتھ عیش کی رات نہیں گزاری ہے۔
 اوریہ تو ماننا پڑے گا کہ وہ بڑی مزے دار ہے۔

کاسیو۔ وہ نہایت لاجواب خاتون ہیں۔
 ایگو۔ اور مجھے یقین ہے کہ انھیں کھیل کھیلنا بھی آتا ہے۔
 کاسیو۔ دراصل کیسی تازگی ہے ان میں اور کیسی نازنین ہیں وہ۔
 ایگو۔ کیا نظریں ہیں ان کی۔ مجھے تو لگتا ہے وہ اشتعال کی دھوت دیتی ہیں۔
 کاسیو۔ کشش ہے نظریں۔ پھر بھی مجھے معلوم ہوتا ہے (۲۱) میں جا بھری ہے۔
 ایگو۔ اور جب وہ بولتی ہیں تو کیا ایسا نہیں لگتا کہ محبت کی ترغیب ہے
 رہی ہیں؟

کاسیو۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کی ہر بات لاجواب ہے۔
 ایگو۔ آؤ لفٹ میرے پاس شراب کی ایک مراحمی ہے اور یہ (۱) باہر
 قبرس کے کچھ زندہ دل بھی موجود ہیں جنہیں سیاہ فام آفسیو کا
 جام صحت پی کر خوشی ہوگی۔

کاسیو۔ آج رات نہیں اچھے ایگو۔ شراب پینے کے معاملے میں میں بہت کمزور
 واقع ہوا ہوں، بڑی طرح بہک جاتا ہوں۔ کیا اچھا ہونا اگر باری
 تہذیب میں خوشی ملنے اور تہذیب کے لئے کوئی دوسرا طریقہ ایجاد
 کیا جاتا۔

ایا گو۔ اسے بھائی یہ لوگ ہمارے دوست ہیں۔ بس ایک جام، چلو تھکار
 جھٹے کی میں پی لوں گا۔

کاسیو۔ میرے آج رات بس ایک جام پیلے اور اسے بھی بڑی ترکیب کے
 ساتھ۔ اور دیکھو اسی سے یہاں پر کیا تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ میں
 بڑا بد نصیب ہوں کہ مجھ میں یہ کمزوری ہے اور اب اپنی اس کمزوری
 پر زیادہ بوجھ ڈالنے کی مجھ میں ہمت نہیں۔

ایا گو۔ کیا کہتے ہو یا رہے تو جین کی رات ہے۔ یہ سو رہا اس کے خواب مند ہیں۔
 کاسیو۔ کہاں ہیں یہ لوگ؟

ایا گو۔ یہیں دروازے پر کھڑے ہیں۔ جہاں فی کے انھیں اندر بلا لو۔

کاسیو۔ میں بلالیتا ہوں لیکن مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ (باہر جاتا ہے)
 ایا گو۔ اگر کسی ترکیب سے میں اس کو بس ایک پیالہ اور پلاسکتا تو آج
 رات جو وہ پہلے سے پی چکا ہے اس کے ساتھ مل کر وہ جھگڑا اور فساد
 کرنے کے لئے اس طرح آمادہ ہو جاتا جیسے کسی نوجوان خاتون کا
 پالتو گستا۔ اور جہاں تک اس بے چارے احمق، روبریگو کا تعلق
 ہے جو محبت میں اپنے ہمیشہ و حوا اس سے بھی تقریباً نا تھ دھو بیٹھا
 ہے، اس نے تو آج ڈسٹیمونا کا جام صحت پینے میں نہ معلوم کتنے
 شراب کے پیالوں کی تلچھٹ تک نہیں چھوڑی ہے۔ اور یہ پہرے پر
 تعینات ہے۔ قرص کے تین نوجوان، بڑی شان اور طنطنے والے،
 جو اپنی عزت کا بڑا رکھ رکھاؤ کہتے ہیں اور جن میں اس جنگ جو
 جزیرے کی تمام خصلتیں پائی جاتی ہیں، انھیں بھی جام پر جام پلا کر
 میں نے مست کر دیا ہے، وہ بھی پہرے پر تعینات ہیں۔ اب سوال یہ

ہے کہ شرابیوں کے اس جھنڈ میں، جیسے کاسیو نے کوئی ایسا کام کروانا چاہیے جو اس جہیز سے کو برا فروختہ کرے۔ لیکن وہ تو آتے ہیں۔ اگر میرے منصوبوں کا انجام وہی ہو جو میں نے سوچا ہے، پھر تو میری مرادوں کی کشتی خوب تیرے گی، ہوا بھی موافق ہوگی اور دھارا بھی۔

دکاسیو دوبارہ داخل ہوتا ہے۔ اُس ساتھ مونستانو اور معزز اشخاص ہیں۔ پیچھے پیچھے نوکر شراب لئے ہمنے آتے ہیں)

کاسیو۔ قسم ہے ان لوگوں نے مجھے اتنی پلا دی ہے کہ چڑھ گئی ہے۔
مونستانو۔ لوسمی، تھوڑی اور لو۔ قسم ہے، ایک پیالے سے زیادہ نہیں۔
ایاگو۔ اے شراب لاؤ۔

(گاتلے) مجھے جام ذرا اٹھانے دو

اٹھانے دو مجھے جام

ہم تو آخر ہیں سپاہی

اب زندہ کل کو تباہی

پھر کیوں نہ پئیں اک جام

اے لڑکوں شراب لاؤ!

کاسیو۔ قسم ہے خدا کی، لا جواب گیت ہے۔

ایاگو۔ یہ میں نے انگلستان میں سیکھا جہاں کے لوگ خوب ڈٹ کر پیتے ہیں۔

یہ جو آپ کے ڈنمارک والے ہیں اور آپ کے جو من یا اہل تھند

والے لینڈی۔ اے شراب لاؤ۔ یہ انگریزوں کے معاملے میں کچھ نہیں

کاسیو۔ کیا یہ انگریز پینے کے معاملے میں استاد ہیں؟

ایاگو۔ اے صاحب وہ تو جب ڈنمارکیوں کے ساتھ پینے بیٹھا ہے تو انہیں

ہے ہوش کر کے اٹھتا ہے، جب جرم کے ساتھ بیٹھتا ہے تو بغیر کسی
زحمت کے انہیں ہر اذیت ہے اور جب ایلینڈ والوں کے ساتھ پیتا
ہے تو انہیں تہہ پر تہہ لگتی ہے اور ان میں لہو سے شراب کا پیالہ
اٹھانے کی سکت باقی نہیں رہتی۔

کاسیو۔ ہمارے جیل کا جامِ صحت پیجیے!
مونٹا نو۔ لفٹ میں بھی چاہتا ہوں اور میں تمہارا ساتھ دوں گا۔
ایاگو۔ آہ، انگھستان کتنا پیارا دیر ہے!

ایک تھا بادشاہ بہت ہی اچھا، تھا اسٹیفن نام
اس نے ایک پتلون خریدی، دو روپے تھے دام
دیے چار آٹے اس نے زیادہ، آیا اس کو غصہ
دردی کو دھر کر آٹے نے بہت ہوا بدنام
شہر اس کی فیاضی کی چار طوف تھی پمیلی
لیکن ایک کھینے سے اب پرہیز کیا اس کو کام
مٹی میں سب شان مٹی اور ملک ہوا بد نام
بھائی پرلے کپڑے پہنو اور رجو دل مشاد
لاؤ شراب! لاؤ شراب!!

کاسیو۔ یہ تو پہلے والے سے زیادہ مزے دار گیت ہے۔

ایاگو۔ پھر تاروں نہیں؟

کاسیو۔ نہیں، جو شخص ایسی حرکتیں کرتا ہے وہ بادشاہت کے لائق نہیں ہے۔
اے، خدا سب کچھ کر سکتا ہے بعض ایسی ہمتیاں ہیں جن کی نجات
ہو سکتی ہے اور بعض ایسی ہیں جن کی نجات نہ ہونا چاہیے۔

ایا گو۔ یہ تو ٹھیک ہے بھائی لفٹ۔

کاسیو۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، اور جنرل صاحب یا کسی دوسرے شریف آدمی سے بدتمیز کرنا میرا مقصد نہیں ہے، مجھے امید ہے کہ میری نجات ہوگی۔

ایا گو۔ لفٹ مجھے امید ہے کہ میری بھی نجات ہوگی۔

کاسیو۔ ہاں، لیکن بدلے ہر بانی یہ یاد رکھیے کہ میرے پہلے نہیں لفٹ کی نجات این شنٹ سے پہلے ہوگی۔ لیکن چھڑوان باتوں کو آؤ اپنا کام کریں۔ ہمارے گناہ معاف کر! حضرات آئیے اپنے کام میں لگ جائیے۔ یہ مت سمجھئے کہ حضرات کہ میں نشے میں ہوں... یہ میرا این شنٹ ہے، یہ میرا داہنا ہاتھ ہے اور یہ بائیں ہے میں اس وقت نشے میں نہیں ہوں میں ٹھیک سے کھڑا ہو سکتا ہوں اور ٹھیک سے بات چیت کر سکتا ہوں۔

سب۔ بہت اچھی طرح۔

کاسیو۔ اچھا تو پھر ٹھیک ہے۔ پھر آپ لوگ یہ مت سمجھیے کہ میں نشے کی حالت میں ہوں۔ (باہر جاتا ہے)

مونٹا فو۔ آئیے صاحبو۔ چوتھے پرچوں بنسٹریوں کو پہرے پر لگا دیا جائے۔

ایا گو۔ دیکھا آپ نے اس شخص کو، جو ابھی یہاں سے گیا ہے۔ وہ تو اتنا بانکا سپاہی ہے کہ خود سیزر کی برابر کی کر سکت ہے اور افسر کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن اس میں جو عیب ہے ذرا اس پر بھی نظر ڈالیے جس طرح سال میں ایک وقت ایسا آتا ہے جب دن اور رات برابر ہو جاتے ہیں، اسی طرح اس کے عیب اس کی اچائیوں کے برابر ہیں۔

افسوس کہ وہ ایسا ہے! آتھیلو اُس پر اتنا بھروسہ کرتا ہے اور مجھے
ڈر ہے لگتا ہے کہ کسی وقت اپنی اس کمزوری کی وجہ سے وہ کوئی
ایسا کام کر دیتے جس سے اس جزیرے میں کوئی ٹھنکا نہ کھڑا ہو سکے۔

مونتا نو۔ کیا اکثر اس کی یہ حالت ہوتی ہے؟

ایا گو۔ عام طور سے یہ اس کے سو جانے کے پہلے کی تہید ہوتی ہے۔ اگر نشہ
اُسے جھولا جھلا کر نہ سکائے تو رات سے دن اور دن سے رات ہوجاتا
اُس کی آنکھ ہی نہیں لگتی۔

مونتا نو۔ پھر تو جزل صاحب اگر اس کا خیال رکھتے تو اچھا ہوتا۔ شاید
انہیں اس کا علم نہیں۔ یا ہو سکتا ہے کہ اپنی نیکی کی وجہ سے
وہ اُن اچھائیوں کی قدر کرتے ہیں جو انہیں کاسیو میں نظر آتی
ہیں، اور ان فی برائیوں کو نہیں دیکھتے۔ ہے نا یہ بات؟
(رودریگو داخل ہوتا ہے)

ایا گو۔ (طنز سے کہتا ہے) کہو کیا بات ہے رودریگو! میری بات سنو،
اور لفٹ کے پیچھے جاؤ، جاؤ! (رودریگو جاتا ہے)

مونتا نو۔ بے ہوش افسوس کی بات ہے کہ محترم مورٹز اپنے سے دو ٹم جینیٹواری
کا جدہ ایسے شخص کو نے کہ خطہ مول میں جس میں ایسی خرابی نے
جڑ بکھڑی ہے۔ اس بات کا مورٹز سے کہہ دینا ہی اچھا ہوگا۔

ایا گو۔ مجھے تو اس حسین جزیرے کی ساری دولت بھی مل جائے تو ایسا نہ
کروں گا کہ کاسیو کو اس حیب سے چھٹکارا لے۔ لیکن سُنئے تو، یہ
غل کیا ہو رہا ہے؟

کراندے آواز آئی ہے: ہچاؤ! ہچاؤ!

(کاسیو دوبارہ داخل ہوتا ہے، رودریگو کا چچا کرتا ہوا)

کاسیو۔ پاجی! بد معاش کہیں کا!

مونتا نو۔ کیا ہو اکیا لفٹنٹ؟

کاسیو۔ پاجی کہیں کا، چلا ہے مجھے میری ڈیوٹی بتانے! میں تو اس پاجی

کو مار مار کر اس میں بمس بھر دوں گا۔

رودریگو۔ مجھے مارنے چلے ہو؟

کاسیو۔ تو بکتا کیا ہے، بد معاش؟ (رودریگو کو مانے لگتا ہے)

مونتا نو۔ نہیں، نہیں! اچھے لفٹنٹ، (اُسے روکتے ہوئے) میری بات مانئے۔

بات نہ اٹھائیے۔

کاسیو۔ چور دیجئے مجھے آپ... نہیں تو میں آپ کی کمر پڑی توڑ دوں گا!

مونتا نو۔ سنیئے تو ذرا، آپ نئے میں ہیں۔

کاسیو۔ نئے میں! (دونوں لڑنے لگتے ہیں)

ایاگو۔ (رودریگو سے علیحدہ) بس اب یہاں سے چل دو۔ باہر جاؤ اور چلاؤ

کہ فساد ہو گیا۔

(رودریگو باہر جاتا ہے)

نہیں نہیں اچھے لفٹنٹ، افسوس آپ لوگ... اے ابھی بچاؤ۔

لفٹنٹ۔ آپ۔ مونتا نو آپ۔ بچائیے صاحب۔ یہ تو خوب

پہرے داری ہو رہی ہے۔ (گھنٹا بجتا ہے) یہ گنڈہ کون بچا

رہا ہے؟۔ خدا کی مار! سارا شہر اٹھ کھڑا ہو گا۔ خدا سے واسطے

لفٹنٹ رکو تھائی بڑی بے عزتی ہو گی۔

(اختیار اپنے علی کے ساتھ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

آتھیلو - کیا ہو رہا ہے یہاں ؟

مونتا نو - لعنت ہے میرے قویہ خون بہہ رہا ہے۔ ایسا زخم لگا ہے کہ جان گئی۔
(بے ہوش ہو جاتا ہے)

آتھیلو - جان پیاری ہے تو اپنے ہاتھ روک لو۔

ایاگو - رُکولفٹ رُکو۔ آپ مونتا نو۔ آپ لوگ - کیا آپ لوگوں نے

اپنا فرض اور موقع محل سب بھلا دیا۔ جنرل صاحب آپ سے کچھ

کہہ رہے ہیں۔ رُکے رُکے کچھ تو شرم آنا چاہیے آپ کو !

آتھیلو - ہائیں ہائیں، آخر یہ ہے کیا ؟ یہ قصہ کیا ہے ؟ کیا ہم ترک ہو گئے

ہیں اور ایسی حرکتیں کرنے لگے ہیں جس کی عثمانیوں کو بھی لکے مدد

میں ممانعت کی گئی ہے ؟ عیسائیت کی لاج رکھنی ہے تو اس بیہوش

دنگے کو برطرف کرو۔ اب اگر کوئی غیض اور غضب سے بے تاب ہو

تو وہ اتنا بکھلے کہ اس کی جان ہی خیر نہیں۔ کوئی ذرا بھی ہلا تو اسے

وہیں پرٹھنڈا کر دیا جائے گا۔ اس وحشت ناک گھنٹے کو بند کرو۔

یہ تو رنج و کراہی ہے جو میرے ہوش اڑا لے گا۔ صاحبو، مجھے

بتاؤ کہ یہ کیا معاملہ ہے ؟ اچھے ایاگو، تم تو معلوم ہوتا ہے رنج

کے مائے مرے جا رہے ہو۔ تم بتاؤ اسے کسے شروع کیا ؟ تمہارے

دل میں میرے لئے جو محبت ہے اس کا میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں

مجھے بتاؤ۔

ایاگو - مجھے نہیں معلوم۔ ذرا دیر پہلے تک دوست تھے، ابھی ابھی تک

اپنے کوارٹر میں اس طرح گل مل رہے تھے جیسے دو خاندان ہیں۔ اور

پھر۔ مگر اب - جیسے کس مفوس ستارے کا اسی پر سایہ پڑا اور ان

کی عقل ماری گئی۔ تلواریں کھینچ لیں۔ ایک دوسرے کے سینے پر وار کرنے لگے۔ خون کے پیاسے ہو گئے۔ اس طفلانہ حرکت کی ابتدا کیسے ہوئی، اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کائنات کے میدان جنگ میں لڑتے ہوئے میری ٹانگیں کٹ گئی ہوئیں اور اس بکھیرے میں پڑنے کے لئے میں یہاں نہ آسکتا!

آتھریلو۔ میکائل، اس کی کیا وجہ ہے کہ تم میری عدول چکی کر رہے ہو؟
 کا سیو مجھے معاف کر دیجئے، میری آپ سے یہ التجا ہے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔
 آتھریلو۔ معزز مونسٹانو۔ تم تو بہت ہی جذب تھے۔ نوجوانی میں تمھاری سنجیدگی اور تمھاری بروہاری کا ساری دنیا کو اعزاز تھا۔
 اور بڑے بڑے سمجھدار لوگ تمھاری بڑائی تسلیم کرتے تھے۔ یہ ہو کیا کہ تم نے اپنی شہرت کو اس طرح گنوا دیا اور راتوں کو دنگا کر بننے والا نساد بن کر اپنے نام کو بے لگایا۔ مجھے اس کا جواب دو۔

مونسٹانو۔ محترم آتھریلو۔ میں بڑی طرح زخمی ہو گیا ہوں۔ آپ کے افسر یا گو آپ کو اچھی طرح بتا سکتے ہیں۔ میں تو زبان نہ کھولوں تو بہتر ہے۔ یہ التجا نہیں معلوم ہوتا۔ نہ مجھے اس کا علم ہے کہ آج رات میں نے کوئی ایسی بات کہی یا ایسا کام کیا جس میں کوئی غلطی تھی البتہ جب ہم پر حملہ کر دیا جائے تو اپنا بچاؤ کن گناہ ہو اور اپنی حفاظت کہنے کو عیب سمجھا جائے تو دوسری بات ہے۔

آتھریلو۔ خدا کی قسم معلوم ہو رہا ہے کہ اب میرا خون میری رہنمائی کر رہا ہے۔ اور میری عقل کو دھندلا کر کے غصہ کو مجھ پر حاوی کر رہا۔ اب اگر میں ذرا بھی ہلا، یا اگر اپنے اس ہاتھ کو میں نے غمخواری اٹھایا تو تم

میں سے وہ بھی جو اپنے کو سب سے اچھا سمجھتا ہے اس سزا کے ڈر سے کانپ جلنے لگا جو اسے ملے گی۔ مجھے بتاؤ تو سہی، یہ گندہ خدا کیسے شروع ہوا کس نے اس کی ابتدا کی اور اگر اس کی خطا ثابت ہو گئی تو چاہے وہ میرا جڑواں بھائی ہی کیوں نہ ہو اُسے میری محبت سے ہاتھ دھو لینا پڑے گا کیا خوب! یہ شہر تو محاذ جنگ ہے۔ ابھی تک یہاں پر نیشانی پھیلی ہے۔ لوگوں کے دلوں پر دہشت چھائی ہوئی ہے، ان حالات میں اپنے بچے، سخی اور گھر کو بھگڑے چکاٹا، رات کے وقت، اور وہ بھی پہرے کی نگاہ میں اور کوارٹروں کے اندر! درندگی کی حد ہو گئی۔ ایا گو کس نے شروع کیا اسے؟ مونتا تو۔ اگر تم طرفداری کرو، یا عہدے کا لحاظ کر کے سچائی کو تو نو مروڑو۔ تب تم سپاہی نہیں ہو۔

ایا گو۔ آپ مجھے ایسی بات کہنے کو کیوں کہتے ہیں جو میرے لئے تعزیت وہ ۴۔ اچھا ہو کہ میرے منہ میں جو زبان ہے اسے میں کاٹ کر پھینک دوں۔ قبل اس کے کہ کوئی ایسی بات کہوں جس سے مائیکل کا سیو کو گزند پہنچے۔ تاہم میں کوشش کروں گا کہ بیچ بولوں اور اس کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کروں، جنرل صاحب، واقعہ یہ ہوا۔ مونتا تو اور میں باتیں کر رہے تھے کہ ایک شخص بجاؤ بجاؤ پکا رہا ہوا اند آیا، اور اس کے پیچھے پیچھے تلوار کھینچے ہوئے اور اس پر چبٹا ہوا کا سیو اندر داخل ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اس پر وار کرے گا۔ حضور والا، اس وقت یہ صاحب (مونتا تو) کا سیو کے پاس آئے۔ اور ان سے درخواست کی کہ وہ اپنا ہاتھ روک لیں، اور میں اُس

شخص کی طرف لپکا ہو چلا رہا تھا تاکہ کہیں اس کے اس ہنگامہ سچا
 کی ذمہ داری شہر بھر میں خوف و ہراس نہ پھیل جائے۔ بعد کو یہی ہوا
 لیکن وہ تیزی سے آگے نکل گیا اور میں اپنی کوشش میں ناکام رہا۔
 میں نے واپس پلٹنا بہتر سمجھا کیونکہ ادھر سے تلواروں کی جھنکار
 سنائی دے رہی تھی اور کامیو کے زور زور سے قسبیں کھانے کی جگہ
 آج مات کے پہلے اس کے منہ سے میں نے کبھی نہیں سنی تھی جب میں
 واپس لوٹا اور یہ سب ذرا دیر میں ہو گیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ
 دونوں گتے ہوئے ہیں اور چوٹ پر چوٹ پڑ رہی ہے۔ بس اسی
 حالت میں تھے وہ جس حالت میں آپ نے انہیں دیکھا اور ایک دوسرے
 سے الگ کیا۔ اس سے زیادہ اس معاملے کے بارے میں میں کچھ نہیں
 کہہ سکتا۔ لیکن انسان پھر بھی انسان ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ کامیو
 نے ان کے ساتھ غمخواری سی زیادتی کی، غصہ میں آدمی اپنے بہترین
 خیر خواہ کو مار میٹھا ہے۔ لیکن میرا خیال تھا کہ جو شخص مہاکا جاؤ
 تھا اس سے ضرور کوئی ناروا حرکت سرزد ہوئی ہوگی جسے کامیو
 اپنی بے عزتی سمجھ کر آپ سے باہر ہو گیا۔

آ تھیلو۔ ایاگو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ شہادت اور دوستی کی بنا پر تم کامیو
 کی خطا کو کم کرنے میں کمر ہے مگر کامیو، تم مجھے بہت عزیز ہو۔
 لیکن اب میرے ساتھ تمہاری افسری ختم ہے۔

(سڈیو نا داخل ہوتی ہے۔ خدمت گار ساتھ میں)

ا، دیکھو میری محبوبہ دل نوازی آخر اٹھ پڑی۔ میں تمہیں ایسی سزا
 دوں گا کہ یاد کرو گے۔

دسڈ میونا۔ کیا بات ہے؟

آتھیلو۔ اب سب ٹھیک ہے، میری جان۔ آؤ چلو سو جائیں۔ جناب والا آپ کو جو زخم لگے ہیں، میں خود ان کا علاج کروں گا۔ آپ کو لے چلو (موتھانوز سے جسے لوگ لے جاتے ہیں) ایساگو، شہر کی دیکھ بھال تم کرو، اور اس بے ہودہ منہکے سے جو (گ گھبراؤٹے ہوں) انھیں چپ کر دو۔ آؤ دسڈ میونا، سپاہیوں کی قسمت یہی ہے کہ اس قسم کے فسادان کی پٹین کی نیند میں غفل ڈالیں۔ (سب چلے جاتے ہیں، سوائے ایساگو اور کاسیو کے)

ایساگو۔ ارے لفٹ کیا آپ زخمی ہو گئے؟

کاسیو۔ ہاں، اور اس قدر کہ لا علاج ہوں۔

ایساگو۔ واہ، خدا نہ کہے۔

کاسیو۔ عزت، عزت، عزت، ملے میری عزت ٹٹ گئی، میرا دھ

حقہ جو لافانی تھا ٹٹ گیا اور جو بچا وہ حیوانی ہے میری عزت

ایساگو، میری عزت!

ایساگو۔ چونکہ میں کھرا آدمی ہوں، میں سمجھا کہ تمہارے جسم پر زخم لگا ہے۔

عزت کے مقابلے میں اس کی تخلیق زیادہ ہوتی ہے۔ عزت تو

ایک بیکاری شے ہے، فطن ایک وہم جو لوگوں نے اپنے اوپر

طاری کر لیا ہے، اکثر! غیر سب کے مل جاتی ہے اور بغیر کسی خطا

کے ٹٹ جاتی ہے۔ تمہاری تو قطعی کوئی عزت نہیں لٹی۔ ہاں اگر تم

خود اس بات کو مشہور کر دو تو ادب بات ہے۔ بھلے آدمی! جنرل کو

پھر سے رام کر لینے کے بھی طریقے ہیں، اس وقت تم جہ اس کی نکالو

سے گر گئے تو یہ سزا ملی، جو مصلحت کی بنا پر ہے، نہ کہ ناراضی کی بنا پر، ہانکل ویسے ہی جیسے کوئی بہت ناک شیر کو ڈوانے کیلئے اپنے بے قصور کتے کو دھن کر رکھ دے، عرض معروض کرو۔ وہ پھر تم پر فہر بان ہو جائے گا۔

کاسیو۔ عرض معروض کروں گا تو اپنے پر نفوس کے لئے۔ یہ مجھ سے نہ ہو کہ ایسے اچھے کمانڈر کو، ایسے بیچ، ایسے شرابی اور ایسے گسٹلخ افسر کے ماتھے میں دھوکے میں رکھوں۔ فٹے میں دھت؟ اور زبان درازی؟ اور شرانگیزی؟ ہیکڑی؟ قسیں؟ اور اپنی ہی پرچائیں سے دھوکے لینا؟ آف شراب کی چھی ہوئی روح اگر تجھے ادر کرنی نام نہیں دیا جاسکتا تو ہم تجھے شیطان کہیں گے۔

ایا گو۔ وہ تھا کون جس پر تم تلوار کھینچ کر جھپٹ پڑے؟ کیا کیا تھا اس نے؟ کاسیو۔ مجھے معلوم نہیں۔

ایا گو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

کاسیو۔ مجھے بہت ساری باتیں یاد آتی ہیں، لیکن کوئی بات صاف نہیں یاد آتی۔ جھڑپ ہوا لیکن کس بات پر کچھ یاد نہیں۔ لعنت ہے خدا کی کہ آدمی اپنے دشمن کو منہ لگائے جو اُس کی عقل گم کر دے کہ ہم خوشی، لطف اندوزی، رنگ ریبوں اور دوسروں کی واہ وا کے مارے اپنے آپ کو باندھنا لیں!

ایا گو۔ کیوں، مگر اب تو تم ہانکل ٹیک ہو! یہ ہوا کیسے کہ تم ہوش میں آ گئے؟ کاسیو۔ یہ مئی کے بموت نے ازراہ عنایت غصے کے بموت کے لئے جگہ خالی کر دی ہے، ایک غیب نے دوسرے کو میرے سامنے کر دیا ہے، تاکہ میں

پوری طرح اپنے آپ سے نفرت کرنے لگوں۔

ایا گو - بس بس، تم تو بڑے سخت اخلاق والے نکلے۔ اس وقت اس جگہ، اس ملک کی جو حالت ہے اُسے دیکھتے ہوئے تو میری دلی خواہش ہے کہ یہ مصیبت نازل نہ ہوئی ہو، مگر جو ہوتا تھا سو ہو چکا۔ اب تو اپنے بھلے کے لئے اس بگڑی کو بناؤ۔

کاسیو - میں اس سے درخواست کروں گا کہ تجھے دوبارہ میری جگہ پر مقرر کرے۔ وہ کہے گا کہ میں شرابی ہوں۔ اگر میں دوسروں والا ہائیڈرا ہوتا اور میرے نوٹمنہ ہوتے تو بھی اس کا یہ جواب میرے سب منہ بند کر دیتا۔ ابھی تو سمجھداری کی باتیں اور پھر فساد میں بیوقوف اور دوسرے لمحے حیوان جیت ہے۔ بلا نوشی کا ہر جام ایک لعنت ہے، اس کا اندر شیطان ہوتا ہے۔

ایا گو - بس بس، عمدہ شراب تو بہت ہی خوشگوار شے ہے، ان سلیقہ شرط ہے۔ بس اب اُس کی برائیاں نہ کرو۔ اور اچھے نقشہ میرا خیال ہے کہ تمہارا خیال ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

کاسیو - جی ہاں جناب والا، مجھ کو اس بات کے کئی ثبوت مل چکے ہیں.... مجھ شرابی کو!

ایا گو - تم یا دُنیا کا کوئی بھی آدمی کبھی کبھار بہک سکتا ہے میں بتاؤں نہ کہ کو کیا کرنا چاہئے۔ اب تو ہلے جنرل کی بیوی جنرل ہے۔ مجھے تو معاملہ سمجھایا معلوم ہوتا ہے کہ اب اس کا کام صرف یہ رہ گیا ہے کہ ہائیڈرا۔ یونانی دیو مالا کی عجیب و غریب مخلوق جس کے نو سر تھے اور جسے ہر کوئی سنے قتل کیا تھا۔

ہے کہ اپنی بیوی کے جسامتی حسن اور اس کی لطافتوں میں گن ہے
 سوچے تو انہیں کے بلے میں، دیکھے تو انہیں کو، غور کرے تو انہیں پر۔
 اس کے پاس جا کر سارا کچا چٹا کھہر دو۔ اس سے درخواست کرو کہ
 تمہاری مرد کرے، تم کو پھر سے تمہاری جگہ دلائے۔ وہ اتنی سیدھی،
 اتنی نیک، اتنی ہر بات پر اور غلطی اس کے مزاج میں نرمی اور
 بھلائی دی ہے کہ جب اسے کسی دوسرے کے لئے کچھ کرنے کو کہا جاتا ہے
 تو اس کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اگر وہ اس شخص کی توقع سے زیادہ
 مرد نہ کرے تو اس کو وہ اپنی کوتاہی سمجھتی ہے۔ یہ جو تھائے اور
 اس کے شوہر کے بیچ میں گرہ پڑ گئی ہے، اس کی منت سماجت کرو کہ
 اس گرہ کے کھولنے میں تمہاری مرد کرے۔ اور مجھ سے شرط لگا لو کہ
 دوستی کا یہ رشتہ جو ٹوٹ گیا ہے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔
 کاسیو۔ تم مجھے ٹھیک مشورہ دے رہے ہو۔

ایا گو۔ ایسا کیوں کہتے ہو، یہ تو محبت کے خلوص اور سچی یگانگت کا تقاضا ہے۔
 کاسیو۔ میں بالکل سچی سمجھتا ہوں، اور صبح سویرے ہی میں پاک طہینت ڈھونڈتا
 سے منت سماجت کر کے کہوں گا کہ اب وہ میرا کام بنا سکتی ہیں۔
 نعت ہے میری قسمت پر اگر یہاں تک لے کے میری یاد دہانی نہ کرے
 ایا گو۔ ٹھیک کہتے ہو۔ اچھا نصیحت، شب بخیر، میں چلوں پہرے پر۔

کاسیو۔ شب بخیر، سچے ایا گو۔ (جاتا ہے)

ایا گو۔ اور اب اس کی کیا رہ گئی جو کہتا ہے کہ میں حیاری کرتا ہوں، جب میں
 یہ مخلصانہ اور ایماندارانہ مشورہ دیتا ہوں، عقل کو لگتی بات اور
 یعنی طریقہ، سوز کے دل میں پھر سے جگہ پیدا کرنے کے لئے، وہاں بہ کم

ڈسڈیونا کو راضی کر لینا، کسی بھی سچے مقصد کے لئے، وہ تو اتنی
 فیاض سرشت کی ہے جیسے کہ فطرت کے عناصر اور پھر اس کے لئے
 مور کو راضی کر لینا، چاہے وہ بپتسمہ، گناہ کی بخشش کے تمام اسناد
 اور علامتوں ہی کو سچ دینے پر کیوں نہ ہو، مور کی رضامندی اس کی محبت
 میں اس طرح جکڑی ہوئی ہے کہ وہ بنا سکتی ہے، بگاڑ سکتی ہے جو چاہے
 کر سکتی ہے۔ جب تک کہ مور کے دل میں اس کے لئے اتنی ترپ ہے کہ
 وہ خدا کی طرح اس کی ساری طاقت سلب کر کے اسے کمزور اور مجبور
 کر سکتی ہے تو میں عیار کیسے ہوا؟ جو کاسیو کو اس صحیح راستے پر چلنے کا
 مشورہ دیتا ہوں، جس میں صاف صاف اس کی بھلائی ہے؟ یہ ہے
 الوہیت کی شکل لئے ہوئے جہنم! جب شیاطین انتہائی گناہوں کے
 گناہوں کا ارادہ کرتے ہیں تو پہلے رحیمانہ مظاہر کا جاوہ دکھاتے
 ہیں جیسے میں اس وقت کر رہا ہوں، اس لئے کہ جب یہ سیدھا سادہ
 بدحوہ ڈسڈیونا سے اپنے بگڑے نصیب بننے کی التجا کرتے ہیں، اور وہ
 مور سے اس کی پروردگار سے فراموش کرے گی تو میں مور کے کان میں یہ
 زہر ہلا ہل گھول دوں گا کہ وہ اسے بخشوا رہی ہے اپنے جسم کی آگ
 بجھانے کے لئے، اور جتنا ہی وہ کاسیو کے ساتھ بھلائی کرے گی بخشش
 کہے گی اتنا ہی وہ مور کی نظروں میں اپنے کو خواہ کرے گی اور یوں ہی
 اس کی نیکی کو یہ کاری میں تبدیل کر دوں گا اور اسی کی نیکی سے وہ حال
 یوں گا جس کے پسندوں میں سب کے سب چنس جائیں گے (رودریگو
 پھر آگاہ ہے) اب کیا بات ہے رودریگو؟

رودریگو۔ میں یہاں شکریہ خوں کے ساتھ ساتھ آیا ہوں، اُس وقت کی طرح نہیں

جو شکار کرتا ہے، بلکہ اُس کی طرح جو بھرنے کے لئے ساتھ رکھا جاتا ہے، میرے پیسے سب خرچ ہو گئے، اور آج رات میری خوب اتنی طرح مرمت بھی کر دی گئی، اور مجھے ایسا لگتا ہے نتیجہ ہو چکا ہے کہ مجھ اپنی تکلیفوں کا اتنا تجربہ ہو چکا ہے گا، اور پھر خالی جیب اور ذرا زیادہ سمجھ لے کر، نہیں داپس لوٹ جاؤں گا۔

ایا گو - کہتے خراب حال رہتے ہیں وہ لوگ جنہیں صبر نہیں! ایسا بھی کوئی زخم ہے جس کے جرنے میں دیر نہیں لگتی۔ تم جانتے ہو کہ ہم عقل سے کام نکالتے ہیں، جادو ٹوٹنے سے نہیں، اور عقل سے کام کرنے میں دیر لگتی ہی ہے۔ حال اچھا نہیں ہے؟ کاسیو نے تمہیں مارا اور تمہنے اس قدر اسی چوٹ پر کاسیو کو برخاست کر دیا: سوچو؟ نو تو ہر چیز کو ملتی ہے لیکن جو پہل پہلے ٹھکتا ہے وہی پہلے پکتا ہے۔ ذرا صبر سے کام لو۔ سہم ہے صبح ہونے کو آگئی، خوشی اور کام وقت کو کیسے پر لگا دیتے ہیں۔ جلد کے لیو، جاؤ جہاں تمہیں ٹھہرایا گیا ہے، جاؤ میں کہتا ہوں۔ اب اس کے بعد تمہیں نئی خبریں ملیں گی۔ نہیں چلے جاؤ۔ (دو درگچہ چلا جاتا ہے)

دو باتیں کرنی ہیں: میری بیوی کو اپنی ماں کے کاسیو کی سفارش کرنی ہے، میں اس کو اس کام پر لگا دوں گا اور تین میں موٹر کو ہسٹا لے جاؤں گا اور پھر میں اس وقت لانا ہے، جب وہ کاسیو کو اپنی بیوی سے منت سماجت کرتے دیکھ لے۔ بس یوں ہی کام ہے گا۔ اب تاں یادیر نہ کرنا چاہیے، ورنہ بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔

(چلا جاتا ہے)

تیسرا ایکٹ

پہلا سین - قلعے کے سامنے

(کاسیو اور کچھ سازندہ داخل ہوتے ہیں)

کاسیو - استادو، اس جگہ بجاؤ، میں تمہیں خوش کر دوں گا۔ کوئی چھوٹی سی چیز

اور وہ "صبح بخیر، جزل" (موسیقی)

(مسخرہ داخل ہوتا ہے)

مسخرہ - اے استادو کیا تھلے ساز نیپلز کی سیر کر کے گئے ہیں جو یوں ناک میں بول رہے ہیں۔

پہلا سازندہ - کیسے جناب کیسے؟

مسخرہ - تو آپ ہی بتائیے یا نسری کی قسم کے ساز ہیں نا؟

پہلا سازندہ - ان قسم لے بھجے، میں تو جناب۔

مسخرہ - جی تو اس کی ایک کہانی ہے، لیکن استادو یہ ہے آپ کا انعام۔

اور جزل صاحب آپ کی موسیقی سے اتنا خوش ہیں کہ ان کی خواہش ہے کہ آپ براہ مہربانی اب شور نہ مچائیں۔

پہلا سازندہ - بہت خوب جناب، ہم خاموش ہو جاتے ہیں۔

مسخرہ - اگہ آپ کوئی ایسی دُھن جانتے ہوں جو سوائی دے تو بسم اللہ

شرع کر دیجے، لیکن عام خیال یہ ہے کہ جزل کو موسیقی کا کوئی خاص

شوق نہیں ہے۔

پہلا سازندہ - ہم ایسی تو کوئی دُھن نہیں جانتے، جناب

مسخرہ - تو پھر اپنے سازوں کو تھیوں میں رکھ لیجئے۔ اس لئے کہ میں آپکو نکال باہر کر دوں گا۔ چلو، دفغان چو، نکلو۔

(سازندے چلے جاتے ہیں)

کاسیو - میں نے کہا سنتے ہو، میرے وفادار دوست ؟

مسخرہ - وفادار دوست کی نہیں، آپ کی بات سنتا ہوں۔

کاسیو - اے بھئی، فقرہ بازی بند کرو، لو یہ سونے کا حقیر ٹکڑا، جو تمہارا حق

ہے، اگر وہ اللہ کی بندی جو جزل کی بیوی کی خادمہ ہے، اٹھ ئی

ہو تو اس سے اتنا کہہ دو کہ کاسیو نامی شخص اس سے دو باتیں کرنا

چاہتا ہے، اتنا کام کر دو گے ؟

مسخرہ - اٹھ تو گئی ہے جناب، اگر اس نے ادھر کا رخ کیا، تب تو اُسے میں

اطلاع کریں، دوں گا۔

کاسیو - نذر کر دینا میرے دوست، (مسخرہ چلا جاتا ہے)

(ایساگو داخل ہوتا ہے)

بڑے وقت سے لئے آیاگو۔

ایساگو - تم تو سولہ نہیں۔

کاسیو - اے نہیں، دن نکل آیا تھا، جب ہم رخصت ہوئے تھے، ایساگو میں

نے ہمت کر کے تمہاری بیوی کو بوا یا ہے۔ ان سے میری درخواست

یہ ہے کہ وہ اپنی ڈسٹریکٹ کے حضور یہ مجھے کسی طرح باریاں دیادیں

ایساگو - میں ابھی اسے تھلے پاس بھیجتا ہوں۔ اور میں سوچ رہا ہوں کہ جانے

کی کوئی ترکیب کروں گا، وہاں سے الگ ہو، تاکہ تمہاری بات رحیت

اور کام زیادہ کھل کر ہو سکیں۔

کاسیو۔ میں کس زبان سے تمہارا شکر یہ ادا کروں۔ (ایسا گو چلا جاتا ہے)
اس سے زیادہ جہراں اور ایماندار فلورنسینی میں نے تو نہیں دیکھا۔

ایمیلیا۔ صبح بخیر، اچھے لفٹس، آپ کے دورِ وقاب ہونے کا مجھے بڑا
رنج ہے، مگر ضرور سب ٹھیک ہو جائے گا جنرل اور اس کی بیوی
سے ابھی یہی باتیں ہو رہی ہیں۔ وہ تو آپ کی طرفاری میں باتیں
کر رہی ہیں اور مور کھتے ہیں کہ جسے آپ نے زخمی کیا ہے وہ قبر میں
نامی اور بہادر شخص ہے اور یہ کہ عقل سلیم کے تقاضے کے مطابق
وہ آپ کو نکالنے کے سوائے اور کچھ کر ہی نہیں سکتے، لیکن وہ یہ
بھی کہتے ہیں کہ وہ آپ سے محبت کرتے ہیں۔ اور کسی سفارش کرنے
والے کی کیا ضرورت، وہ خود ہی آپ کو اتنا پسند کرتے ہیں جتنا
موقع ملتے ہی وہ آپ کو پھر لے دیں گے۔

کاسیو۔ پھر بھی میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر مناسب سمجھو، اور
اگر یہ ممکن ہو تو میرے لئے ڈسٹیمون کے ساتھ اکیلے ذرا سی پابیت
کرنے کا موقع نکالو۔

ایمیلیا۔ بس دمٹم، اندر آئیے۔ میں آپ کو ایسی جگہ لے چلتی ہوں جہاں آپ کو
اپنے دل کی بات مکمل کر کہنے کا موقع ہوگا۔

کاسیو۔ میں تمہارا بہت ممنون ہوں۔ (وہ نونچلے جاتے ہیں)

دوسرا سین۔ قلعہ کے سامنے

(آتھیلو، ایساگو اور غلامدین داخل ہوتے ہیں)

آتھیلو۔ یہ خط، ایساگو، جہان کے کپتان کو ہے اور اس سے کہنا کہ سینٹ کو

میری تعظیلات پہنچائے۔ یہ ہو چکا۔ اب میں کام پر چلا ہوں۔
وہیں میرے پاس آنا۔

ایا گو۔ بہت خوب بندہ پرور۔ ایسا ہی کروں گا۔
آتھیلو۔ یہ قلو بندی، حضرات ہم لوگ دیکھ لیں؟
عما ندین۔ ہم عالی جاہ کے ہمرکاب ہیں۔ (سب چلے جاتے ہیں)

تیسرا سین - قلو کا باغ

(ڈسٹیمونا، کاسیو اور ایمیلیا داخل ہوتے ہیں)

ڈسٹیمونا۔ سچے کاسیو۔ تم اطمینان رکھو۔ تمہارے لئے میں جو کچھ کر سکتی ہوں اُسے
اٹھاندر رکھوں گی۔

ایمیلیا۔ مادام، میری اچھی ضرور کر دیجئے۔ میں جانتی ہوں میرے شوہر کو اتنا
رنج ہے جیسے یہ ان کا اپنا ہی معاملہ ہو۔

ڈسٹیمونا۔ کیوں نہیں، ایسا نذر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ کاسیو تم ذرا بھی صبر
کرو۔ میں تم کو اور اپنے آقا کو پھر ویسا ہی دوست بنادوں گی جیسے
کہ تم تھے۔

کاسیو۔ خیاض مادام، بالکل کاسیو کو کچھ بھی ہو جائے وہ ہر حال میں آپ کے
سچا ملک خواہ رہے گا۔

ڈسٹیمونا میں جانتی ہوں، میں تمہاری شکر گزار ہوں۔ تم میرے آقلے محبت
کہتے ہو۔ تم انھیں بہت دنوں سے جانتے ہو اور تم بالکل اطمینان رکھو
کہ ناچاق اور ناراضی میں بھی وہ تم سے اتنی ہی مفاہرت پر تہیں گے،
جتنا مصلحت کا تقاضا ہے۔

کاسیو - درست ہے بلکہ، ضرور وہ صحت اگر زیادہ دنوں تک برقرار رہے
یا بہت عرصہ اور لذیذ غذاؤں پر پلٹی رہے یا اس قدر حد سے بڑھ کر
پہننے لگے کہ، میں تو غیر حاضر رہوں گا اور میری جگہ پر کوئی اور ہو گا،
تب میل جنرل میری محبت اور خدمت کو بھول جائے گا۔

ڈسٹریمونا ساس کی فکر نہ کرو۔ یہاں ایمیلیا کے سامنے، میں تم سے اس جگہ ضمانت
کرتی ہوں اور تم یقین رکھو کہ میں اگر دوستی کا عہد کرتی ہوں تو اُسے
نچاؤں گی، آخری دم تک۔ میں اپنے آقا کو چین نہ لینے دوں گی،
میں ان کو متاعے رہوں گی، اور کہہ کہہ کے عاجز کر دوں گی۔ ان کا
بستر مدس معلوم ہو گا اور کھانا پانی دی کا وعظ۔ جو کچھ وہ کرینگے
اُسے میں کاسیو کے معاملہ سے جوڑ دوں گی۔ لو زب خوش ہو جاؤ کاسیو،
اس لئے کہ تمہاری دکالت کرنے والی مرتے مر جائے گی مگر تمہارے کام
کی طرف کبھی بے توجہی نہ ہمتے گی۔

(دور سے آتھیلو اور ایانگو آتے دکھائی دیتے ہیں)

ایمیلیا - مادام، سرکار آرہے ہیں۔

کاسیو - مادام، اب میں اجازت چاہوں گا۔

ڈسٹریمونا - کیوں، شہرہ۔ میں تمہارے سامنے کبھے دیتی ہوں۔

کاسیو - مادام، اس وقت نہیں۔ میں بہت پریشان ہوں۔ اس وقت میری
حالت ایسی نہیں کہ خود اپنا کام بھی کر سکوں۔

ڈسٹریمونا - خیر جو تمہاری مرضی - (کاسیو چلا جاتا ہے)

ایانگو - اے یہ تو مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

آتھیلو، کیا بات ہے؟

ایا گو۔ کچھ نہیں حضور، یا اگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

آتھیلو۔ یہ کاسیو تھا نہ جو ابھی میری بیوی کے پاس سے گیا ہے؟

ایا گو۔ کاسیو حضور؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ ایسے چودوں کی عرصہ کھکے گا آپ کو اتنے دیکھ کر۔

آتھیلو۔ میرا خیال ہے وہی تھا۔

ڈسڈیمونا۔ تجھے میرے آقا!

میں یہاں ایک فریادی سے بات کر رہی تھی، ایک آدمی ہے جو آپ کے

عقاب میں مبتلا ہے۔

آتھیلو۔ کس کی بات کر رہی ہو تم؟

ڈسڈیمونا۔ آپ کا لفٹ کاسیو، اور کون میرے چھے آقا۔ اگر آپ سے درخواست

کرنے کا مجھے کوئی شرف یا حق ہے تو اب اس کی خطا سے درگزر کیجئے۔

اس لئے کہ اگر وہ ایسا نہیں جو سچ سچ آپ سے محبت کرتا ہے جو

غصی کرتا ہے تو یہ قوفی نہ کہ چالاکی کی بنا پر، تو پھر مجھے ایماندار تصور

کی کوئی پہچان نہیں ہے میں آپ سے درخواست کرتی ہوں، اسے بحال

کر دیجئے۔

آتھیلو۔ اب وہ چلا گیا یہاں سے؟

ڈسڈیمونا۔ ہاں، خفا نہ ہوئے، اتنا رنجیدہ اور خوار ہے کہ اتنی ہی دیر میں

اپنے رنج کا ایک حصہ میرے پاس بھی چھوڑ گیا اس کے رنج میں

شریک ہونے کو۔ اچھے میرے پیارے آتے بلاؤ۔

آتھیلو۔ ابھی نہیں پیاری ڈسڈیمونا، پھر کسی وقت۔

ڈسڈیمونا۔ مگر بھئی۔

آتھیلو - بددھی جانم، تمھاری خاطر -
ڈسڈیمونا - تو آج رات کو، کھانے کے وقت -

آتھیلو - نہیں، آج رات نہیں -

ڈسڈیمونا - پھر کل دن کے کھانے پر؟

آتھیلو - میں کٹھور دکھانا نہیں کھاؤں گا - مجھے گرمی میں کپتانوں سے ملنا ہے -

ڈسڈیمونا پھر کب، کل رات کو یا منگل کی صبح کو، یا منگل کی دوپہر کو یا رات کو،

یا بدھ کی صبح کو - میں آپ کی منت کرتی ہوں - وقت بتا دیجئے مگر میں

دن سے زیادہ نہ ہو، یقین مانئے دو نا دم ہے، اور پھر اس کا قصور،

ہماری عورتی سمجھ میں - سو اس کے کہنے میں کہ جنگوں میں خطا

کرنے پر بہترین آدمی کو بھی سزا دیے گئے مثال قائم کرنی چاہیئے، اس لئے

نام خطا پر ذاتی تعلقات بگاڑنے کی کیا ضرورت ہے - اُسے کب

بلا یا جائے، بتائیے آتھیلو - مجھے دل ہی دل میں تعجب ہو رہا ہے کہ

ایسی بھی کوئی چیز ہے جس کا آپ مجھ سے مطالبہ کریں اور میں انکار

کروں، یا اس طرح شش و پنج میں کھڑی رہوں - بات مائیکل کاسو

کی ہے، وہی نا جو آپ کے ساتھ رہتا تھا، جب آپ مجھے دیکھنا

کے لئے میرے پاس آتے تھے، اور کہتی باریہ ہوا ہے کہ جب میں نے آپ

کے ہاتھ میں ایسی بات کہی جس میں آپ کی کوئی برائی نہ تھی تو

وہ آپ کی موافقت کرتا تھا، ایسے شخص کو بلانے کے لئے مجھے اتنا کچھ

کرنا پڑے! قسم ہے اگر آپ مجھ سے کچھ کرنے کو کہتے تو دیکھتے ہیں آپ

کی خاطر کیا کچھ نہیں کرتی ...

آتھیلو - خدا کے واسطے بس کرو - آجائے وہ جب اس کا جی چاہے میں تمھاری

کوئی بات رد نہیں کروں گا

ڈسٹریمونا - خیر یہ کوئی عنایت نہیں ہے یہ تو ویسے ہی ہے جیسے میں آپ سے درخواست کروں کہ اپنے دستانے پہن لیجئے، یا طاقت پہنچا بنوالی غذا میں کھائیے، یا گرم کپڑے پہنیے، یا خود آپ کوئی فائدہ پہنچانے کے لئے آپ سے کسی بات کی درخواست کروں، نہیں جب کوئی ایسا معاملہ ہو گا جب میں واقعی آپ کی محبت کو پرکھنا چاہوں گی تو پھر اس کی اہمیت زیادہ اور اس کا بوجھ مشکل ہو گا اور اسے منظر رکرنہ خطرے سے خالی نہ ہو گا۔

آتھیلو - میں تمہاری کسی بات سے انکار نہیں کروں گا، اور اب میں تم سے یہ درخواست کرتا ہوں، میری اتنی بات مان لو کہ مجھے ذرا دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دو۔

ڈسٹریمونا - آپ کی اتنی سی بات نہ مانوں، نہیں، خدا حافظ، میرے آقا۔
آتھیلو - خدا حافظ میری ڈسٹریمونا۔ میں بس ابھی آتا ہوں تمہارے پاس۔
ڈسٹریمونا - آؤ ایملیا چلیں۔ آپ وہی کیجئے جو آپ کی مرضی ہو۔ میں تابعدار ہوں، آپ جو بھی ہوں۔

(ڈسٹریمونا اور ایملیا چلی جاتی ہیں)

آتھیلو - آہ، کافر! خدا مجھے غارت کرے، لیکن مجھے تجھ سے محبت ہے اور جس لمحے میں میں تجھ سے محبت نہیں کرتا، میرا دل مٹ چکرے گا ہے۔

ایاگو - حضور والا تسار۔

آتھیلو - ایاگو تم کیا کہتے ہو؟

ایاگو - شادی کے پہلے جب آپ ہماری بیگم صاحبہ کا دل موہنے کی کوشش

کر رہے تھے، کیا مائیکل کا سیو کو آپ کے عشق کا علم تھا؟

آتھیلو - تھا، شروع سے کر آخر تک۔ تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟
ایا گو - میرے دل میں کچھ خیال آ رہا ہے اسی کے اطمینان کے لئے، اور کوئی بات نہیں۔

آتھیلو - کیوں، کیا خیال آیا گو؟

ایا گو - میں نہیں سمجھتا تھا وہ اس سے واقف تھا۔

آتھیلو - ہاں ہاں، اور اکثر پراسے نامہ و پیام لے جایا کرتا تھا۔

ایا گو - بے شک!

آتھیلو - بے شک، ہیں بے شک، کیا تھیں اس میں کچھ اور نظر آتا ہے۔

کیا وہ ایماندار نہیں ہے؟

ایا گو - ایماندار حضور؟

آتھیلو - ایمان دار ہاں ایمان دار!

ایا گو - حضور، کیا پتہ۔

آتھیلو - تم کیا سوچتے ہو؟

ایا گو - سوچتا حضور!

آتھیلو - سوچتا حضور! قسم خدا کی یہ تو میری ہر بات دہرا دیتا ہے جیسے

اس کے خیال میں کوئی بھوت ہو، اتنا بھیاں تک کہ دکھایا نہ جاسکے۔

ضرور تمہارا کوئی مطلب ہے۔ ابھی ابھی میں نے تمہیں کہتے سنا تھا،

جب کا سیو میری پوی کے پاس سے چلا گیا کہ تمہیں وہ بات اچھی

نہیں لگی، تمہیں کیا اچھا نہیں معلوم ہوا تھا؟ اور جب میں نے تمہیں

بتایا کہ وہ میرا بھلا تھا، میری خواہش کا، اسی کے پورے عرصے میں تب

تم کہتے ہوئے شک! اپنی باتوں کو سکوڑ کر جوڑ لیتے ہو، جیسے کسی

بھیا نکشے کو تم نے اپنے دماغ میں بند کر لیا ہو، اگر تم مجھے چاہتے ہو تو اپنا شہر مجھے بتادو۔

- حضور والا میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں۔

آکھسیو۔ ہاں میرا خیال ہے تم کہتے ہو اور چونکہ میں جانتا ہوں کہ تم محبت اور ایمان داری کے پیکر ہو، مٹے سے ایک ایک لفظ نکالنے کے پہلے انہیں تولتے ہو اس لئے تمہارے اس تال سے مجھے اور بھی ڈر لگتا ہے، اس لئے کہ کوئی جھوٹا نمک حرام شخص ایسا کرے، تو یہ تو اس کی عادت پر مبنی ہو سکتا ہے، لیکن ایسے آدمی میں جو بھلا ہے، یہ چیزیں معنی خیز علامتیں ہیں، جو دل سے تعلق رکھتی ہیں، جذبات کے تحت نہیں کی جاتی۔

ایا گو۔ مائیل کا سیو کے لئے مجھ سے حلف اٹھو ایجے۔ میں سمجھتا ہوں وہ ایسا آدمی ہے۔

آکھسیو۔ میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

ایا گو۔ لوگوں کو وہی ہونا چاہیے جو وہ نظر آئیں اور اگر وہ ویسے نہ ہوں تو خدا کرے کچھ نہ نظر آئیں!

آکھسیو۔ یقیناً لوگوں کو وہی ہونا چاہیے جو وہ نظر آئیں۔

ایا گو۔ ہاں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ کا سیو ایک ایماندار آدمی ہے۔

آکھسیو۔ نہیں، پھر بھی میں سمجھتا ہوں بات اتنی ہی نہیں ہے۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں مجھے بتاؤ کہ تم سوچ کیا ہے ہو، جو تمہارے دماغ میں ہے اور بدترین خیالات کو ادا کرو بدترین لفظوں میں۔

ایا گو۔ میرے ہر باں آقا، مجھے معاف رکھیے۔ میں ہر حکم کی تعمیل کا پابند ہوں لیکن میں اس کے لئے پابند نہیں ہوں جس کی غلاموں تک آزادی

ہے۔ اپنے خیالات کو زبان پر لاؤں؟ کیوں نہ سمجھ لیجئے کہ وہ پست اور جھوٹے ہیں اور کہاں ہے ایسا محل جہاں معیوب باقی کبھی کبھی نہ ہو جاتی ہوں۔ کس کا سینہ اتنا پاک صاف ہے جس میں کچھ نہ کچھ ناپاک خیالات عدالت نہ جاتے ہوں، بخشیں نہ کرتے ہوں اور سر جوڑ کر نہ بیٹھتے ہوں جائز اور مناسب افکار کے ساتھ؟

آتھیلو۔ تم اپنے دوست کے خلاف سازش کر رہے ہو یا گو، اگر تم سمجھتے ہو کہ اس کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے اور تم اس کے کان کو اپنے خیالات سے نا آشنا رکھتے ہو۔

ایا گو۔ میں آپ سے منت کرتا ہوں، اگرچہ اتفاق سے میری قیاس آرائیاں کیجئے ہیں گی ہیں، جیسا کہ میں اعتراف کرتا ہوں، میری فطرت کی مار ہے بُرائیوں کی جاسوسی کرنا اور اکثر میرا حسد ایسے عیوب گروہ دیتا ہے جن کا وجود نہیں ہوتا۔ تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ایسے آدمی کی بات کی طرف، جو اتنے غلط قیاس کرتا ہو آپ کوئی اعتنا نہ کیجئے نہ اپنے لئے مصیبت کھڑی کیجئے، میرے پر آگندہ اور غیر یقینی مشاہدے کی بنیاد پر۔ آپ کو اپنے خیالوں سے آگاہ کرنا نہ آپ کے سکون کے لئے مناسب ہے نہ آپ کے بھلے کے لئے اور نہ یہ میری مردانگی، ایمان داری اور عقل کو زیب دیتا ہے۔

آتھیلو آخر مطلب کیا ہے تمہارا؟

ایا گو۔ مرد اور عورت کی نیک نامی، میرے عزیز آقا، ان کی روح کا بیش قیمت زیور ہے، اگر کوئی میری دولت چراتا ہے تو حقیر چیز چراتا ہے یہ چیز تو ناچیز ہے، یہ میری نعمت، اب اس کی ہے اور ہزاروں کی لونی

وہ چکی ہے، لیکن وہ جو میرے نیک نام پر ڈال ڈالتا ہے، مجھے کسی چیز سے محروم کر دیتا ہے جو اسے مالدار تو نہیں بناتی، مگر مجھے ضرور نادار کر دیتی ہے۔

آتھیلو۔ خدا کی قسم، میں تمہارے خیالات جان کر رہوں گا۔
ایاگو۔ آپ نہیں جان سکتے۔ چاہے میل کیلچر نکال کر اپنی جھٹیلی پر رتہ لیں یا اسے میرے سینے میں رہنے دیں تب بھی نہیں۔

آتھیلو۔ اچھا!

ایاگو۔ بچھے میرے آقا رشک و رقابت سے، یہ وہ ہری آنکھوں والا درندہ ہے جو جس گوشت پر پلتا ہے اسی کو خوار کرتا ہے۔ وہ بھڑوا چینی کی بستی بچاتا ہے، جسے اپنی قسمت کا علم ہے اور یونانی کوٹنے والی سے محبت نہیں کرتا، لیکن، اُف، کیسی قیامت کی گھڑیاں بتاتا ہے وہ جو جان چھڑکتا ہے، مگر رشک کرتا ہے۔ جسے شہر ہوتا ہے مگر جو بے پناہ محبت کرتا ہے۔

آتھیلو۔ اے بد بختی!

ایاگو۔ غریب اور فضاوت کرنے والا مالدار ہوتا ہے اور بڑا مالدار ہوتا ہے۔ لیکن بے حساب دولت چارٹے کی طرح بیچ ہے اُس کے لئے جسے دھڑکا لگا ہو کہ غریب بھجائے گا۔ خداوند امیرے سامنے قبیلے کی روجوں کو رشک و رقابت سے محفوظ رکھ۔

آتھیلو۔ کیوں، یہ کیا بات ہے؟ تم مجھے ہو کہ میں رشک کو زندگی بنالوں گا۔

اور چاند کے گھٹنے پر ٹھٹھنے کو دیکھا کروں گا نہ شکوک اور شبہات کے سلسلے؟ نہیں ایک بار شہر ہو تو اسی بار یقین حاصل کر لینا پائیے جب

میری روح کی مصروفیت اور کچھ نہ رہ جائے، سولے ایسے قدر از کار
قیاسوں اور حاشیہ آرائیوں کے، جو کہ تمھارے اندازوں سے ملتی جلتی
ہوں، ایسا ہو تو مجھے بکری کے برابر سمجھ لینا۔ مجھے رشک نہ آئے گا اگر
کوئی کہے کہ میری بیوی خوبصورت ہے، جہاں تو انتہا ہے، طنسا رہے،
بے تکلفی سے ہنستی بولتی ہے، اچھا لگاتی، بجاتی اور ناچتی ہے۔ جہاں
پاکدامنی ہے وہاں یہ سب محاسن ہیں۔ نہ میں اپنی معمولی خوبیوں
کی بنا پر ماہ و دل کا اس قدر سے بھی شک یا اندیشہ کو کہ وہ مجھ سے
دل برداشتہ ہو جائے گی، اس لئے کہ وہ نظر رکھتی ہے اور اس نے مجھ
اتخاب کیلئے نہیں آیا گو، میں دیکھوں گا تب شک کروں گا۔ شک
کروں گا تو ثبوت حاصل کروں گا اور ثبوت ملا تو پھر اور کچھ نہیں بس
یہ کہ: یک قلم خاتمہ، محبت کا یا رشک کا!

ایا گو۔ مجھے اس کی خوشی ہے۔ اس لئے کہ اب میرے پاس معقول وجہیں ہیں

اس محبت اور فرض کے احساس کو زیادہ قلب کی صفائی کے ساتھ
دکھانے کی، جو میں آپ کے لئے رکھتا ہوں۔ میں ابھی ثبوت کی بات نہیں
کرتا میری عرض یہ ہے کہ اپنی بیوی کو دیکھیے، کاسیو کے ساتھ اس پر
اچھی نظر رکھیے، اپنی آنکھوں کو ایسا رکھیے کہ نہ رشک آمیز ہوں نہ
مطمئن، مجھ سے نہیں دیکھا جاتا کہ آپ کی پُرخلوص اور شریفانہ طبیعت
سے، نیکی اور فیاضی کی بدولت، ناجائز فائدہ اٹھایا جائے، اس کا
خیال ہے، میں اپنے وطن کے طور طریقوں سے خوب واقف ہوں، دنیس
میں عورتیں اپنی اُن رنگ رلیوں پر خد سے کوئی پردہ نہیں رکھتیں،
جنھیں وہ اپنے شوہروں پر ظاہر کرنے کی ہمت نہیں کرتیں۔ اُن کا ایمان

ہے اپنی سی سڑالنا، لیکن جو کرنا اچھا ماذر کرنا۔

آ تھیلو۔ اہتمام یہ سمجھتے ہو؟

ایا گو۔ اسنے اپنے باپ کو دھوکا دیا، آپ سے شادی کر کے اور جب وہ

آپ کی صحت دیکھ کر بگاڑ کر اپنی اور ڈرتی تھی تب ہی اس سے
سب سے زیادہ پیار کرتی تھی۔

آ تھیلو۔ واقعی دعا یہاں ہی کرتی تھی۔

ایا گو۔ تو پھر اسی وقت کی بات لیجئے، وہ جو اتنی کم عمری میں ایسا ڈھونگ

بچا سکتی تھی اپنے باپ کی آنکھوں پر ٹھیکرا کھنکھنے کے لئے، کہ وہ سمجھ

بیٹا یہ جادو ٹوٹکا ہے۔۔۔ مگر میں خطا کار ہوں۔ میں ہاتھ جوڑ کے

آپ سے معافی مانگتا ہوں اس کی کہ میں حد سے زیادہ آپ سے محبت

کرنا چاہتا

آ تھیلو۔ میں ہمیشہ کے لئے تمہارا ممنون ہوں۔

ایا گو۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ان باتوں سے آپ کی طبیعت کچھ خستہ نہجہ ہو گئی ہے۔

آ تھیلو۔ نہیں، رقی برابر ہی نہیں۔

ایا گو۔ سچ، مجھے شبہ ہے کہ آپ کو صدمہ پہنچا ہے۔ مجھے امید ہے آپ تمہیں گے

کہ جو کچھ کہا گیا میری محبت نے کہلا دیا ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ

متاثر ہیں، آپ سے میری التجا ہے کہ میری باتوں کو شیعہ کی حد سے

بڑھا کر ناشائستہ مسنون یا بڑی گہرائیوں تک نہ بے جائے۔

آ تھیلو۔ میں نہیں کروں گا۔

ایا گو۔ حذور اگر آپ نے ایسا کیا تو میری باتیں ایسا رنگ لائیں گی جو میرا

ہرگز مقصد نہیں ہے، کا سیو میل بڑا اچھا دوست ہے، حضور میں دیکھ

رہا ہوا کہ آپ پریشان ہیں۔

آ تھیلو۔ نہیں کوئی خاص پریشانی نہیں۔ میں اور کچھ نہیں سوچ رہا ہوں۔
سوائے اس کے کہ ڈسٹیمونا وفادار ہے۔

ایا گو۔ خدا کرے وہ ایسی ہی ہے اور کاش آپ ایسا ہی سمجھتے رہیں۔

آ تھیلو۔ پھر بھی فطرت کسی طرح اپنے آپ خلاف درز کا کرے۔۔۔

ایا گو۔ ان ہے تو یہ بات کہ۔ گستاخی معاف ہو۔ ایسے بہت سے رشتوں

کو شکرا دینا جو اس کے اپنے ہی ملک، اپنی رنگت اور اپنے برابر کے

رہتے والوں کی طرف سے کئے جاتے، جبکہ فطرت تو جم جانتے ہیں کہ

ہر معاملے میں انہیں چیزوں کی طرف مائل ہوتی ہے۔ کیا کہتے ہیں اس

قسم کی پسند میں ہر کسی کو نظر آسکتی ہے انتہائی عامیانه رکیز کا مجموعہ۔

خلاف وضع فطرت بات، لیکن بُرا نہ مانے گا، میں سرمدت خاص

طبع سے اس کی بات نہیں کر رہا ہوں، حالانکہ مجھے اندیشہ ضرور ہے کہ

اس کی پسند زیادہ سمجھداری کے لئے تھیار ڈال کر اس مددگار کی

ہے کہ آپ کا مہارڈ اپنے ملک والوں سے کیے اور ہو سکتا ہے کہ اپنے

کئے پر پھسلے۔

آ تھیلو۔ اچھا، بس کرو۔ خدا حافظ! اگر تم کچھ اور دیکھو تو مجھے خبر کرنا۔

اپنی بیوی سے کہہ دو کہ نظر رکھے اور جاؤ میرے پاس سے ایا گو

ایا گو۔ (جلتے ہوئے) حضور بندہ اجازت چاہتا ہے۔

آ تھیلو۔ کیوں میں نے شادی کی؟ یہ ایماندار شخص جتنا ظاہر کرتا ہے اس سے

زیادہ دیکھتا اور بہت کچھ جانتا ہے۔

ایا گو۔ (واپس آکر) حضور میں نے سمجھا کہ آپ سے پُر در خواست کروں اس

بات کے بلکہ میں زیادہ تردد کہنے کی، وقت پر چوڑ دیجے اگرچہ مناسب یہی ہو گا کہ کاسیو کو اس کی جگہ مل جائے، اس لئے کہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ بڑی لیاقت سے اپنا کام کرتا ہے۔ پھر یہ اگر آپ مناسب سمجھیں اور اسے کچھ دربر طرف رکھیں تو اس سے آپ اس کے اداس کے طور طریقے کے بارے میں اندازہ لگا سکیں گے۔ مجھ لیجئے کہ آپ کی بیگم اگر پرزور طریقے سے یا جوش کے ساتھ اس کی بازیابی کی درخواست کرتی ہیں تو اس کا مطلب بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اداس وقت تک مجھے رہے کہ میں اپنے اندیشوں میں کھویا ہوا ہوں جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ واقعی ہوں۔

آتھیلو۔ میرے طریق کار پر بھروسہ رکھو۔

ایاگو۔ میں دوبارہ اجازت چاہتا ہوں۔ (ہاتھ بٹکتا ہے)

آتھیلو۔ یہ شخص بے انتہا ایسا ہی دار ہے، اور پٹے کئے لوگوں کی طرح انسانی برتاؤ کے تمام اصول سے واقف ہے۔ اگر مجھے ثبوت مل گیا کہ وہ ایک وحشی شہباز کی طرح ہے، مجھے چھوڑ کر اڑ جانا چاہتی ہے، تو اس کے باوجود کہ میرے لبریز دل کے تاروں سے اس کے پاؤں کے قسے بندھے ہیں تب بھی میں اسے آزاد کر دوں گا کہ ہوا کے رخ پر اڑ جائے اور جو اس کی قسمت میں ہو، اس کا شکا کر سکے۔ شاید چونکہ میری رنگت سیاہ ہے اور مجھے نماہی سراؤں کی طرح مٹی مٹی باتیں کرنا نہیں آتا یا اس لئے کہ عمر کی دھلی میں میں نیچے تک اتر آیا ہوں، مگر کچھ ایسی زیادہ تو نہیں میری عمر، اس نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ میری سادھ پر وٹائی کی گئی، اور اب اس سے نفرت کہنے کے

مجھے اپنے دل کو ٹھنڈک پہنچانی چاہیے۔ اُن شادی کی لعنت،
 کہ ہم ان نارک انداموں کو اپنا تو کہہ سکتے ہیں لیکن ان کی خواہشوں
 اور آرزوؤں کو نہیں ہیں ایک ذلیل مجرم ہونے اور کسی قید خانے
 میں بے آب و دانہ بند رہنے کو ترجیح دوں گا اس پر کہ جس شے سے
 میں محبت کرتا ہوں اس کا کوئی حصہ دوسروں کے مزے اڑانے
 کے لئے ہو۔ پھر بھی یہ لعنت تو بڑے ہی لوگوں کے حصے میں آئی ہے،
 اس معاملے میں تو وہ جمہوری حیثیت کے لوگوں سے کمتر ہیں۔ قسمت
 کے اس نکتے سے مفر نہیں، موت کی طرح۔ پھر بھی یہ بدترین بلا ہم
 پر اُسی وقت نازل ہوتی ہے جب ہم خود اُسے اپنے سر پر لائیں۔
 ڈسٹیمونا آرہی ہے!

(ڈسٹیمونا اندر ایلیا داخل ہوتی ہیں)

اگر یہ جمہوری ہے تو خدا آپ اپنا مذاق اڑاتا ہے میں یہ نہیں مان سکتا۔
 ڈسٹیمونا۔ کیوں، کیا بات ہے، میرے پیارے آتھیلو! تمہارا کھانا اور اس جزیرے
 کے فیاض لوگ جنہیں تم نے مدعو کیا ہے تمہارے منتظر ہیں۔

آتھیلو۔ ہاں، مجھے دیر ہو گئی۔

ڈسٹیمونا۔ تم اتنے آہستہ کیوں بول رہے ہو؟ کیا کچھ طبیعت ناساز ہے؟

آتھیلو۔ کچھ درد ہے یہاں، میرے ماتھے میں۔

ڈسٹیمونا۔ اے ہے، جاگتے رہنے کی وجہ سے، ابھی جاتا رہے گا۔ لاؤ، میں کس کے

باندھ دوں۔ ذرا کی دُعا میں ٹھیک ہو جائے گا۔

آتھیلو۔ تمہارا رومال بہت چھوٹا ہے (وہ رومال کو ہلٹے لگتے ہیں اور وہ گرجتا

رہے) پلو دھنے دُعاؤ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔

ڈسڈیمونا - مجھے بہت رنج ہے کہ تجاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ (آتھیلوادر ڈسڈیمونا چلے جاتے ہیں)

ایمیلیا - کتنی خوشی کی بات ہے کہ یہ رومال میرے ہاتھ آگیا۔ اسے موڑنے پر پہلی نشانی دی تھی، اور میرے لائیبالی میاں نے سینکڑوں بار خوشی کی ہے کہ میں اسے چڑاؤں، لیکن ڈسڈیمونا اس نشانی سے اتنی محبت کرتی ہے، اس لئے کہ موڑنے اس سے درخواست کی تھی، کہ اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھے اور وہ ہر وقت اسے سینے سے لٹائے رکھتی ہے، پیار کرنے اور باتیں کرنے کے لئے۔ میں اس کڑھائی کو اتار لوں گی اور ایاگو کو فے دوں گی۔ وہ اسے کیا کرے گا یہ تو خدا ہی جانتے، مجھے کیا پتہ۔ مجھے تو اس کی دُمن پوری کر کے اسے خوش کرنا ہے۔ (ایاگو آجاتا ہے)

ایاگو - کیوں کیا بات ہے؟ اکیلی یہاں کیا کر رہی ہو؟

ایمیلیا - تو ذرا نہ کیوں رہے ہو؟ تمہارے لئے ایک چیز لائی ہوں۔

ایاگو - میرے لئے ایک چیز؟ کسٹرو لوگوں کو مل جاتی ہے۔

ایمیلیا - اچھا جی!

ایاگو - ایک بیوقوف بیوی۔

ایمیلیا - بس اتنی سی بات۔ کیا دو گے مجھے تم۔ اس رومال کے لئے۔

ایاگو - کون سا رومال؟

ایمیلیا - اسے وہی جو موڑنے سب سے پہلے ڈسڈیمونا کو دیا تھا، جسے چرنے

کے لئے تھے اتنی بار مجھ سے کہا۔

ایاگو - تو کیسے تمہارا میں؟

ایمیلیا۔ نہیں، قسم لے لو۔ اُس سے بے خیالی میں گر گیا اور اتفاق سے میں یہاں
تھی تو میں نے اُٹھالیا۔ دیکھو یہ رہا۔

ایاگو۔ تو تو بڑی اچھی عورت ہے۔ لادو مجھے دو۔

ایمیلیا۔ تم اسے کر دو گے کیا، جو اسے اُڑالینے کے لئے میرے پیچھے پٹے ہوئے تھے؟

ایاگو۔ (بھٹ کر لیٹے ہوئے) کیوں تمہیں کیا اس سے؟

ایمیلیا۔ اگر کسی ضرورت کی کام کرنے نہ ہو تو مجھے لوٹا دینا، یکم بے چاری پاگل

ہو جائیں گی جب اسے اپنے پاس نہ پائیں گی تو۔

ایاگو۔ تم مت کہنا کہ تمہیں اس کا کچھ پتہ ہے مجھے اس کی ضرورت ہے میں

جاؤں اب تم۔ (ایمیلیا چلی جاتی ہے) میں اس دُوال کو کامیو کے

گھر، وہ کہیں ڈال دوں گا، اس طرح کراسے ل جائے۔ چھوٹی موٹی

باتیں ہی تو رشک کو یقین سے بدل دینے کے لئے ایسا اٹل ثبوت ہی

جاتی ہیں جیسے مقدس کتابوں کی آیتیں۔ اس سے کچھ بات بنے گی، موڑ

کے کان میں میں نے جو زہر ڈالا ہے اس کے اثر سے وہ بدل رہا ہے۔

خطرناک خیالات، اپنی خامیوں کے اعتبار سے زہر کی طرح ہوتے

ہیں۔ وہ شروع شروع میں کچھ ایسے ناگوار نہیں ہوتے، مگر جب دوا

خون میں سرایت کرتے ہیں تو گندھک کی کان کی طرح ہلک سے

جل اُٹھتے ہیں۔ میں نے یہی کہا تھا نا، دیکھو، کس حال میں آ رہا ہے۔

(آتھیلو پھر داخل ہوتا ہے) نہ افیون، نہ کوئی سُکن، نہ دنیا بھر

کی خواب آور دوائیں، کوئی تجھے ویسی میٹھی نیند نہیں سلا سکتی جیسی

توکل تک سوتا تھا۔

آتھیلو۔ ا۔ ا۔ ا۔ مجھ سے بے وفائی، مجھ سے؟

ایا گو۔ کیوں کیا بات ہے جزل ضبط سے کام لیجے۔
 آتھیلو۔ دھماں ہو! دُور ہو جا میری نظروں سے! تو نے مجھے آسمان میں
 مبتلا کر دیا ہے، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ذلیل و خوار ہونا بہتر
 ہے، بہ نسبت اس کے کہ میں تھوڑا سا معلوم ہو۔

ایا گو۔ میں سمجھا نہیں حضور!
 آتھیلو۔ کیا معنی رکھتی تھیں میرے لئے اس کی چھپے چوری سیہ کاریاں؟ میں
 نے دیکھا نہ تھا، ایسا سوچا نہ تھا، اس سے مجھے تکلیف بھی نہیں ہوتی
 تھی۔ راتوں کو چین سے سوتا تھا، بے فکر تھا اور خوش، اس کے
 ہونٹوں پر کاسیو کے برے مجھے نظر نہ آتے تھے۔ اگر کوئی شخص ٹٹ
 جلتے اور اس چیز کی کمی نہ محسوس کرے جو چرائی گئی ہے تو اسے
 مت خبر دینے دو۔ اور اُس کا کچھ نہ بولنے کا۔

ایا گو۔ مجھے یہ سن کر افسوس ہوا!
 آتھیلو۔ مجھے تو جب خوشی ہوئی اگر فوج کے سامنے کھینچ، خلاصیوں سمیت
 اس کے شیریں جسم کا مزہ چکھا ہوتا، اور مجھے اس کا بالکل پتہ نہ
 ہوتا۔ اور اب تو، خدا حافظ! پُر سکون داغ! الوداع اے
 اطمینانِ قلب! رخصت اے جرّار فوج اور عظیم جنگو، جو اَوِ العزمی
 کو خوبی بنا دیتی ہو! خدا حافظ! اب نہ مہنہ ملتے ہوئے گھوڑے
 نہ پُر شور قرنا، نہ دل کو جوش دلانے والا طبل، نہ نئے، نہ شاہی
 پرچم، نہ فاتحانہ جنگ کی ماری خوبیاں، کمر و فراہ و اوقات!
 اور اے سپہ سازو، جن کے کشادہ گھے لافانی جو پیٹر کی یاد تازہ
 کرتے ہیں، خدا حافظ! آتھیلو کا کام تمام ہو گیا!

ایا گو - حضور! یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟

آکھیلو - کہنے، سمجھ لے اچھی طرح کہ میری بیوی کو یہ ثابت کر، اس کا یقین حاصل کر اور مجھے عینی ثبوت ہے، ورنہ قسم ہے انسان کی لافانی روح کی عظمت کی تجھ کو میرے غیض و غضب کا نشانہ بننا پڑے گا اور تجھے کہنے کی موت مرنا پڑے گا۔

ایا گو - آت یہاں تک پہنچ گئی ؟
آکھیلو - تجھے دکھائے چل کے، یا ایسا ثبوت فراہم کر جس میں کسی طرح کا جھول یا خامی نہ ہو، جس کی وجہ سے شے کی گنجائش نہ ہے، ورنہ تیری جان کی خیر نہیں۔

ایا گو - میرے شریف آقا ...

آکھیلو - اگر تو نے اس کو تہمت لگاؤ ہے اور مجھے اذیت پہنچائی ہے تو اب کچھ کہنا سننا بیکار ہے، نام نہونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا خطاؤں پر خطاؤں کر لے، کمراسی حرکتیں کہ آسمان لرزے اور مادی دنیا مشہور رہ جائے، اس لٹاب کو کوئی گناہ ایسا نہیں کر سکتا جس سے تیری سزا میں اضافہ کیا جاسکے۔

ایا گو - ۱۔ پاک پروردگار! خداوند! میرے گناہوں کو بخش دے! آپ انسان نہیں؟ آپ کی روح اور دماغ کو کیا ہوا؟ خدا بھلا کیسے آپ کا۔ میرا ہمدرد جیسی لیجئے۔ بے وقوف ہے وہ کم بخت جو اپنی ایمان داری کو اچھٹے کر لئے زندہ رہے! آت یہ بھیا نکہ اور قابل نفرت دنیا! مجھ لو، گرہ کر لو دنیا والو کہ سیدھا اور سچا ہونا خطرے سے خالی ہے۔ میں اس انجام کے لئے آپ کا شکر گزار ہوں، اور آج سے میں کسی دوست سے محبت نہ کروں گا، اس لئے کہ محبت کا انجام

ہے اُلٹے ناراضی مول لینا۔

(ایاگو ایسے ظاہر کرتا ہے جیسے جارہا ہو)

آتھیلو۔ نہیں ٹھہرو، تمہیں ایمان داری سے کام لینا چاہیئے۔

ایاگو۔ میں عقل سے کام لوں گا اس لئے کہ ایمان داری تو طاقت ہے جس کے لئے کام کرتی ہے اسی کو نقصان پہنچاتی ہے۔

آتھیلو۔ میں سوچتا ہوں کہ میری بیوی وفادار ہوگی اور سوچتا ہوں کہ وفادار نہیں ہے، میں سوچتا ہوں کہ تم سچے ہو اور سوچتا ہوں کہ تم سچے نہیں ہو۔ میں ثبوت حاصل کروں گا اس کا چہرہ جو چاند کی طرح پاکیزہ تھا اب میرے چہرے کی طرح دانقدار اور سیاہ ہو گیا ہے۔ پھانسی کی دتی یا پھری، یا زہریلا آگ، یا دم گھٹنے والے دعا سے کچھ بھی ہوں، میں اُس سے استقامت لے کر رہوں، اگر مجھے اطمینان ہو جائے کہ وہ گناہگار ہے۔

ایاگو۔ حضور میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ جذبات کی آگ سے جلے جا رہے ہیں۔ میں اپنے آپ تادم ہوں کہ میں نے آپ کو اس طرف تو جھکیا آپ اطمینان چاہتے ہیں؟

آتھیلو۔ چاہتا ہوں؟ میں اطمینان کر کے رہوں گا۔

ایاگو۔ خدا کیسے! لیکن کیسے؟ حضور کیسے اطمینان کریں گے؟ اگر وہ بکرے

بکریوں کی طرح بدست اور بند روں کی طرح گرم اور بھیڑیوں کی طرح اُٹاؤ لے ہوں اور ایسے بکے احمق ہوں جیسے جاہل شراب پی کر ہو جاتا ہیں تو بھی یہ ناممکن ہے کہ آپ اپنی آنکھ سے دیکھ لیں، لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں کہ اگر قرآن اور شدت کے ساتھ مشکوک حالات ہو کہ سیدھے پھانسی کے دروازے تک لے جاتے ہیں آپ کو مطمئن کر سکیں تو

آپ اطمینان حاصل کر سکتے ہیں۔

آٹھیلو۔ مجھے کوئی ایک قطعی ثبوت دو کہ وہ بے وفا ہے۔

ایاگو۔ مجھے یہ کام ذرا بھی پسند نہیں، تاہم چونکہ اس معاملہ میں ہاتھ ڈال چکا

ہوں، اسحقانہ ایمانداری اور محبت سے مجبور ہو کر اس لئے اب اسے

انجام تک پہنچانا ہی ہو گا، تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے کہ میں کایو

کے یہاں لیٹا ہوا تھا اور ایک دانت میں سخت درد کی وجہ سے سو

نہیں پار رہا تھا۔ کچھ لوگ دماغ کے ایسے کچے ہوتے ہیں کہ سوتے میں

اپنے معاملوں کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ کاسیو بھی انھیں لوگوں میں

ہے، سوتے میں میں نے اُسے کہتے سنا کہ "پیاری ڈسڈیو نا، ہمیں

ہوشیار رہنا چاہیے۔ ہماری محبت کسی پنڈا ہر نہیں ہونے پائے۔"

اور پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے یہ کہہ کر مٹلے لگا "میری

پیاری" اور پھر اس نے مجھے اتنے زور سے پیار کیا جیسے میرے

ہونٹوں پر کے بوسوں کو جڑ سے اکھاڑ رہا ہو اور پھر اس نے غنڈی

سانس بھری اور پھر کہنے لگا: "لعنت ہے تجھ پر جو تجھے موٹر کے

پتے سے بانڈھ دیا!"

آٹھیلو۔ انتہا ہو گئی۔ یہ ناقابل برداشت ہے!

ایاگو۔ نہیں، یہ تو صرف اس کا خواب تھا۔

آٹھیلو۔ لیکن اس سے جو کچھ پہلے ہو چکا ہے اس کا پتہ چلتا ہے۔

ایاگو۔ شبہ بہت قوی ہے، حالانکہ ہے تو خواب ہی اور ان سے اب دوسرے

ثبوتوں کو تقویت پہنچتی ہے جن سے تھوڑے ہی میں بہت کا پتہ چلتا ہے۔

آٹھیلو۔ میں اس (ڈسڈیو نا) کی بوٹی بوٹی کر ڈالوں گا۔

ایاگو۔ نہیں، بھمداری سے کام لیجئے۔ ابھی تک ہم نے کچھ کرتے نہیں دیکھا۔ ہو سکتا ہے وہ اب بھی پاکدامن ہو۔ اچھا یہ بتائیے آپ نے اپنی میٹم کے بارے میں کبھی وہ رومال دیکھا ہے جس پر اسٹریپیاں کڑھی ہوئی ہیں۔

آختیلو۔ ایسا رومال تو میں نے اسے دیا تھا وہ تو میرا پہلا تحفہ تھا۔
ایاگو۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں، لیکن ایسے ایک رومال سے، مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی بیگم کا ہے۔ آج میں نے کاسیو کو اپنا سونہ پونچھتے دیکھا ہے۔
آختیلو۔ اگر وہی رومال ہے۔۔۔

ایاگو۔ اگر وہی رومال ہے، یا کوئی اور ہے مگر اُس کا ہے، تو دوسرے بیو توں کے ساتھ نہ کر یہ بات بھی اس کے خلاف جاتی ہے۔

آختیلو۔ کاش اُس (کاسیو) کی چالیس ہزار جائیں ہوتیں! میرے انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ایک بہت حیرت بڑی چیز ہے۔ اب میں جان گیا کہ بات سچ ہے۔ دیکھو ایاگو، اپنی والہانہ محبت کے جام کو میں پاش پاش کر دیتا ہوں۔ ختم ہو گئی وہ محبت۔ سیاہ انتقام! لہے کھوکھلے حجرے سے نلے محبت اپنا تلخ اور اپنے دل کا سخت سفاک نفرت کے حوالے کر دے۔ لے سیئے پھول جا اس لئے کہ تجھ میں سانپ کی سی زہریلی زبانیں بھر گئی ہیں۔

ایاگو۔ اتنی جلد بے قابو نہ ہوئے۔

آختیلو۔ اُت۔ خون، خوں، خوں، خون۔

ایاگو۔ میں عرض کرتا ہوں ذرا صبر سے کام لیجئے۔ شاید آپکی ماں بدل جائے۔
آختیلو۔ کبھی نہیں، ایاگو۔ بحیرہ اسود کی طرح جس کی مرد لہریں اور جس کا

پُر زور چڑھاؤ کبھی اُتار میں نہیں بدلتا بلکہ بحیرہ مارمورہ اور قحط
وانیال کی طرف بڑھتا ہی جاتا ہے اسی طرح میرے خون آشام
خیالات بلا رفتاری سے آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ کبھی پیچھے مڑ کر
نہ دیکھیں گے، محبت کی نرم روی اب ان میں کبھی نہ آئے گی جب
تک کہ مناسب اور بہرہ دوست انتقام ان کو نگل نہ جائے اب اس
مرمری آسمان کے نیچے (گھٹنے ٹیک دیتا ہے) ایک مقدس عہد کی
ساری پاکیزگی کے ساتھ میں اپنا قول دیتا ہوں۔

ایا گو۔ ابھی مت اُٹھیے۔ (گھٹنے ٹیک دیتا ہے) گواہ رہنا، آسمان پر ہمیشہ
دکھنے والی روشنیوں اور تم لے عناصر جو ہیں ہر چار طرف سے گھیرے
ہوئے ہو، گواہ رہنا کہ اس وقت سے ایاگو اپنی فعل، اپنے دل اور
اپنے ہاتھوں کے احوال کو فریب خوردہ آتھیلو کی خدمت میں پیش
کرتا ہے۔ وہ جو بھی حکم ہے اُسے بجالانا میرا اولین فرض ہو گا،
چاہے وہ کتنا ہی خطرناک کام کیوں نہ ہو۔ (دونوں اُٹھتے ہیں)
آتھیلو۔ میں تمہاری محبت کی قد کر تا ہوں، محض زبان سے شکریہ ادا کر کے
نہیں بلکہ دنی مرحت کے ساتھ اسے قبول کرتا ہوں اور اسی وقت
تمہارے سپرد یہ کام کرتا ہوں کہ تین دن کے اندر میں تمہیں یہ کہتے
سنوں کہ کا سیو اب زندہ نہیں ہے۔

ایا گو۔ میرے دوست کو آپ مرا ہوا سمجھیں۔ آپ کی مرضی پوری ہو گی لیکن
ڈسٹینونائی جان سمجھیں دیجئے۔

آتھیلو۔ غارت ہو وہ بدظن پھنساں۔ اُف، غارت ہو، جاؤ اب حیر اس
سے چپے جاؤ اب میں جانتا ہوں تاکہ اس خوبصورت بلا کا جلد کام تمام

کرنے کے لئے خود کو تیار کروں۔ اب تم میرے لفٹنٹ ہو۔

رایاگو - میں ہمیشہ آپ کا تابعدار ہوں۔ (چلے جاتے ہیں)

چوتھا سین - قلعے کے سامنے

(ڈسٹیمونا، ایمیلیا اور مسخرہ داخل ہوتے ہیں)

ڈسٹیمونا - حضرت آپ کو معلوم ہے لفٹنٹ کا سیو کہاں قیام کرتے ہیں۔

مسخرہ - میری مجال نہیں کہ میں کہوں کہ وہ کہاں بھی قیام کرتے ہیں۔

ڈسٹیمونا - کیوں آخر؟

مسخرہ - وہ تو سپاہی ہیں اور کسی سپاہی کے لئے یہ کہنا کہ وہ قیام کرتا ہے اسے

خجر مار دینے کے برابر ہے۔

ڈسٹیمونا - اسے میرا مطلب ہے وہ کہاں رہتے ہیں؟

مسخرہ - اگر میں یہ بتاؤں کہ وہ کہاں رہتے ہیں، تو مجھے جھوٹ بولنا پڑے گا۔

ڈسٹیمونا - میری کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے تم کیا کہہ رہے ہو۔

مسخرہ - اُن کے رہنے کا کیا پتہ (دھر ہے یا دھر ہے، میں کیوں جھوٹ بولوں۔

ڈسٹیمونا - کیا تم کسی سے معلوم کر کے مجھے بتا نہیں سکتے۔

مسخرہ - تو میں سامنے زمین سے سوال کرتا ہوں اور ان کے جواب کو پڑا جواب

بتاؤں۔

ڈسٹیمونا - انہیں تلاش کرو اور ان سے کہو کہ یہاں آئیں۔ ان کے کہ دو کہ میں

نے اپنے آقا سے ان کی سفارش کر دی ہے اور مجھے امید ہے کہ

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

مسخرہ - یہ کام تو میری سمجھ سے باہر نہیں ہے اس لئے میں اسے کرنے کی کوشش

کمروں لگا۔ (باہر جاتا ہے)

ڈسٹریمونا۔ ایمیلیا، وہ نعل بچے سے کہاں کھو گیا؟

ایمیلیا۔ معلوم نہیں مادام۔

ڈسٹریمونا۔ یقین مانو، اگر میرے رُپیوں کی تحلی کھوجا تو اتنا بُرا نہ ہوتا۔

لیکن میرا شریف موٹر تو بڑی نیک طبیعت کا آدمی ہے، اگر اس میں

ذرا بھی بدظنی ہوتی، جیسی بعض رشک کہنے والے لوگوں میں ہوتی ہے

تو معلوم نہیں کیسے بُرے بُرے خیال اس کے دماغ میں آتے، اور

مصیبت ہو جاتی۔

ایمیلیا۔ کیا وہ رشک نہیں کرتا۔

ڈسٹریمونا۔ کون، وہ؟ میرا خیال ہے کہ جہاں وہ پیسا ہوا تھا، وہاں دھرب

اتنی تیز ہوتی ہے کہ اس کی اس طرح کی خصلتیں خشک ہو گئیں۔

ایمیلیا۔ وہ دیکھئے اُدھر سے آہے ہیں وہ۔

ڈسٹریمونا۔ اب میں ان کو اس وقت تک نہ چھوڑوں گی جب تک کہ وہ کاٹو

کو طلب نہ کر لیں۔

(آتھیلو داخل ہوتا ہے)

میرے آقا آپ کیسے ہیں؟

آتھیلو۔ اچھا ہوں، میری اچھی بیگم (غلط فہمی) ظاہر داری بھی کتنی مشکل ہوتی

ہے۔ کیسی ہو ڈسٹریمونا؟

ڈسٹریمونا۔ اچھی ہوں میرے سراج۔

آتھیلو۔ لاؤ اپنا ہاتھ دو۔ یہ ہاتھ تو تم ہے بیگم۔

ڈسٹریمونا۔ ابی ناس نے کچھ ایسی عمر کاٹی ہے اور نہ رخ و غم کو جاتا ہے۔

آتھیلو۔ یہ مٹیاہی اور دریا دلی کی غمازی کرتا ہے۔ گرم، گرم اور غم، غم۔
اس ہاتھ کو ضرورت ہے آزادی سے الگ ہو کر روزہ، عبادت،
سخت ریاضت اور زہد اور تقویٰ کی۔ یہ جوان سال بھلا، جسے پسینہ
آ رہا ہے، اکثر جھٹک جاتی ہے۔ بڑا اچھا ہاتھ ہے، صاف کچھ نہیں چھپاتا یہ۔
ڈسڈیمونا۔ آپ ٹھیک ہی کہتے ہیں۔ اسی ہاتھ سے تو میں نے اپنا دل دیا تھا۔
آتھیلو۔ دریا دلی سے بخشنے والا ہوتا۔ اچھے وقتوں کے دل ہاتھ دیا کرتے تھے۔
لیکن ہماری نئی تہذیب ہے دل نہیں صرف ہاتھ دینا۔
ڈسڈیمونا۔ میں یہ سب کیا جانوں، اچھا اب اپنا وعدہ تو پورا کیجئے۔
آتھیلو۔ کون سا وعدہ گڈو؟
ڈسڈیمونا۔ میں نے کامیو کو بولا ہے کہ آ کے آپ سے بات کرے۔
آتھیلو۔ مجھے نزلہ ہو رہا ہے اور آکھ سے بُری طرح پانی بہہ رہا ہے۔ ذرا
اپنا رُومال تو مجھے دینا۔
ڈسڈیمونا۔ یہ لیجئے، میرے آقا۔
آتھیلو۔ وہ رادو، جو میں نے تمہیں دیا تھا۔
ڈسڈیمونا۔ وہ تو میرے پاس نہیں ہے۔
آتھیلو۔ نہیں ہے؟
ڈسڈیمونا۔ سچ نہیں ہے میرے آقا۔
آتھیلو۔ یہ تو بُرا ہوا۔ وہ رُومال میری ماں کو ایک مصری عورت نے دیا تھا، جو
جادوگری تھی اور یوں سمجھو کہ لوگوں کے دلوں کا حال بتا دیا کرتی تھی۔
اس نے اللہ سے کہا کہ جب تک وہ یہ رُومال رکھیں گی یہ اُن کو محبوب
بنائے رکھے گا اور میرے باپ کو اُن کی محبت کا پابند رکھے گا لیکن

اگر انہوں نے اس کو کھو دیا یا کسی کو دے دیا تو میرے باپ کی آنکھیں
 اُن پر نغمہیں گی اور ان کا دل ریت نے 'شوق' کے لئے چھلکا مارتے
 وقت وہ رُومال میری مان نے بچے دیا اور کہا کہ جب شیر سے میں دُہن
 لاؤں تو یہ اُسے دے دوں۔ میں نے ایسا ہی کیا ! اور تم اس کی قدر
 کرو، آنکھ کی پتلی کی طرح اس کی حفاظت کرو۔ اسے کھو دینا یا کسی
 کو دے دینا ایسا غضب ہوگا کہ اس سے بدتر اور کچھ جوہی نہیں سکتا۔
 ڈسٹریمونا۔ اے ہے ؟

آتھیلو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اُس کے تلے ہلنے میں جا دو ہے۔ ایک پُچار نے
 جس نے دو سال تک سُوچ کو گردِ شمرتے دیکھا تھا، جنونِ عرفان
 کے لٹوں میں لُٹے بنا تھا، اور جن کیرٹوں نے اس کا ریشم بنایا تھا، وہ
 پاک کسے گئے تھے اور اسے اس سالے سے رنگا گیا تھا جو اب ہنسنے
 دو شیزاؤں کے دل سے حاصل کرتے ہیں۔

ڈسٹریمونا۔ واقعی کیا یہ سب سچ ہے ؟

آتھیلو۔ حرف بہ حرف سچ اس لئے اُس کی اچھی طرح حفاظت کرنا۔
 ڈسٹریمونا۔ کاش میں نے اُسے کبھی دیکھا ہی نہ ہوا۔

آتھیلو۔ ہا۔ مگر کیوں ؟

ڈسٹریمونا۔ آپ اتنا چونک کر اس قدر درشتی سے کیوں باتیں کر رہے ہیں !
 آتھیلو۔ تو کیا کھو گیا ؟ جاتا رہا، بناؤ کیا وہ نامُ ہو گیا ؟

ڈسٹریمونا۔ خدایا ہم پر رحم کر !

آتھیلو۔ کچھ بولو تو۔

ڈسٹریمونا۔ کھو یا تو نہیں، مگر کہیں کو دُنا تو ؟

آ تھیلو کیا مطلب؟

ڈسڈ میونا۔ میں کہہ رہی ہوں کہ کھویا نہیں ہے۔

آ تھیلو۔ تو جا کے لے آؤ۔ دیکھوں میں۔

ڈسڈ میونا۔ لانے کو تو میں ابھی لا سکتی ہوں، لیکن اس وقت میں نہیں جاؤں گی۔

میں سمجھتی ہوں میری بات ماننے کا بہانہ ہے۔ میں آپ کی منت کرتی

ہوں، کایو کو پھرت رکھ لیجئے۔

آ تھیلو۔ مجھے رومال لا کر دکھاؤ مجھے کچھ گڑ بڑ معلوم ہوتی ہے۔

ڈسڈ میونا۔ میری تو سنئے، آپ کو اتنا کام کا اکری پھر نہ ملے گا۔

آ تھیلو۔ وہ رومال!

ڈسڈ میونا۔ میں سماجت کرتی ہوں، کایو کی بات کیجئے۔

آ تھیلو۔ رومال!

ڈسڈ میونا۔ ایسا آدمی جس نے ساری زندگی، آپ ہی کی غایتوں کے طفیل اچھے

دن دیکھے ہیں، آڑھے وقتوں میں آپ کا شریک نہ ہے۔

آ تھیلو۔ مال!

ڈسڈ میونا۔ میں تو کہوں گی، آپ کی زیادتی ہے۔

آ تھیلو۔ حد ہو گئی! (چلا جاتا ہے)

ایمیلیا۔ یہ جلن نہیں تو پھر کیا ہے؟

ڈسڈ میونا۔ میں نے تو ایسا پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ یقیناً اس رومال میں کوئی نہ کوئی

جادو ہے مجھے اس کے کھوجانے کا بڑا رنج ہے۔

ایمیلیا۔ سال دو سال بھی نہیں ہونے پاتا کہ مرد کا اصل روپ سامنے آجاتا

ہے۔ یہ تو ذلت کی ذات پیٹ کے سوا کچھ نہیں اور ہم سب اس کے لئے

کھانے کی طرح ہیں۔ یہ بھی مرغیوں کی طرح کھاتے ہیں اور صبح ہی
 بھر جاتا ہے تو ہیں اگلے صبحے ہیں۔ دیکھیے تو کاسیو اور میرا شوہرا
 (کاسیو اور ایسا گوتے ہیں)

ایا گو۔ اور کوئی راستہ ہے ہی نہیں، بس وہی اس کام کو کر سکتی ہیں اور
 یہ دیکھو، وہ ری قسمت۔ جاؤ اور ان کی منت سماجت کرو۔

ڈسٹیمونا۔ کیا بات ہے اچھے کاسیو، کیا خبر لائے؟

کاسیو۔ محترم خاتون، وہی پہلے والا معاملہ، میں آپ سے التجا کرتا ہوں،
 کہ آپ کے رحم و کرم سے میں پھر بحال کر دیا جاؤں اور اس کی شفقت
 و عنایت کا مستحق قرار پاؤں جس کی عزت میں اپنے دل کی ایک
 حرکت سے کرتا ہوں۔ مجھے اب نہ موقوف رکھا جائے۔ اگر میری خطا
 اتنی شدید قسم کی ہے کہ نہ میری دیرینہ خدمت گزاری مجھے دوبارہ اس
 کے لطف و کرم کا اہل بنا سکتی ہے نہ موجودہ ندامت نہ شرمساری
 اور ندامت نہ طور طریق ٹھیک رکھنے کی قسم، تو قطعی طور پر یہ جان
 جاتا ہوں میرے لئے بہتر ہوگا، تاکہ میں مجبوراً صبر کا لبادہ پہن لوں،
 اور نگاہ بہ تقدیر، راضی بہ رضا ہو کر بیٹھ رہوں۔

ڈسٹیمونا۔ اخوس بے حد شریف کاسیو، معلوم ہوتا ہے میری سفارش کا یہ
 مناسب موقع نہیں۔ میرا آقا اب میرا آقا نہیں رہا، اور اگر ان کی
 طبیعت بھی اتنی ہی پھر گئی ہے جتنے وہ دل برداشتہ نظر آ رہے تھے۔
 تو میں تمہیں پہچان بھی نہ پاؤں گی ہر مقدس رُوح میری مدد کیسے۔
 میں نے اسکان بھر تمہاری طرفداری کی اور اپنی ممانعت گوئی کی
 وجہ سے ان کی طرف سے کافرانہ خیالی اب تم کچھ دیر صبر کرنا مجھ سے

جو ہو سکے گا کروں گی، تم خاطر جمع رکھو۔

ایا گو۔ کیا میرے آسمان ناراض ہیں؟

ایمیلیا۔ وہ ابھی ابھی یہاں سے گئے ہیں اور یقیناً بڑی عجیب تلا ہٹ کے عالم تھا۔

ایا گو۔ کیا وہ ناراض ہو سکتے ہیں؟ میں نہ دیکھ رہی ہوں کہ تو پول نے ان کی

صفوں کے پرچھے اڑا دیئے اور شیطان کی طرح خود ان کے پہلو

سے اُن کے بانی کو اڑا دیا، تب بھی اُن کے ابرو پر شکن نہ آئی، کیا

اس وقت وہ ناراض ہو سکتے ہیں؟ ضرور کوئی اہم بات ہے میں اُن

کے پاس جاسا ہوں۔ اگر وہ ناراض ہیں تو ضرور کوئی اہم بات ہوگی۔

ڈسڈیمونا۔ میں بھی تم سے یہی درخواست کروں گی۔ ضرور جاؤ (ایا گو چلا جاتا ہے)

ضرور کوئی ریاستی معاملہ ہے یا تو وٹمنس سے کچھ اطلاع ملی ہے۔

یا یہاں قبرص میں، ان کو معلوم ہوا ہے کہ کچھ کچھڑی پک رہی ہے۔

اور اسی نے ان کے پاک صاف مزاج کو منفعض کر دیا ہے۔ اسی

صورت میں آدمیوں کی طبیعت چھوٹی چھوٹی باتوں پر الجھتی ہے۔

حالانکہ اہل الجھن بڑی باتوں کی ہوتی ہے، اور ہوتا بھی یوں ہے

ہے کہ انگلی میں ذرا سادہ ہو تو ہلکے دوسرے صحت مند اعضاء

کو بھی درد کا احساس ہونے لگتا ہے، نہیں ہیں سمجھنا چاہیے کہ

مرد خدا نہیں ہوتے اور نہ اللہ سے ایسے برتاؤ کی توقع کرنا چاہیے

جیسا کہ کسی دولہا کو زیب دیتا ہے۔ خدا کی بار جو مجھ پر ایمیلیا

میں تو ہوں ہی اماڑی جو دل و جان سے اُن کی ترش رشتی پر رنج

ظامت کر رہی تھی لیکن اب میں دیکھتی ہوں کہ میں نے حالات کی

شہادت کی پرواہ نہیں کی اور خواہ مخواہ ان پر الزام دھرا۔

ایمیلیا - خدا کیسے امور سلطنت ہی ہوں، جیسا آپ کا خیال ہے اور کوئی
 بھنی یا آپ کی طرف سے رشک کا یہ کرشمہ نہ ہو۔

ڈسڈیمونا - خدا وہ دن نہ لائے میں نے کبھی ایسا کچھ کیا ہی نہیں جو وہ چاہیں۔

ایمیلیا - لیکن جل کٹر طبیعتوں کے لئے یہ جواب کافی نہیں۔ وہ تبھی خنوڑا ہی

چلتے ہیں جب کوئی وجہ ہو کہ وہ تو جلتے ہیں اس لئے کہ جل ککڑ ہیں۔

جلن تو ایک بھوت ہے جو اپنے آپ کو جہنم دیتا ہے جو خود ہی پیدا ہوتا ہے۔

ڈسڈیمونا - خدا اس بھوت کو آتھیلو کے دماغ سے دور رکھے !

ایمیلیا - آمین، بیگم، آمین۔

ڈسڈیمونا - میں جل کے انہیں ڈھونڈتی ہوں۔ کاسیو تم یہیں رہنا۔ اگر میں نے دیکھا

کہ ان کی طبیعت عامر ہے تو میں تمہاری بات چھیڑوں گی اور کام

نکالنے کی اپنی سی پوری کوشش کروں گی۔

کاسیو - بیگم صاحبہ میں بعد ادب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(ڈسڈیمونا اور ایمیلیا جلی جاتی ہیں)

(بیانکا داخل ہوتی ہے)

بیانکا - جیو، میرے دوست کاسیو !

کاسیو - تم کیسے گھر سے نکل پڑیں ؟ اور تم ہو کیسی، میری اچھی پیاری بیانکا۔

جان میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمہارے گھرنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا۔

بیانکا - اور میں تمہارے گھر جا رہی تھی۔ حد ہے، ہفتے بھر سے صبرت کو ترس

گئی۔ سات دن، سات راتیں ؟ آٹھ اوپر آٹھ بیس گھنٹے اور چاہئے

والوں کی ذات کی گھڑیاں، جو گھڑیاں کے گھنٹوں سے بھی آٹھ ہیں

تیارہ لمبی، رکھٹھ ہوتی ہیں، کس مشکل سے کٹتی ہیں !

کاسیو۔ بیانکا، مجھے صاف کر دو۔ اب تک میں سخت پریشانیوں میں مبتلا رہا ہوں، لیکن ذرا جھلتے تو میں اس غیر حاضری کی تلافی کر دوں گا۔ پیاری بیانکا! (اسے ڈسٹیمونا کا رومال دیتے ہیں) میرے لئے اس کا کشیدہ اُتار دو۔

بیانکا۔ اے کاسیو، یہ کہاں سے آیا، کیا یہ کسی نئی ٹوپی دوست کی نشانی ہے، مجھے تمہاری غیر حاضری کا ہی رونما تھا، اب اس کا راز کھلا، تو توبت یہاں تک پہنچ گئی؟ اچھا، خیر۔

کاسیو۔ چل ہٹ، عورت! اپنے ان ذلیل شہوں کو شیطان کے منہ پر مار جہاں سے تجھے یہ ملے ہیں، تو جلتی ہے اس بات پر کہ گیسو خجور کی دکان ہونی انصافی ہوگی۔ نہیں بیانکا حلفیہ کہتا ہوں ایسا نہیں ہے۔ بیانکا۔ تو پھر آخر کس کا ہے؟

کاسیو۔ جان! مجھے بالکل پتہ نہیں۔ مجھے اپنے کمرے میں ملا مجھے اس کا نمونہ بہت پسند ہے، ہو سکتا ہے کوئی اسے ڈھونڈنا آجائے، جیسا کہ بالکل ممکن ہے، اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ نقل کروالوں۔ اسے لے لو اور ایسا ہی بنا دو، اور اس وقت میرے پاس سے چلی جاؤ۔ بیانکا۔ چلی جاؤں؟ کیوں؟

کاسیو۔ میں اس وقت یہاں جزل کی پوشی میں ہوں اور اسے مناسب نہیں سمجھتا، نہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کسی عورت کے ساتھ دیکھیں۔

بیانکا۔ کیوں، کچھ بتاؤ تو سہی؟

کاسیو۔ اس لئے نہیں کہ میں تمہیں چاہتا نہیں ہوں۔

بیانکا۔ اسی لئے کہ تم مجھے نہیں چاہتے ہو۔ اچھا اتنی بات تو مان لو کہ مجھے

کچھ دُور تک پہنچاؤ، اور اتنا بتا دو کہ کسی دن جلد ہی رات
کو آؤ گے نا۔

کاسیو۔ تمہیں پہنچانے میں تھوڑی ہی دُور جاسکتا ہوں۔ اس لئے کہ میں
یہاں پیشی میں ہوں۔ لیکن میں جلد ہی تھکے پاس آؤں گا۔
بیانکا۔ آنا ضرور۔ خیر، اس وقت مجھوری کے نام صبر کئے لیتی ہوں۔
(دونوں چلے جاتے ہیں)

چوتھا ایکٹ

پہلا سین - قبر میں تلے کے سامنے
(آتھیلو اور ایآگو داخل ہوتے ہیں)

ایآگو - کیا آپ ایسا سمجھتے ہیں؟
آتھیلو - ہاں، ایآگو۔

ایآگو - کیا اکیلے میں ہوسہ لینا؟
آتھیلو - ایسا ہوسہ جونا جائز ہو۔

ایآگو - یا ایک آدھ گھنٹے اپنے عاشق کے بستر میں ننگے لیٹنا بغیر کسی بُری نیت کے؟
آتھیلو - بستر میں ننگے لیٹنا بغیر کسی بُری نیت کے؟ یہ تو شیطان کو بھی

چکمہ دیتا ہوا۔ جو لوگ اپنی نیت صاف رکھتے ہیں اور پھر بھی
ایسا کہتے ہیں تو شیطان ان کی حققت کو گناہ کی طرف مائل
کر دیتا ہے اور آسمان بھی انھیں خطرے میں ڈالتا ہے۔

ایآگو - تو اگر وہ کچھ نہ کریں تو ان کا یہ فعل بس ایک معمولی سی چوک ہوگی
لیکن اگر میں اپنی بیوی کو ایک رُومال دوں ...

آتھیلو - تو پھر؟

ایآگو - تو پھر حضور وہ اس کا ہو گیا، اور جب وہ اس کا ہے تو میرے
خیال میں وہ اُسے کسی کو بھی لے سکتی ہے۔

آتھیلو - مختار تو وہ اپنی عنیت کی بھی ہے، کیا اُسے بھی لے سکتی ہے؟
ایآگو - عنیت تو ایسا جو ہر ہے جو دکھائی نہیں دیتا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے

کہ جن کے پاس یہ جوہر نہیں ہوتا ان کے پاس بھی ظاہر ہی ہوتا ہے کہ موجود ہے لیکن جہاں تک رومال کا معاملہ ہے ...

آہ تھیلو ختم خدا کی، اگر میں اس معاملہ کو بھول سکتا تو مجھے بڑی خوشی ہوتی، آف میرے ذہن پر یہ بات اس طرح منڈلا رہی ہے جیسے کالے کتے طاغون زدہ گھر کے اوپر منڈلاتے ہیں اور سب کو وحشت میں مبتلا کر دیتے ہیں، تم کہتے ہو کہ میرا رمال کا سیو کے پاس، تباہ؟

ایا گو - جی ہاں، مگر اس سے کیا ہوتا ہے؟

آہ تھیلو - نہیں، مگر یہ تو کوئی اچھی بات نہیں۔

ایا گو - اور اگر میں کہہ دیتا کہ میرے اچھی آنکھ سے دیکھا ہے کہ وہ آپ کی عزت کو بڑے لگاؤ ہے تو؟ یا یہ کہ میں نے اسے کہتے سنا ہے اس لئے کہ ایسے بے وقوف پروں آکر منت - حاجت کر کے اگر کسی کو بچ جائیں یا کسی ریکس پر جان چھڑکنے لگیں تو پھر اس راز کو پیٹ میں رکھنا ان کے بس کا رنگ نہیں، وہ ضرور بکواس کریں گے ...

آ تھیلو - کیا اس نے کچھ کہا تھا؟

ایا گو - کہ اب میرے سرکار، لیکن یقین مانئے اگر پوچھا تو انکار میں ملنے آئے گا۔

آ تھیلو - کیا کہنے اس نے؟

ایا گو - یہی کہ اس نے وہ کام کر لیا، لیکن مجھے معلوم نہیں، کونسا کام۔

آ تھیلو - لیکن آخر کیا؟

ایا گو - گنگ گیا

آ تھیلو - اس کے ساتھ؟

ایا گو - اُس کے ساتھ اس پر جو بھی سمجھئے۔

آتھیلو - اس کے ساتھ لگ گیا، اس پر لگ گیا۔ ہم کہتے ہیں اس پر لگا یعنی جب اس پر کوئی بہتان لگا، (اس کے ساتھ لگا، لعنت ہے۔ یہی جھٹل آتی ہے اس بات سے۔ رُمال - اقبال جرم۔ رُمال ! اقبال جرم اور پھانسی لگنا، پہلے پھانسی پھر اقبال۔ میرا تو خون تھا، رہا ہے میرے نق بدن میں یوں آگ نہ لگتی اگر میرا دل یہ نہ جانتا کہ اس بات میں کچھ اصلیت ضرور ہے۔ سنی سنائی بات سے مجھ پر یوں نرزدہ نہ طاری ہوتا۔ مہشت - ناک، کان اور ہونٹ۔ کیا ایسا ممکن ہے؟ اقبال جرم کر لینا؟ رُمال؟ شیطاں ! (اُسی پر غشی کا دورہ پڑتا ہے)

ایا گو - کام کر میرے نسخے اپنا کام کر۔ دوسروں کی باتوں پر کان نہ دھریا۔ جو قوفیوں پھنستے ہیں اور یوں بہت ہی باعصمت اور قابلِ عزت حسینائیں، یوں بے جرم و خطا تیر طرامت کا نشاء ممتی ہیں۔ (کاسیو کو آتے ہوئے دیکھتا ہے)

ارے یہ کیا ہوا، حضور والا سنبھالئے اپنے آپ کو۔ سرکار سنئے تو، آتھیلو ! (کاسیو پہنچ جاتا ہے) کہو کاسیو !

کاسیو - یہ کیا ہوا؟

ایا گو - سرکار پر مہرگی کا دورہ پڑ گیا ہے، یہ دوسرا دورہ ہے۔ ایک کل پڑ چکا ہے۔ کاسیو - ان کی کن بیٹیاں سہلاؤ۔

ایا گو - نہیں رجنے دو، مہرگی میں تو انہیں سکون ملنا چاہیے، ورنہ تو منہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ دھشیا نہ پاگل پن کی

حالت ہو جاتی ہے۔ دیکھو، انہیں شاید ہوش آرہا ہے، تم ذرا دیر کو یہاں سے چلے جاؤ یہ ابھی ٹھیک ہو جائیں گے اور ان کے جلنے کے بعد میں تم سے اس اہم واقعے کے بارے میں بات کروں گا۔ (کاسیو چلا جاتا ہے) اب کیسی طبیعت ہے؟ آپ کے سر میں چوٹ تو نہیں آئی؟

آ تھیلو۔ تم میرا مذاق اڑا رہے ہو؟

ایاگو۔ میں اور آپ کا مذاق اڑاؤں؟ خدا نہ کہے میری دعا ہے کہ آپ اپنی بدنقصی کو اب مرد کی طرح برداشت کریں۔

آ تھیلو۔ جس مرد کو اس کی بیوی نے دغا دی ہو وہ ایک بھیا تک مخلوق، ایک دندہ بن جاتا ہے۔

ایاگو۔ پھر تو ہر بڑے شہر میں بہت سے دندے اور بے شمار بھیا تک مخلوق ہونگی۔

آ تھیلو۔ کیا اس نے قبول لیا تھا؟

ایاگو۔ حضور والا، مرد غیبتیں سوچتے ہیں کہ ہر داڑھی مونچھ والا شخص

جس کی گردن پر شادی کا جوار کھایا ہے انہیں حالات میں مبتلا ہے جن میں آپ ہیں۔ لاکھوں ہی تو ایسے لوگ ہوں گے جو ہر رات ایسے بستروں پر لیٹتے ہیں، جو گڑا بڑ ہوتے ہیں لیکن جن کے متعلق وہ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ صرف ان کے لئے مخصوص ہیں۔ آپ کا معاملہ تو بہتر ہے۔ اُن جہنم کی مار ہے یہ، شیطان کا سب سے بڑا مذاق کہ آدمی یہ سمجھے کہ وہ شادی کے محفوظ بستر پر ہے اور اُس پر اسے ایک حرافہ کے بوسے لینے پڑیں اور وہ اسے باعصمت سمجھتا ہے! نہیں، مجھے تو اگر معلوم ہو جائے اور جانتے ہوئے کہ

میں کس قسم کا آدمی ہوں، مجھے پتہ ہے کہ ایسی عورت کا کیا حشر ہو گا۔
 آتھیلو۔ ہاں، تم مجھ دار ہو، اس میں کیا شک ہے۔

ایا گو۔ اب کچھ عرصے تک خاموشی سے دیکھتے رہیے، ممبر سے کام لیجئے مگر
 بس ایک حد تک۔ ابھی جب آپ یہاں اپنے رنج و غم میں دغے
 پڑے تھے۔ ایسا رنج جو آپ جیسے انسان کو زب نہیں دیتا۔ تو
 کاسیو ادھر آیا۔ میں نے اسے یہاں سے ہٹا دیا اور آپ کی غشی کے
 بالے میں بات بنادی اور اس سے کہا کہ کچھ دیر میں واپس آئے اور
 مجھ سے بات کرے اہا اس نے آنے کا وعدہ کیا ہے۔ آپ ذرا آرٹ
 میں ہو جائیے، اور تمسخر، طنز اور صبر۔ سخی حقارت کے ان نقوش
 کو دیکھیے جو اس کے چہرے کے ہر حصے پر چھلکے رہتے ہیں میں اس
 سے ساری بات پھر سے کہلواتا ہوں کہ کب، کہاں، کتنی بار کتنے
 عرصے پہلے وہ آپ کی بیوی سے ملا تھا اور اب پھر کب ملنے والا
 ہے، یہ یاد رکھئے کہ دیکھنے کی چیز اُس کے حرکات و سکنات ہیں۔
 خدا کے واسطے ضبط سے کام لیجئے، یا میں یہ سمجھ لوں کہ غصے نے آپ کو
 بالکل ناکارہ بنا دیا ہے۔

آتھیلو۔ ایا گو، کل کھول کر سن لو کہ ضبط دکھانے میں مجھ سے زیادہ ہوشیاری
 کوئی نہیں برت سکتا، لیکن یہ بھی سن رکھو کہ مجھ سے زیادہ خوشخوار
 بھی کوئی نہ ہو گا۔

ایا گو۔ بالکل درست، لیکن ہر چیز موقع موقع سے آپ ذرا ہٹ جائیے گا۔
 (آتھیلو ایک طرف کو ہو جاتا ہے)

اب میں کاسیو سے بیان کا کے بالے میں پوچھوں گا۔ ایک عورت جو

اپنی نفسانی خواہشات کو بیچ کر مدنی کپڑا خریدتی ہے وہ تو
 کاسیو پر جان دیتی ہے، ہر دہ چلن عورت کا یہی انجام ہوتا ہے۔
 بہتوں کو پافستا اور پھر کسی ایک کے دام میں خود پھنس جانا، اور
 کاسیو جب اس کا ذکر سنے گا، تو اس کے لئے قہقہہ روکنا مشکل
 ہو جائے گا۔ لو وہ آگیا۔ (کاسیو داپس آتا ہے) وہ ہنسے گا اور
 آتھیلو پاگل ہو جائے گا اور اس کی حسد کی آگ بے جا بجے گا
 کی مکرانہٹوں، اس کے انشادوں اور حقائق آمیز روایت کا کچھ
 اور ہی مطلب نکالے گی۔

کہو نفٹٹ اب کیسے حال چال ہیں؟

کاسیو۔ بہت بُرا ہے کہ جو خطاب تم میرے نام کے ساتھ جوڑ رہے ہو اس
 کے نہ ہونے کا غم مجھے کھلے ہار ہے۔

ایا گو۔ ڈسڈیونا کی خوشامد کرو اور وہ تو تمہیں مل ہی جائے گا (دھیمے
 لہجے میں بولتے ہوئے) اب اگر یہ معاملہ بیان نکال کے ہاتھ میں ہوتا
 تو کتنی جلدی تمہارا کام بن جاتا!

کاسیو۔ افسوس ہے چاری لونڈیا!

آتھیلو۔ دیکھو ابھی سے کیسا مذاق اڑا رہا ہے۔

ایا گو۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا عورت بھی مرد پر یوں فریفتہ ہو سکتی ہے۔
 کاسیو۔ افسوس ہے چاری بدعاش! لیکن میں سچ سچ یہ سمجھتا ہوں کہ وہ
 مجھے چاہتی ہے۔

آتھیلو۔ ویسے تو زبانی انکار کر رہا ہے اور مذاق اڑا رہا ہے۔

ایا گو۔ کاسیو، سنا تمہنے کچھ؟

آتھیلو۔ اب ایسا گواس کو درغلز رہے کہ سارا ماجرا پھر سے بیان کرے :
 شروع کرو، بہت خوب، بہت خوب۔

ایاگو۔ اُس نے یہ اٹار رکھی ہے کہ تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو کیا تمھارا
 ایسا امادہ ہے؟

کاسیو۔ ہا، ہا، ہا !

آتھیلو۔ رومی کیا تجھے فتح ہو چکی؟ ہو چکی فتح تجھے؟

کاسیو۔ میں اور اس سے شادی، کیا؟ ایک گاہک ابھائی میرے کچھ تو
 میری سمجھ پر بھروسہ کرو، اب ایسا گاؤ دی تو نہ سمجھو۔ ہا، ہا !

آتھیلو۔ اچھا اچھا اچھا۔ ہنستے تو دی ہیں جنہیں فتح ہو چکی ہوتی ہے۔

ایاگو۔ سچ، چاروں طرف انواہ پھیلی ہے کہ تم اس سے شادی کر نیو لے ہو۔
 کاسیو۔ جی سچ بتاؤ۔

ایاگو۔ جھوٹ کہوں تو جو کلمے چور کی سزا دے میری۔

آتھیلو۔ کیا تو نے میرے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکہ لگادیا؟ اچھا۔

کاسیو۔ یہ تو دہی ہوا کہ ہڈی کی گرہ لے کر بندر پنساری ہے، اس نے میرے
 دھڑے کی بنا پر نہیں بلکہ اپنی محبت، اور چاچا پوسی کے زعم میں اپنے
 آپ کو یقین دلایا ہے کہ میں اس سے شادی کروں گا۔

آتھیلو۔ ایاگو مجھے اشارہ کر رہا ہے، اب وہ پوری داستان شروع کر رہا ہے۔

کاسیو۔ ابھی ابھی وہ یہیں تھی سلعے کی طرح میرے پیچھے لگی رہتی ہے۔ ابھی
 اُس دن میں ساحل پر دینس کے کچھ لوگوں سے باتیں کر رہا تھا کہ دیکھو
 تو چھٹی جان چلی آرہی ہیں اور آتے ہی یوں گھنے میں باہیں ڈال دیں۔

آتھیلو۔ جیسے زبان سے کہا ہو، کاسیو میرے پیارے اس کے اشاروں سے تو

یہی معلوم ہوتا ہے۔

کاسیو۔ یوں آنکھ میں جھول گئی، اندکی شوہ پہلنے، یوں مجھے پکڑ کر مجھ سے چمٹ گئی، انا انا!

آکھیلو۔ اب یہ بتا رہا ہے کہ کیسے وہ اُسے میرے کمرے کے اندر لے گئی۔ اُٹ! تیری ناک تو میں دیکھ رہا ہوں لیکن وہ کتّا نہیں دکھائی دے رہا ہے جس کے آنکھ میں اُسے ڈال دوں۔

کاسیو۔ بھئی، مجھے چاہیے کہ اس سے ملنا جلتا پھر دوں۔

ایا گو۔ مجھ سے ایسی باتیں! وہ دیکھو، آرہی ہے۔

کاسیو۔ جی تو پھرتی ہے، لیکن بدبو دار نہیں، معطر!

(بیانکا داخل ہوتی ہے)

آخر تمہارا مطلب کیا ہے، کیوں اس طرح میرے پیچھے لگی رہتی ہو؟

بیانکا۔ شیطان اور اس کی نصرت لگے تمہارے پیچھے! آخر اس رُومال سے

تمہارا مطلب کیا تھا جو تم نے ابھی ابھی مجھے دیا ہے اور میں ایسی بدبو

کہ میں نے لے بھی لیا۔ میں اس کا کشیدہ اُتاروں؟ کیا بات بناتی ہے

کہ آپ کو ملا آپ کے کمرے میں اور میرے بھولے کو یہ بھی نہیں معلوم کہ

کون چور کیا دہان! نشانی ہوگی کسی کتیا کی، اور میں اس کا کشیدہ

اُتاروں؟ لو سنجا لو اسے۔ مجھے دو اپنی رکیل کو جہاں سے بھی تمہیں

ملا ہو، میں کوئی کشیدہ و کشیدہ نہیں اُتارنے کی۔

کاسیو۔ ہائیں ہائیں میری پیاری بیانکا! آخر بات کیا ہے، کچھ کہو تو۔

آکھیلو۔ قسم خدا کی، یہ تو میرا ہی رُومال معلوم ہوتا ہے۔

بیانکا۔ جی چلے تو آج رات کھانا میرے ہی ساتھ کھانا نہ آسکو تو پھر دیکھیں

کب بگلاتے ہیں تمہیں! (جاتی ہے)

ایا گو۔ جاؤ، اس کے پیچھے جاؤ۔

کاسیو۔ سچ، جانا ہی پڑے گا، نہیں تو سڑک پر منہ کا مہکڑا کرے گی۔

ایا گو۔ کیارات کا کھانا وہیں کھاؤ گے؟

کاسیو۔ ہاں، ارادہ تو یہی ہے۔

ایا گو۔ اچھا ہو سکتا ہے کہ میں بھی آ جاؤں، اس لئے کہ مجھے تم سے ضروری

باتیں کرنی ہیں۔

کاسیو۔ ضرور آنا، اچھا؟

ایا گو۔ اچھا، اب جاؤ۔ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ (کاسیو جاتا ہے)

آتھیلو۔ (نکل کر سامنے آتے ہوئے) ایاگو، میں (سے کس طرح قتل کروں؟

ایا گو۔ دیکھا آپ نے، اپنی بدی پر کس طرح سے ہنستا تھا؟

آتھیلو۔ آٹ۔ ایاگو!

ایا گو۔ اور آپ نے معاملہ دیکھا؟

آتھیلو۔ کیا میرا ہی تھا؟

ایا گو۔ حلفیہ کہتا ہوں کہ آپ ہی کا تھا، اور یہ دیکھیے کہ اس بیوقوف عورت

آپ کی بیوی کی کیا قدر ہے اُس کی نظروں میں، اُس نے اسے دیا اور

اس نے لے کر اُسے اپنی رنڈی کو تھا دیا۔

آتھیلو۔ میرا ہی چاہتا ہے کہ میں اسے تڑپا توں کر دوں سال تک، ماروں، کتنی

اچھی عورت ہے، کتنی حسین عورت، کتنی پیاری عورت!

ایا گو۔ خیر، اسے تو آپ بھول جائے۔

آتھیلو۔ ہاں، آج کی رات وہ مٹ جائے نیست و نابود ہو جائے، جہنم دہل ہو۔

اب وہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ نہیں، میرا دل پتھر ہو گیا۔ میں دل پرانے
 مارتا ہوں تو تجھی کو چوٹ لگتی ہے۔ آہ، دنیا بھر میں اس سے
 زیادہ پیاری مخلوق نہیں ہے۔ وہ ایک شہنشاہ کے پہلو میں لیٹ
 کر اس پر حکمرانی کر سکتی ہے۔

ایا گو۔ نہیں، آپ کو اب یہ باتیں نہ سوچنا چاہئیں۔

آٹھیلو۔ غارت ہو وہ، لیکن میں تو بتا رہا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے۔ اس
 کی کشیدہ کاری میں کتنی نزاکت ہے، اور کمال کی سطح پر ہے،
 وہ کھانا چھیرے تو وحشی بھالو بھی رام ہو جائے، اتنی بلند
 صاحبِ دماغ، سوچ بوجھ والی !

ایا گو۔ یہ سب ہوتے ہوئے اسی ہے تو اور بھی زیادہ قابلِ ملامت ہے۔

آٹھیلو۔ کہیں زیادہ، کہیں زیادہ، اور پھر اتنی نرم دل۔

ایا گو۔ ہاں۔ ضرورت سے زیادہ نرم دل۔

آٹھیلو۔ نہیں، یہ تو طے ہے۔ پھر بھی ایاگو کہتے افسوس کی بات ہے اُف

ایاگو کیا ستم ہے ایاگو !

ایا گو۔ اگر آپ اس کی بے راہ روی پر ایسے ہی فدا ہیں تو پھر اسے جی بھر کے

بے وفائی کرنے کی اجازت دے دیجئے، اس لئے کہ اگر آپ پر

اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا تو اور کسی کو کیا لینا دینا۔

آٹھیلو۔ میں اس کی بوٹیاں بوٹیاں کر ڈالوں گا۔ مجھے بھڑواہنا نا !

ایا گو۔ حد ہے رذالت کی اس کے۔

آٹھیلو۔ اور میرے ہی ماتحت افسر کے ساتھ !

ایا گو۔ یہ اور بھی گندی حرکت ہے۔

آتھیلو۔ ایاگو، تجھے تھوڑا سا زہر ہے دو۔ آج ہی رات میں اس سے کچھ
کہوں سنوں گا نہیں، اس لئے کہ کہیں اس کا جسم اور اس کا حسن
میرے اراچے کو کمزور نہ کرھے۔ آج ہی رات، ایاگو۔

ایاگو۔ زہر ہے کریہ کام مت کیجئے۔ اس کے بستر پر ہی اس کا کلا گھونٹ
دیجئے۔ وہی بستر جسے اس نے ناپاک کیا ہے۔

آتھیلو۔ ٹھیک، ٹھیک، الضاف کا بھی یہی تعاضل ہے۔ بہت ٹھیک۔

ایاگو۔ اور رہا کا بیو، اس کو ٹھکانے ٹھکانے کا کام مجھ پر چھوڑ دیجئے۔ آدھی
رات تک آپ کو اس کے انجم کی خبر مل جائے گی۔

آتھیلو۔ بہت اچھا، ٹھیک ہے (گل کی آواز آتی ہے) یہ گل کیسا بچ رہا ہے؟
ایاگو۔ ضرور ونیس سے کوئی خیر آئی ہوگی۔ یہ تو لوڈو ویکو ہیں، ڈیوک کے
پاس سے آئے ہیں اور دیکھیے آپ کی بیوی بھی ان کے ساتھ ہیں۔

(لوڈو ویکو، ڈسٹیمونا اور خدمت گار داخل ہوتے ہیں)

لوڈو ویکو۔ سلامت رہیے لائٹ جزل صاحب۔

آتھیلو خوش آمدید جناب عالی۔

لوڈو ویکو۔ ونیس کے ڈیوک اور ممبران سینٹ آپ کو سلام بھیجتے ہیں۔ (ایک
خط آتھیلو کو دیتا ہے)

آتھیلو۔ میں ان کی خوشنودی کی نشانی کو بوسہ دیتا ہوں (خط کو کھڑکتا ہے)
ڈسٹیمونا۔ اچھے بھائی لوڈو ویکو اور تباہ کیا خبر ہے؟

ایاگو۔ سینور! آپ سے نیاز حاصل کر کے بڑی خوشی ہوئی قبرص آنا مبارک ہو۔
لوڈو ویکو۔ شکریہ! لفٹنٹ کا بیو کیسے ہیں؟

ایاگو۔ جناب عالی، زندہ ہیں۔

ڈسٹ میونا۔ بھائی اسی میں اور میرے شوہر میں ناراضگی ہو گئی ہے لیکن آپ اس دوری کو ختم کروادیں گے۔

آتھیلو۔ کیا تمہیں اس کا یقین ہے؟

ڈسٹ میونا۔ میرے آقا!

آتھیلو۔ (پڑھتا ہے) "ایسا کرنے میں کوئی تاہی نہ کرنا، ورنہ..."

لوڈو ویکو۔ انہوں نے کچھ نہیں کہا وہ تو پڑھنے میں لگے تھے، کیا ہمارے سرکار

اور کا سیو میں بھوٹ چڑھی ہے؟

ڈسٹ میونا۔ بہت ہی ناخوشگوار قسم کی۔ میں ان کے بیچ صفائی کی ہر ممکن کوشش

کروں گی، اس لئے کہ کا سیو مجھے بہت عزیز ہے۔

آتھیلو۔ آگ، پتھر!

ڈسٹ میونا۔ کیا میرے آقا؟

آتھیلو۔ کیا تم مسجداری سے کام لے رہی ہو؟

ڈسٹ میونا۔ کیا وہ کچھ غصے میں ہیں؟

لوڈو ویکو۔ ہو سکتا ہے کہ خطے متاثر ہوئے ہوں، اسلئے کہ میرے خیال میں

انہیں حکم ملے کہ واپس آجائیں اور کا سیو کو اپنا قائم مقام حاکم بنایا۔

ڈسٹ میونا۔ سچ کہتی ہوں، مجھے اس بات کی خوشی ہے۔

آتھیلو۔ واقعی!

ڈسٹ میونا۔ کیا میرے آقا؟

آتھیلو۔ تمہارا پائل پن دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی ہے۔

ڈسٹ میونا۔ کیوں پلیز آتھیلو۔

آتھیلو۔ (اسے ملتے ہوئے) شیطان!

ڈسٹریمونا۔ میں نے تو ایسی کوئی خطا نہیں کی۔

لوڈو ویکو۔ جناب والا، وٹس میں لوگ اس کا یقین نہ کریں گے چاہے میں قسم کھا کر کہوں کہ میں نے اسے اپنی ہی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ یہ تو بڑی زیادتی ہے۔ اس کی تلافی کیجئے۔ وہ دور ہی ہیں۔

آتھیلو۔ اُف، لعنت ہے لعنت! اگر زمین میں عورت کے آنسوؤں کو بڑیا جائے تو اس کی آنکھ کے ٹپکے ہوئے ہر قطرے سے گرچہ پیدا ہونگے۔
دور ہو جاؤ میری نظروں سے!

ڈسٹریمونا۔ میں اپنی موجودگی کو آپ پر بار نہ بیٹے دوں گی۔ (جائے لگتی ہے)
لوڈو ویکو۔ صبح معذوں میں ایک فرماں بردار خاتون: حضور والا سے میری درخواست ہے، انہیں واپس بلا لیجئے۔

آتھیلو۔ بیگم!

ڈسٹریمونا۔ میرے آقا!

آتھیلو۔ جناب آپ نے کیا فرمایا ہے، میں کیا کروں؟

لوڈو ویکو۔ کس نے؟ میں نے حضور؟

آتھیلو جی ہاں، آپ نے ہی چاہا تھا کہ میں اسے واپس بلالوں جناب وہ

واپس آجائے گی، چرچلی جلتے گی۔ آئے گی اور جلتے گی اور جناب

وہ رو بھی سکتی ہے، رٹے گی بھی اور جیسا کہ آپ نے کہا، وہ

فرماں بردار ہے، فرماں بردار بہت فرماں بردار۔ رولو۔ تم ہی

بھر کے رولو۔ اور جہاں تک اس کا سہاں ہے جناب، اُف بے کھانا

اور نظا ہر داری۔ مجھے گھر واپس جانے کا کلمہ ملا ہے۔۔۔ تم جاؤ، میں ابھی

تمہیں بلالوں گا۔ جناب میں حکم کی تعمیل کروں گا اور وٹس نوٹ

جاؤں گا۔ چلی جاؤ یہاں سے (ڈسٹیمونا چلی جاتی ہے) کاسیو
میری جگہ لے گا، اور جناب میری درخواست ہے کہ آج رات کو
آپ ہمارے ساتھ حاضر تناول فرمائیں۔ جناب آپ کو قبر میں آنا
مبارک ہو! بکریاں اور بندر! (چلا جاتا ہے)

لوڈو ویکو۔ کیا یہ وہی شریف موڑ ہے جسے ہمارا پواسینٹ ہر طرح سے کال
بگھٹا ہے؟ کیا یہی ہے وہ خصلت جو جذبات کی رو میں نہیں بہتی۔
جس کی ٹھوس غیبیوں کو اتفاقات کے صدمے اور حوادث کے
تیر نہ چھو سکے نہ بھرج کر سکے ہیں۔

ایا گو۔ وہ بہت بدل گئے ہیں۔

لوڈو ویکو۔ اُس کے حواس تو بجا ہیں؟ عقل گم تو نہیں ہو گئی؟

ایا گو۔ اب وہ جو ہے سو ہے: اب میں زبان سے کیا کہوں کہ وہ کیا ہو گیا
ہے۔ جیسا کہ لگتا ہے ویسا اگر نہیں ہے تو میں تو چاہوں گا کہ
کاش ویسا ہی ہو جائے!

لوڈو ویکو۔ مدہو گئی، بیوی کو مار بیٹھا!

ایا گو۔ یقینی، وہ تو نامناسب تھا، لیکن میرا دل کہتا ہے کہ وہ طمانچہ
رنگ لائے گا۔

لوڈو ویکو۔ کیا یہ اس کی عادت ہے یا خط پڑھ کر اس کو غصہ آ گیا تھا،
اور یہ اسی کا کرشمہ ہے؟

ایا گو۔ افسوس! افسوس! میں نے جو کچھ سنا اور دیکھا ہے اسے زبان پر
لانا ایمانداری نہ ہو گی۔ اب آپ خود ہی دیکھ لیجئے گا اور اس کی
حرکات و سکنات سے آپ پر سب کچھ اس طرح کھل جائے گا کہ

مجھے منہ کھولنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ چاہیے اس کے ساتھ، اور پھر
 آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا؟
 لو ڈو ویکو۔ مجھے بہت دکھ ہوا کہ میں نے اس کے معاملے میں دھوکا کھایا۔

دوسرا سین - قلعہ میں ایک کمرہ

(آتھیلو اور ایمیلیا داخل ہوتے ہیں)

آتھیلو۔ تو تم نے کچھ نہیں دیکھا؟

ایمیلیا۔ میں نے تو کچھ سنا بھی نہیں۔ مجھے تو ایسا لگاں تک نہیں گذرا۔

آتھیلو۔ اچھا، تم نے کاسیو اور اس کو ساتھ ساتھ تو دیکھا ہے؟

ایمیلیا۔ جی ہاں مجھے اس میں کوئی بُرائی تو نہیں نظر آئی، اور پھر میں نے
 ان کی ایک ایک بات سنی۔

آتھیلو۔ کیا وہ لوگ کبھی سرگوشیوں میں بات نہیں کرتے؟

ایمیلیا۔ کبھی نہیں سرکار!

آتھیلو۔ اور نہ تم کو دماغ سے ہٹاتے ہیں؟

ایمیلیا۔ کبھی نہیں۔

آتھیلو۔ اپنے دستانے، چٹکھا، نقاب یا کوئی اور چیز لانے کے لئے؟

ایمیلیا۔ کبھی نہیں سرکار۔

آتھیلو۔ تعجب ہے۔

ایمیلیا۔ سرکار، گستاخی معاف ہو، میں حلفیہ کہہ سکتی ہوں کہ وہ پاکر گئے

اور ایسا غدار ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو میری گردن اڑا دیجئے۔ اگر آپ کے

دل میں کوئی ایسا ویسا خیال ہو تو اسے نکال باہر کیجئے۔ ایسا سوچنا

آپ کی شان کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ اگر وہ سچی، پاکباز اور خداوار
نہیں تو پھر دنیا میں کوئی بھی مرد خوش نہیں ہو سکتا۔ پھر تو پاکباز
سے پاکباز عورت بھی جھوٹے الزام کی طرح کھوٹی ہے۔

آتھیلو۔ جاؤ، اُسے یہاں بلا لاؤ۔ (ایمیلیا چلی جاتی ہے) یہ تو بہت کچھ کہتی
ہے، لیکن یہ تو ٹکھائی ٹھٹھری۔ اس کی بات کا بھروسہ کیا۔ یہ
تو ایک چالاک بدچلن عورت ہے۔ شیطانی رازوں کی فصل بند
صندوتھی، اور پھر دکھانے کو وہ عبادت بھی کرتی ہے۔ میں نے
خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

(ڈسٹریمونا اور ایمیلیا اندر آتی ہیں)

ڈسٹریمونا۔ میرے آقا، کیا حکم ہے؟

آتھیلو۔ ہر پانی کر کے ادھر آؤ، گڈو!

ڈسٹریمونا۔ فرمائیے؟

آتھیلو۔ ذرا میں اس کی آنکھوں کو تو دیکھوں۔۔۔ میری طرف دیکھو۔

ڈسٹریمونا۔ کیسی بُری بات آپ کو سوجھ رہی ہے؟

آتھیلو۔ (ایمیلیا سے) تم ذرا ایک کلام کرنا بی بی، میاں بیوی کو اکیلے چھوڑ دو۔

اور دواغازہ ہند کرتی جاؤ۔ اور اگر کوئی آئے تو پکار لینا، کانس

لینا (آہم) تمہارا راز، تمہارا راز، نہیں چلی جاؤ جلدی سے۔

(ایمیلیا جاتی ہے)

ڈسٹریمونا۔ میں آپ کے پاؤں پٹوں۔ آپ کی باتوں سے میرے حواس اڑے

جاتے ہیں۔ آپ کے لہجے میں غصہ تو مجھے نظر آتا ہے، لیکن آپ کے

الفاظ میری سمجھ سے باہر ہیں۔

۲ تھیلو۔ کیوں؟ تم کون ہو؟

ڈسٹیمونا۔ آپ کی بیوی میرے سرتاج، آپ کی سچی اور وفا شعار بیوی۔

۲ تھیلو۔ اچھا، اس کی قسم کھاؤ اور جہنم واصل ہو تمہاری فرشتہ ایسی صورت

دیکھ کر خود شیطان کی بہت نہ پٹے گی کہ تم پر اتنے ڈالنے، اس لئے

تم پر دہرا عذاب ہوگا۔ حلف اٹھاؤ کہ تم وفا دار ہو۔

ڈسٹیمونا۔ اسے تو خدا خوب جانتا ہے۔

۲ تھیلو۔ خدا خوب جانتا ہے کہ پرلے دلچے کی دغا باز ہو۔

ڈسٹیمونا۔ میرے آقا کس کو دغا دی ہیں نے کس کے ساتھ؟ میں کیسے دغا باز ہوئی؟

۲ تھیلو۔ آہ ڈسٹیمونا، چلی جاؤ، دور ہو جاؤ یہاں سے!

ڈسٹیمونا۔ آہ، کتنا منحوس دن ہے یہ! آپ کیوں رو رہے ہیں۔ کیا ان

آنسوؤں کا کارن میں ہوں، میرے آقا؟ اگر اتفاق سے آپ کو

میرے باپ پر شبہ ہے کہ آپ کو وہاں بلوانے میں ان کا ہاتھ ہے

تو بھی مجھے کوئی الزام نہ دیجئے۔ اگر آپ کو ان سے کوئی سروکار

نہیں، تو ظاہر ہے میرے لئے بھی ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

۲ تھیلو۔ اگر خدا کو یہی منظور تھا کہ مجھے آزمائشوں میں مبتلا کرے، اگر وہ

میرے بے سایہ سر پر ہر طرح کی تکلیف اور رسوائی کی بوچھاڑ

کر دیتا، مجھے دلنے دلنے کو محتاج کر دیتا، مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے

قدیم ڈال دیتا، میری امیدوں کے سب چرغ بجھا دیتا، تو بھی

مجھے اپنی روح کے کس گمشدے میں صبر کی ایک ریق ضرور مل جاتی،

لیکن افسوس مجھے ایسا نشانہ بتانا کہ حقارت اور بے عزتی کا

زمانہ مجھ پر اپنی انگلی گاڑ دے اور میں ہل نہ سکوں... شاید میں

اے بھی ہر داشت کر جاتا، بڑی آن سے نبھالے جاتا لیکن جہاں
 میں نے اپنا دل نذر کیا ہے جہاں میں یا تو زندہ ہوں یا موت سے
 ہم آخوش ہو جاؤں، اُس چشمے سے جہاں میری زندگی کا سوتا پھوٹتا
 ہے، یا پھر سوکھ جاتا ہے، وہاں سے ٹھکڑا یا جانا! یا پھر یہ جانتے
 ہوئے بھی وہاں رہنا کہ یہ ایک غلیظ جوہر ہے جہاں گندے
 مینڈک بلبلا تے اور پلٹے ہیں! اے ضیظ اے گلابی ہونٹوں والی
 مخلوق، وہاں تیرا بھی رنگ اڑ جائے گا اور تو بھی جہنم کی طرف
 بھیانک ہو جائے گا!

ڈسٹیمونا میں سمجھتی ہوں کہ میرے اچھے آقا میری وفاداری پر شک نہیں کرتے۔
 آتھیلو۔ ہاں، بیکوں نہیں، جیسے گرمیوں میں گھور پرکھیاں ہوتی ہیں جو ادھر
 اندھے دیتی ہیں اور دھران میں جان پڑ جاتی ہے۔ کیوں ظالم ساڑھ
 تو کہیں اتنی اتنی حسین اور دلربا ہے، تجھ سے ایسی خوشبو آتی
 ہے کہ احساس کی گریں ٹوٹنے لگتی ہیں۔ کاش کہ تو پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی!
 ڈسٹیمونا۔ افسوس ناوانی میں مجھ سے کونسی خطا سرزد ہو گئی؟

آتھیلو۔ کیا یہ خوبصورت بیاض، یہ حسین ترین کتاب اس لئے بنائی گئی
 تھی کہ اس پر "رہنڈی" لکھ دیا جائے؟ خطا کیا ہوئی؟ خطا؟
 لے بد کر جاؤ، اگر میں تیری حرکتوں کو زبان پر لاؤں تو میرے کال
 روشن جھٹیوں کی طرح ہو جائیں گے اور شرم و لحاظ جل کر رکھ ہو جائیں گے۔
 کیا خطا ہوئی؟ آسمان اس پر ناک بند کر لے گا اور چاند کی نظریں
 جھک جائیں گی۔ آزاد نہوا، جو اپنی راہ میں آنے والی ہر چیز سے گئے
 ملتی ہے، وہ بھی زمین کی گہری کوکھ میں چھپ جائے گی اور اس کا ذکر

سنا گاوانہ کرے گی۔ کیا خطا ہوئی؟ سر چڑھتی ہے، ادارہ!

ڈسٹریکٹ۔ خدا کی قسم، آپ مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہے ہیں۔

آتھیلو۔ کیا تم ادارہ بد چلن نہیں ہو؟

ڈسٹریکٹ۔ نہیں، اس لئے کہ میں عیسائی ہوں اور دیندار۔ اگر اپنے مرتاج

کے لئے اس جسم کو کسی دوسرے گندے اور ناجائز لمس سے

بچانا بد چلن نہیں ہے تو میں بد چلن نہیں ہوں۔

آتھیلو۔ کیا تم رنڈی نہیں ہو؟

ڈسٹریکٹ۔ نہیں، اس لئے کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

آتھیلو۔ کیا یہ ممکن ہے؟

ڈسٹریکٹ۔ خداوند! ہم کو معاف کر۔

آتھیلو۔ پھر میں تم سے معافی چاہتا ہوں۔ میں تمہیں ونس کی وہ چالاک شیا

سمجھتا تھا جس نے آتھیلو سے شادی کی۔ (آواز اونچی کرتے ہوئے) آپ

خاتون! جن کی کرسی سینٹ پیٹر کے مقابل ہے اور جو جہنم کی

دوبانی کہتے ہیں۔ (ایلیا پھر آ جاتی ہے) تم، تم، ہاں، تم!

ہم اپنی بات چیت ختم کر چکے۔ لو یہ تمہارا انجام ہے۔ اب تم دروازہ

کھول دو اور ان باتوں کو راز رکھنا۔ (جاتا ہے)

ایلیا۔ افسوس، اس مرد آدمی کے سر میں کیا سمائی ہے؟ بی بی آپ کی

طبیعت کیسی ہے؟ آپ اچھی تو ہیں میری پیاری بیگم؟

ڈسٹریکٹ۔ میں تو جیسے خواب دیکھ رہی ہوں۔

ایلیا۔ (اچھی بیگم! یہ سرکار کو کیا ہوا ہے؟

ڈسٹریکٹ۔ کس کو؟

ایمیلیا - اے بیگم، میرے سرکار کو۔

ڈسٹیمونا - تیرے سرکار کون ہیں؟

ایمیلیا - وہی جو آپ کے ہیں، میری بی بی۔

ڈسٹیمونا - میرا کوئی نہیں ہے۔ ایمیلیا، مجھ سے بات نہ کرو۔ آنسو نکالے نہیں!

سوائے آنسوؤں کے میرے پاس اور کوئی جواب نہیں۔ اچھی سن!

آج رات میرے بستر پر سہاگ مات والی چادریں بچھانا، یلو رکھنا اور اپنے شوہر کو ذرا یہاں بلانا۔

ایمیلیا - یہ سب کیا ہو رہا ہے! (جاتی ہے)

ڈسٹیمونا - میں اسی لائق ہوں کہ مجھ سے یہی سلوک کیا جائے! اسی لائق ہوں۔

میں جو کچھ بھی کر سکتی ہوں، ان میں کی بڑی سے بڑی خطا بھی کوئی

ایسی ہو سکتی ہے جس پر یہ ذرا بھی نام دھر سکیں۔

(ایاگو کے ساتھ ایمیلیا واپس آتی ہے)

ایاگو - فرمائیے! مادام کیا حکم ہے؟ آپ کا مزاج تو بخیر ہے؟

ڈسٹیمونا - اب کیا بتاؤں، کچھ کہا نہیں جاتا۔ جو لوگ چھوٹے بچوں کو تربیت

دیتے ہیں، وہ بھی نرمی اور محبت سے کام لیتے ہیں، وہ بھی مجھے

ایسے ہی سمجھا سکتے تھے، اس لئے کہ سچ پوچھ تو میں بھی تنبیہ کے

محلے میں بچے کی ہی طرح ہوں۔

ایاگو - مادام، آخر بات کیا ہے؟

ایمیلیا - افسوس ایاگو، سرکار نے ان کو بد چلن کہا اور ان کو ایسی سخت

باتیں سنائیں کہ کوئی سچا دل ان کی تاب نہیں لاسکتا۔

ڈسٹیمونا - کیا میں اسی نام سے یاد کرنے کے لائق ہوں؟

ایا گو۔ کس نام سے میری اچھی خاتون؟

ڈسٹیمونا۔ جو نام کہ ایمیلی نے بتایا سرکار نے میرے لئے استعمال کیا ہے۔

ایمیلیا۔ انھوں نے انھیں رنڈی کہا۔ کوئی ٹھکر گنا بھی شراب سے مست ہو کر اپنی
داشتہ کو اسی بات نہ کہتا۔

ایا گو۔ انھوں نے ایسا کیوں کہا؟

ڈسٹیمونا۔ مجھے کچھ پتہ نہیں۔ بس میں یہ جانتی ہوں کہ میں ایسی ہرگز نہیں ہوں۔

ایا گو۔ روئے مت، روئے مت، کیسا بُرا دل آگیا!

ایمیلیا۔ کیا انھوں نے اتنے اچھے اچھے پیغام، اپنا باپ اور اپنا وطن اور عزیز
دوست اسی لئے چھوڑا تھا کہ انھیں بدکار رکھا جائے۔ اس پر کس کو
نہ رونا ائے گا؟

ڈسٹیمونا۔ میری پھوٹی قسمت اور کچھ نہیں۔

ایا گو۔ اس بات پر ان سے جواب طلب کیجئے۔ یہ آخر انھیں سو بھی کیسے؟

ڈسٹیمونا۔ خدا ہی جانتے کیسے سو بھی؟

ایمیلیا۔ میں تو کہتی ہوں ضرور کسی بدعاش کیسے، کسی چال باز اور بہتان تراش

خڈے، کسی جوڑ توڑ ساز باز کرنے والے نیچے نے کوئی عہدہ حاصل

کرنے کے لئے یہ الزام لگایا ہوگا، اگر اس کے سوا کچھ ہو تو میری

گردن مار دیجئے۔

ایا گو۔ کیا بکتی ہو۔ ایسا بھلا کون ہو سکتا ہے، یہ ناممکن ہے۔

ڈسٹیمونا۔ اگر کوئی ہے ایسا تو خدا اُسے معاف کرے!

ایمیلیا۔ اُس کی یہ معافی ہے کہ اُسے پچاسی دی جائے، اور اس کی ہڈیاں

جہنم کا کتدہ بنیں۔ آخر انھوں نے بدکار کہا کیسے دیا؟ کون ان کے پاس

آتا جاتا ہے، کہاں؟ کس وقت، کس طرح، کیسے؟ مورت کو ضرور کسی حرام راضے کیلئے بھڑکا یا ہے، کسی ذلیل ٹکھو کسی بد ذات نے اُسے بھرا ہے، اے خدا، تجھے تو ایسے دوستوں کے چہرے سے نقاب اٹھا دینا چاہیے، تاکہ ہر ایمان دار آدمی ہاتھ میں کورٹالے کر ایسے بد معاشوں کو دنیا کے اس سرے سے لے کر اُس سرے تک نہ نکلا کر کے پیٹتا ہوا لے جائے۔

ایا گو۔ ذرا اپنی آواز کو قابو میں رکھو۔

ایمیلیا۔ اے لعنت ہے ایسوں پر۔ ایسے ہی کوئی حضرت تھے جنہوں نے تمہاری عقل کو بھی اوندھا کر دیا تھا اور تم شہہ کہنے لگے تھے کہ میں مورت کے ساتھ چنسی ہوں۔

ایا گو۔ تم تو جہنم کی بے وقوف ہو، بس ختم کرو۔

ڈسٹریوٹا۔ اچھے ایا گو، اب میں اپنے آقا کو منانے کے لئے کیا کروں، میرے اچھے دوست، اُن کے پاس جاؤ، میں خدا کے اس نور کی قسم کھا کر کہتی ہوں، میں نہیں جانتی کہ وہ مجھ سے کیوں بیزار ہو گئے، خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتی ہوں کہ اگر کبھی میں نے بات چیت میں، یا خیال میں، یا اعمال میں ان کی محبت سے دغا کی ہو، یا میری آنکھوں، میرے کان اور میرے نفس نے کسی دوسرے سے خوشی حاصل کی ہو، یا کبھی میں نے ان سے محبت نہ کی ہو، یا اب بھی جب انہوں نے مجھے دھتکار کر محتاج بنا دیا ہے، میری محبت میں کوئی کمی آئی ہو، تو میرا جین آرام حرام ہو جائے، بے رنجی بہت کچھ کر سکتی ہے اور ان کی بے رنجی مجھے جان سے بے زار کر سکتی ہے، لیکن میری محبت میں کمی نہیں کر سکتی۔

”بد چلن“ تو مجھ سے کہا بھی نہیں جاتا، اب بھی میں یہ کہتی ہوں تو مجھے
بھن آتی ہے۔ ایسا کام کہنے پر تو، جس سے یہ نام لے، مجھے ساری دنیا
کی عزت اور دولت آمادہ نہیں کر سکتی۔

ایا گو۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں، منبطے کام لیجئے، اس وقت
ان کامزاج کچھ ایسا ہی ہے۔ سرکاری کاموں سے انہیں تکلیف
ہے، پیچھے اور خستہ انہوں نے آپ پر اتارا۔
ڈسٹیمونا۔ اگر اتنی ہی بات ہے تو...

ایا گو۔ اور کوئی بات نہیں ہے، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ (گل کی آواز
آتی ہے) سنیے، یہ باجے کھانے کے لئے کس طرح بلا رہے ہیں۔ وٹس
کے قاصدوں کی دعوت ہے۔ اندر جائیے اور روئے منت۔ سب
ٹھیک ہو جائے گا۔ (ڈسٹیمونا اور ایملیا چلی جاتی ہیں)
(رودریگو آتا ہے)

کہو رودریگو کیسے ہو؟

رودریگو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ تم میرے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کر رہے ہو۔
ایا گو۔ یہ اُلٹی بات کیسے؟

رودریگو۔ روز کوئی نہ کوئی بہانہ کہے تم؛ مال دیتے ہو، اور اب تو مجھے
لگتا ہے کہ مجھے امید کی کوئی صورت دکھانا تو درکنار تم تو ہر طرح
سے مجھے الگ ہی رکھتے ہو۔ اب میں یہ بالکل برداشت نہیں کر سکتا۔
اور نہ میں اس کا وعدہ کر سکتا ہوں کہ میں چین سے وہ سب جھیلیں
رہوں گا جو میں نے بے وقوفی سے اب تک بھگتا ہے۔

ایا گو۔ رودریگو، میری بات تو سنو۔

رودریگو۔ باتیں تو میں بہت سن چکا۔ تمہاری باتوں اور تمہارے عمل میں کوئی رشتہ نہیں ہے۔

ایاگو۔ تم مجھ پر بالکل غلط الزام لگا رہے ہو۔

رودریگو۔ ایک ایک حرف سچ ہے۔ میں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر دولت لٹائی۔ ڈسٹیمونا کو دینے کے لئے تم نے جو پیرے مجھ سے لئے ہیں وہ تو کسی راہب کو بھی ڈانوا ڈول کر دیتے۔ مجھ سے تم نے بتایا کہ اس نے ان پیروں کو قبول کر لیا ہے اور جواب میں مجھے اتید دلائی ہے کہ جلد ہی باریابی اور شناسائی کا شرف حاصل ہو گا، لیکن مجھے تو سمجھ نہ ملا۔

ایاگو۔ اچھا تو پھر جاؤ، ٹھیک ہے۔

رودریگو۔ ٹھیک ہے، جاؤ۔ میں ہرگز نہیں جاؤں گا اور یہ ٹھیک بھی نہیں ہے، نہیں میں سمجھتا ہوں یہ بہت ذلیل بات ہے، اور اب میں سمجھ گیا ہوں کہ مجھے دھوکا دیا گیا۔

ایاگو۔ تو ٹھیک ہے۔

رودریگو۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں خود ڈسٹیمونا سے ملوں گا۔ اگر اس نے میرے پیرے لوٹا دیئے، تو اللہ اللہ خیر صلا۔ میں ناجائز تعلق کی کوشش سے توبہ کر لوں گا، اگر نہیں تو یقیناً رکھو تم سے سمجھ لوں گا۔

ایاگو۔ بس کہہ چکے؟

رودریگو۔ ہاں، اور میں نے وہی کہا جو میرا کرتے کا ایادہ ہے۔

ایاگو۔ مان لیا کہ تم جیوٹ والے آدمی ہو۔ اور اس وقت میں پہلے سے زیادہ

تھاری قدر کرتا ہوں۔ لاؤ، اپنا ہاتھ دو۔ رودریگو، میری طرف سے خواہ مخواہ تم نے اپنا جی بُرا کر لیا، لیکن اب بھی میں یہی کہتا ہوں کہ میں نے تمہارے معاملے میں بڑی صفائی سے کام کیا ہے۔
 صفائی کہیں نظر تو نہیں آتی۔

رودریگو۔
 ایسا گو۔

مانتا ہوں کہ نظر نہیں آتی، اور تمہارا شبہ بھی بجا ہے لیکن وہ یہ کہ اگر تم میں وہ خوبیاں ہیں، جو کہ اب میں زیادہ یقینی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہیں، میرا مطلب ہے، لگن، ہمت اور جاں بازی تو آج کی رات اس کا مظاہرہ کرو۔ اگر اس کے بعد دلی رات کو ڈسٹیمونا تمہاری آغوش میں نہ ہو تو اس دنیا سے میرا پتہ کاٹ دینا، مجھے زندہ نہ چھوڑنا۔

رودریگو۔ کیا کرنا ہے؟ عقل اور امکان کے اندر ہے نا؟
 ایسا گو۔ جناب و نیس سے قاصد خاص آیا ہے کہ آتھیلو کی جگہ پرکاسیو کو مقرر کر دیا جائے۔

رودریگو۔ کیا یہ سچ ہے؟ تو پھر تو آتھیلو اور ڈسٹیمونا و نیس واپس چلے جائیں گے۔

ایسا گو۔ اسے نہیں، وہ ماریتا نیا جائے گا اور ڈسٹیمونا کو بھی اپنے ساتھ لے جائے گا، یا تو پھر یہ کہ کوئی حادثہ یہاں اس کے قیام کی مدت میں اخذ کرے، اور کوئی دوسرا حادثہ اتنا یقینی طور پر یہ کام نہیں کر سکتا، جتنا کہ کاسیو کا اس کے راستے سے ہٹا دینا۔

رودریگو۔ کاسیو کو رستے سے ہٹا دینا، کیا مطلب ہے تمہارا، آخر کیسے؟
 ایسا گو۔ ایسے کہ وہ آتھیلو کی قائم مقامی کے لائق نہ رہ جائے۔ اس کا

بسیا باہر نکال کر۔

رودریگو۔ اور وہ تم مجھ سے کہہ انا چاہتے ہو؟
ایاگو۔ ہاں، اگر تم اپنے فائدے اور حق کے لئے کچھ کرنے کی ہمت رکھتے ہو۔

کچھ رات وہ ایک رنڈی کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور وہاں میں
اُس کے ساتھ جاؤں گا۔ ابھی تک اُس کو اپنی ترقی کی خوشخبری
نہیں ملی۔ اگر تم وہاں سے آتے وقت اُس کو دسرلو، میرے خیال
میں وہ بارہ ایک کے درمیان لوٹے گا، تو تم اپنا کام کر سکتے ہو۔

تھارا کام آسان کرنے کے لئے میں بھی پاس ہی رہوں گا اور وہ دونوں
مل کر تم سے مار گرائیں گے۔ آخر اس بات پر تم سکتے میں کیوں آگئے؟
آؤ چلو میرے ساتھ۔ میں تمہیں دکھاؤں کہ اس کی سخت کتنا ضروری
ہے اور پھر تم اس کو مارنا اپنا فرض سمجھ لو گے۔ کھانے کا وقت تو
بڑھ ہی گیا اور بات بیکار جا رہی ہے۔ چلو، غافل نہ رہو۔

رودریگو۔ میں کوئی معقول وجہ جاننا چاہتا ہوں۔

ایاگو۔ میں تمہارا اطمینان کرادوں گا۔

تیسرا سین۔ قلعہ کا ایک اور کمرہ

(آتھیلو، لوڈوویکو، ڈسڈیمونا اور خدمت گار داخل ہوتے ہیں)

لوڈوویکو۔ حضور، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اب زیادہ تکلیف نہ کیجئے۔

آتھیلو۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ ٹہلنے سے تو مجھے فائدہ ہو گا۔

لوڈوویکو۔ مادام شب بخیر، میں بیگم صاحبہ کا دست بستہ شکر ادا کرتا ہوں۔

ڈسڈیمونا۔ میں آپ کی تشریف آوری کے لئے بہت مدد مند ہوں۔

آٹھیلو۔ آئیے جناب آئیے،

ارے ڈسٹیمونا۔

ڈسٹیمونا۔ کیا ارشاد ہے میرے آقا؟

آٹھیلو۔ تم جاکے فوراً لیٹ جاؤ۔ میں امی واپس آتا ہوں اور اپنی خادمہ کو خدمت کر دینا۔ بھولنا مت۔

ڈسٹیمونا۔ ایسا ہی کروں گی میرے آقا۔

(آٹھیلو، لوڈو ویکو اور خدمت گار چلے جاتے ہیں)

ایمیلیا۔ یہ کیا ہوا؟ اس وقت تو اُن میں پہلے کے مقابلے میں زیادہ نرمی تھی۔ ڈسٹیمونا۔ انہوں نے کہا ہے کہ ابھی آئیں گے، اور کہا ہے کہ میں بستر پر لیٹ جاؤں اور انہیں رخصت کر دینے کی ہدایت کی ہے۔

ایمیلیا۔ مجھے رخصت؟

ڈسٹیمونا۔ یہ اُن کا حکم ہے، اس لئے اچھی ایمیلیا مجھے بات کے کپڑے پہنا دو اور پھر خدا حافظ۔ اب ہم انہیں ناخوش نہیں کر سکتے۔

ایمیلیا۔ کاٹھ کہ آپ نے انہیں دیکھا ہی نہ ہوتا!

ڈسٹیمونا۔ میں یہ کبھی نہ چاہتی۔ میری محبت ان کی ایک ایک ادا کو پسند کرتی ہے، اس حد تک کہ اُن کی سختی، ان کی ڈانٹ اور جھنجھلاہٹ بھی۔ ذرا یہ بند تو کھولتا، مجھے دلکش اور دلفریب لگتی ہے۔

ایمیلیا۔ میں نے بستر پر وہ چادریں بچھا دیں جو آپ نے کبھی نہیں۔

ڈسٹیمونا۔ اب سب ایک ہی جیسی ہیں۔ ہلکے ذہن بھی کیسی کیسی بے وقوفی کی باتیں سوچتے ہیں! اگر میں تم سے پہلے مر جاؤں تو میری اچھی بچھے انہیں چادروں کا کفن دینا۔

ایمیلیا۔ چلیے، آپ کسی باتیں منہ سے نکالتی ہیں۔

ڈسٹیمونا۔ میری ماں کی ایک خادمہ تھی، بارہا، اسے کسی سے محبت تھی، اور جس سے اُس کو محبت تھی وہ پاگل ہو گیا اور اس نے بارہا کو چھوڑ دیا، اُسے "بید لرزاں" کا ایک گیت یاد تھا۔ پُرانا گیت تھا مگر اس کے حال پر پورا اُترتا تھا اور مرتے مرتے وہ گیت اس کے ہونٹوں پر رہا۔ آج کی رات وہ گیت مجھے بار بار یاد آ رہا ہے۔ اب میں کچھ اور نہیں کر سکتی، بلکہ جیسے چاری بارہا کی طرح ایک طرف کو سر جھکا کے بیٹھوں گی اور وہ گیت گاؤں گی، اچھا، تم اب جاؤ۔

ایمیلیا۔ میں جا کے آپ کا شبِ خوابی کا کاؤن لے آؤں؟
 ڈسٹیمونا۔ نہیں بھنے دو، بس یہ بند اور کھول دو۔ لو ڈو کیو اچھا آدمی ہے نا؟
 ایمیلیا۔ بڑا خوبصورت آدمی ہے۔
 ڈسٹیمونا۔ باتیں کرتی مرے کی کرتا ہے۔
 ایمیلیا۔ میں تو کہتی ہوں کہ وہیں کی ایک خاتون اس کے رسیلے ہونٹ کو چومتے کے لئے فاسطیں تک ننگے پاؤں پیدل جاسکتی ہیں۔
 ڈسٹیمونا۔ (گاتی ہے)

سانکا مور کے پیڑ کے نیچے
 وہ دکھیا ری بیٹھی تھی
 اور بس اتنا لگاتی تھی کہ
 ڈالی
 ہاتھ دھرتے سینوں پر

اور سر تکے تھی گھٹنوں پر
 ساقی تھی کہ ڈالی، ڈالی، ڈالی
 پاس سے چٹھے بچتے تھے
 اور اس کے دکھ کو اپنا کر
 چپکے چپکے آہیں بھرتے
 ساقی تھی کہ ڈالی، ڈالی، ڈالی
 اُس کی آنکھوں سے آنسو
 بہتے اور ان کی سوزش
 پتھر کا دل پگھلائی
 ندایہ ادھر رکھ دینا۔

(پھر گانے لگتی ہے)

ساقی ڈالی، ڈالی، ڈالی
 اچھی تم جاؤ۔ وہ آتے ہی ہوں گے،
 ساقی تھی کہ ڈالی بنے میرے گلے کا بار
 کوئی نشان کو روکے ٹوٹے
 اُن کی نفرت پر میں فدا ہوں
 نہیں، بیچ کے بول میں بھول گئی بسنو تو، یہ کس نے کھٹکھٹایا
 ایللیا۔ ہوا ہے۔

ڈسڈیوٹا۔ (گانے لگتی ہے)

میں نے اپنے پیالے کو بے وفا
 کہا تو پھر آخر اس نے کیا کہا؟

کافی تھی کہ ڈالی، ڈالی، ڈالی

میں اگر آوارہ عورتوں کے ساتھ سوتا ہوں

تو تم آوارہ مردوں کے پہلو گرماؤ گی

اچھا، اب تم جاؤ مشب بخیر۔ میری آنکھیں کھلا رہی ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ (مجھ کو) دانا ہے۔

ایمیلیا۔ یہ تو کافی بات نہیں ہوئی۔

ڈسڈیمونا۔ میں نے یہی سنا ہے۔ اُٹ یہ مرد، یہ مرد، ایمیلیا، مجھے یہ بتا، کیا تو سمجھتی

ہے کہ سچ سچ ایسی عورتیں ہوتی ہوں گی جو اپنے شوہروں سے ایسی
دغا کرتی ہیں؟

ایمیلیا۔ ہوتی تو ضرور ہیں، ایسی عورتیں۔

ڈسڈیمونا۔ کیا تو کسی بھی قیمت پر ایسا کر سکتی ہے؟

ایمیلیا۔ کیوں، کیا آپ نہیں کر سکتیں؟

ڈسڈیمونا۔ یہ چاندنی گواہ ہے، میں نہیں کر سکتی۔

ایمیلیا۔ چاندنی گواہ ہے تب تو میں بھی نہیں کر سکتی۔ کرنا ہے تو اندھیرے
میں کروں گی۔

ڈسڈیمونا۔ کیا تُو ساری خدائی کے بدلے میں بھی ایسا کام کر سکتی ہے؟

ایمیلیا۔ خدائی تو بڑی چیز ہے۔ ذرا سی بات کی اتنی بڑی قیمت؟

ڈسڈیمونا۔ سچ میں تو سمجھتی ہوں تو نہیں کر سکتی۔

ایمیلیا۔ سچ میں سمجھتی ہوں میں کروں گی، اور کہے پھر تلافی کروں گی۔ اب

میں کنگن، یا کپڑے کے تھان، یا لباس، پٹی کوٹ اور ٹوپوں

یا سنگار کی چیزوں کے لئے تو نہ کروں گی، لیکن ساری خدائی اٹھے

تو اپنے شوہر کو شہنشاہ بنانے کے لئے مومن نہ اس سے دعا کیے گا
اس کے لئے تو میں جہنم بھی جیل سکتی ہوں۔

ڈسٹیمونا۔ میں تو خدائی لئے تو بھی نہ کروں، چاہے مرتے مر جاؤں۔
ایمیلیا۔ کیوں، اے بُرائی تو دنیا کے حساب سے ہے اور اگر اس بُرائی کے
بدلے میں ساری دنیا مل جائے تو اپنی اس دنیا میں بُرائی کو
نیکی سے بدلا جا سکتا ہے۔

ڈسٹیمونا۔ میں تو نہیں سمجھتی ایسی کوئی عورت ہوگی۔

ایمیلیا۔ اے درجنوں ہیں۔ اور جس دنیا کے منہ اٹھانے کے لئے وہ ایسا
کرتی ہیں، اپنی حرکتوں سے اس کی آبادی میں اضافہ بھی کرتی ہیں۔

لیکن میں سمجھتی ہوں کہ عورت اگر بھگتی ہے تو قصور اس میں
شوہروں کا ہی ہوتا ہے۔ یا تو وہ اپنے فرض سے کوتاہی کرتے ہیں،
یا ہماری دولت سے دوسروں کی گود بھر دیتے ہیں یا رشتہ محض
کا شمار ہو کر ہم پر پابندیاں لگاتے ہیں یا ہم پر ماتہ اٹھاتے ہیں،
یا ہمیں جو روپیہ پیسہ دیتے ہیں جملہ اس میں کمی کر دیتے ہیں۔ آخر
ہم بھی انسان ہیں، غصہ آتا ہی ہے، ہم آپس سے باہر نہیں ہوتے
مگر پھر بھی ہم میں سے کچھ تو ایسی ہیں ہی جو بدلہ لیتی ہیں۔ شوہروں
کی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کی طرح ان کی بیویوں کو بھی سوجھ
بوچ ہے، وہ بھی دیکھتی اور سونگھتی ہیں اور کھٹے میٹھے کامزہ ان کو
بھی دینے ہی آتا ہے جیسے اُن کے شوہروں کو۔ جب وہ ہمیں چھوڑ
کر دوسروں کو اپناتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟ کیا یہ کوئی کھیل ہے؟
میں سمجھتی ہوں ان ہے۔ کمزوری ہی تو ہے جس کی وجہ سے یہ غلط قدم

انتہا ہے، تو کیا ہم کو محبت کرنے یا اکیلے کا شوق نہیں یا ہم کمزور کی
 کئی وجہ سے بہک نہیں سکتے، جیسا کہ مرد کر سکتے ہیں؟ تو پھر ہم سے
 وہ ٹھیک سے پیش آئیں ورنہ یہ جان رکھیں کہ ہم جو بُرائی کرتے
 ہیں وہ انہیں کی بُرائیوں سے سیکھتے ہیں۔

ڈسڈیمونا۔ اچھا، شب بخیر، شب بخیر، خدا نہ کہے کہ میں بُرائی سے بُرائی سیکھوں،
 بلکہ میں تو اُس سے سبق لے کر بدھرنے کی کوشش کرنا چاہوں گی۔

(پتھر کا)

پانچواں ایکٹ

پہلا سین - قبرص - ایک سڑک

(ایاگو اور رودریگو داخل ہوتے ہیں)

ایاگو - آؤ، یہاں آڑ میں کھڑے ہو جاؤ۔ وہ آتا ہی ہو گا۔ اپنی اچھی تلوار کو
 ننگی رکھو اور گہری چوٹ لگاؤ۔ جلدی، جلدی۔ ڈرو مت کسی
 بات سے میں تمہارے بازو میں ہی رہوں گا۔ اب یا تو ہم بن جائیں گے
 یا بگڑ جائیں گے، پس اسی چیز کا دھیان کرو اور اپنے ارادے کو خوب
 مضبوط کر لو۔

رودریگو - پاس ہی رہنا، مجھ سے کچھ گڑ بڑ نہ ہو جائے۔

ایاگو - میں تو تمہارے قریب ہی ہوں، جو صلہ رکھو اور ڈٹ جاؤ۔ (پٹ جاتاہے)

رودریگو - یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے جسے کہنے کی میرے دل میں بڑی خواہش ہو۔

پھر بھی اس نے جو جہیں بتائی ہیں وہ معقول ہیں۔ یہی تو ہو گا کہ ایک

آدمی نہیں ہے گا۔ میری تلوار کا ایک وار اور اُس کا خاتمہ!

ایاگو - میں نے اس فوجی کی دھمکی رگ پھیر دی ہے اور اُسے تاؤ آگیا ہے۔

اب اگر وہ کاسیو کو قتل کر دیتا ہے، یا کاسیو اُسے، یا دونوں ایک

دوسرے کو، میرا ہر طرح سے فائدہ ہے۔ اگر رودریگو زندہ رہ جاتا

ہے تو وہ مجھ سے اس زرو جو اہر کا حساب طلب کرے گا جو ڈسٹریوٹا

کو سخت دینے کے بہانے میں نے اُس سے اینٹا تھا نہیں یا یہاں ہرگز نہیں

ہونا چاہیے۔ اور اگر کاسیو بچ جاتا ہے تو اس کی روزمرہ کی زندگی

میں ایسی چمک دمک اودا یا مسکندہ جسم سے میرا رنگ پھیکا
 پڑ جاتا ہے اور میں بد نما معلوم چھٹنے لگتا ہوں، اور پھر یہ بھی
 ہو سکتا ہے کہ موٹر کہیں میرے پاس سے اس سے اصلی باتیں
 تبادلہ نہ کرے۔ یہ میرے لئے بہت خطرناک ہو گا۔ نہیں بھائی تو مرنا ہی
 چاہیے۔ یہ لو اس کے آنے کی ٹھٹھ ہے۔ (کاسیو آتا ہے)

رودریگو۔ میں اس کی چال پہچانتا ہوں۔ وہی ہے۔ پاجی، تیری موت آگئی !
 (کاسیو پر وار کرتا ہے)

کاسیو۔ اس چوٹ نے مجھے بڑی طرح گھائل تو کیا ہے، لیکن میرا کوٹ اتنا
 بُرا نہیں، جتنا کہ تو سمجھا ہے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ تیرا کیسا ہے۔
 (تلوار کھینچ کر رودریگو کو زخمی کر دیتا ہے)

رودریگو۔ اے مجھے مار ڈالا !

(پچھے سے آیا گو کاسیو کے پاؤں کو زخمی کر کے جاگ جاتا ہے)

کاسیو۔ میں بڑی طرح زخمی ہو گیا۔ اس بچاؤ قتل قتل ! (گر پڑتا ہے)
 (آتھیلو داخل ہوتا ہے)

آتھیلو۔ یہ تو کاسیو کی آواز ہے۔ آیا گو ٹھیک کہتا تھا۔

رودریگو۔ ہا، میں نے کتنی بڑی حرکت کی۔

آتھیلو۔ بالکل ٹھیک بات ہے !

کاسیو۔ اے مدد کرو۔ روشنی ! ڈاکٹر !

آتھیلو۔ وہی ہے۔ بہادر آیا گو۔ سچا اور ایمان دار، تجھ میں کتنی ایمان داری ہے

کہ تجھے اُس بدی کا احساس ہوتا ہے جو تیرے دوست سے کی جاتی ہے

تو نے مجھے سبق سکھا دیا۔ خزانہ، تیرا پیارا امرا پر لپے اور تیری بڑی مگر

آگئی۔ رنڈی، میں آتا ہوں۔ میرے دل پر سے جادو اُٹھ گیا، تیری
آنکھوں کا نقش مٹ گیا۔ بدکاری کے دھبوں سے لہجہ تیرا بستر
اب تیرے ہونٹوں کے خون سے داغدار ہو گا۔ (باہر جاتا ہے)
(لوڈو دیکھو اور گراتیا نوڈا غل ہوتے ہیں)

کاسیو۔ اے کوئی ہے! پہرے دار نہیں ہیں! کوئی گزر رہی نہیں رہے؟ قتل! قتل!
گراتیا نو۔ معلوم ہوتا ہے کوئی ساخو ہو گیا۔ بڑی حد تک آگے کوئی پکا رہا ہے۔
کاسیو۔ مدد کرو۔

لوڈو دیکھو۔ سنو ذرا!

روڈریگو۔ بٹے میں کتاب بقیب ہوں اور پاجی!
لوڈو دیکھو۔ دو تین کے کراہنے کی آواز ہے، کتنی ٹھپ اندھیری رات ہے، پھسلنے
کی کوئی چال نہ ہو۔ دو چار اور آدمیوں کو ساتھ لے کر ہی اُدھر جانا
چاہیے، ورنہ خطرہ ہے۔

روڈریگو۔ کوئی نہیں آ رہا ہے؟ کیا میل غن یوں ہی بہتا رہے گا اور میں پڑا پڑا
مر جاؤں گا۔

لوڈو دیکھو۔ کوئی ہے!

(ایا گو دوبارہ داخل ہوتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں روشنی ہے)

گراتیا نو۔ تمہیں پہچنے کوئی آ رہا ہے۔ روشنی اور ہتھیار لے ہوئے۔

ایا گو۔ کون ہے یہاں؟ قتل قتل کی پکار کون لگا رہا ہے؟
لوڈو دیکھو۔ جی نہیں معلوم۔

ایا گو۔ کیا آپ نے کس کے چلانے کی آواز نہیں سنی؟

کاسیو۔ ادھر آؤ ادھر، خدا کے واسطے میری مدد کرو۔

ایا گو۔ کیا ہوا کیا؟

گرا تیا تو۔ میں سمجھتا ہوں یہ تو آتھیلو کا ماتحت افسر ہے۔

لوڈو ویکو۔ ہاں ہاں دی ہے، بڑا بہادر آدمی!

ایا گو۔ کون ہو تم جو اس بُری طرح سے چلا رہے ہو؟

کاسیو۔ ایا گو، اے میں تو گھائل ہو گیا۔ بد معاشوں نے مجھے کہیں کا نہ رکھا میری کچھ مدد کرو!

ایا گو۔ اے نفٹ! یہ کن بد معاشوں کی حرکت ہے؟

کاسیو۔ ان میں سے ایک تو یہیں کہیں ہو گا۔ وہ بھاگ نہیں سکتا۔

ایا گو۔ دغا باز بد معاش! کون ہو تم لوگ ادھر کی طرف؟ اندر آؤ اور کچھ

مدد کرو۔ (لوڈو ویکو اور گرا تیا تو سے)

رودریگو۔ اے ادھر آؤ اور میری مدد کرو!

کاسیو۔ ایک تو ان میں کا وہ ہے۔

ایا گو۔ خوں کہیں کا، کیٹے، پاجی! (رودریگو کو خنجر بھونکتا ہے)

رودریگو۔ خدا تجھے غارت کرے ایا گو، وحشی گتے!

ایا گو۔ اندھیرے میں انسانوں کو قتل کرتا ہے... کہیں ہیں یہ سب خوفی چور؟

اس شہر پر کیسا تاشا چایا ہے! اے قتل! قتل! تم لوگ کون

ہو؟ بھلے یا بُرے؟

لوڈو ویکو۔ ہمارا تجربہ کر لیجئے تو آپ کو خود پتہ چل جائے گا۔

ایا گو۔ آپ سینئر لوڈو ویکو ہیں۔

لوڈو ویکو۔ جی جناب!

ایا گو۔ معاف کیجئے گا میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ یہ کاسیو ہیں جنہیں بد معاشوں

نے زخمی کر دیا ہے۔

گراتیا تو۔ کاسیو!

ایا گو۔ کیا حال ہے بھائی تمہارا؟

کاسیو۔ میری ٹانگ کٹ کر دو ٹکٹے ہو گئی ہے۔

ایا گو۔ اے خدا کہے۔ روشنی لائے اور حرکت کرو۔ میں اسے اپنی قمیص سے باندھتا

ہوں۔ (بیانکا آتی ہے)

بیانکا۔ کیا ہوا ایں؟ کون چلا رہا تھا؟

ایا گو۔ اے میرے پیارے کاسیو، کاسیو میری جان۔ اے کاسیو کاسیو کاسیو!

بیانکا۔ تم تو بڑی شہرت والی کسی ہو۔ کاسیو کیا تمہارا کسی پرشہر ہے جس نے

تمہیں اس طرح سے زخمی کیا ہے؟

کاسیو۔ نہیں!

گراتیا تو۔ تمہیں اس حال میں دیکھ کر مجھے افسوس ہوتا ہے۔ میں تو تمہاری تلاش

میں نکلا تھا۔

ایا گو۔ مجھے کوئی شہر دو۔ ہاں، ایسے۔ ایک کڑی ہوتی تو اس میں بٹھا کر انہیں

یہاں سے لے چلتے۔

بیانکا۔ اے وہ بیہوش ہوئے جا رہے ہیں، اے کاسیو کاسیو کاسیو!

ایا گو۔ نیچے صاحبان! مجھے تو شبہ ہے کہ اس گندی عورت کا بھی اس معاملہ میں

کوئی ہاتھ ہے۔ ذرا صبر کرو اچھے کاسیو۔ بس بس۔ کوئی مجھے روشنی دو۔

اس چہرے کو ہم پہچانتے ہیں یا نہیں؟ اے یہ تو میرا درست اور پیارا

ہم دیکھتے۔ دودر گیو! نہیں، ہاں ہاں وہی ہے۔ یا خدا! دودر گیو!

گراتیا تو۔ کوئی، ونیس والا؟

ایا گو۔ بی ہاں جناب، وری کیا آپ اسے جانتے تھے؟
گراتیا نو۔ جانتا تھا؟ بی ہاں۔

ایا گو۔ سینور گراتیا نو، مہربانی فرما کر مجھے معاف کیجئے۔ ان خونی حادثوں کی وجہ سے میں اتنا بے ادب ہو گیا کہ آپ کی طرف توجہ نہیں کی۔
گراتیا نو۔ تم سے مل کر خوشی ہوئی۔

ایا گو۔ کاسیو، کیسی طبیعت ہے، اللہ ایک کریں لاڈ، کرسی!
گراتیا نو۔ رودریگو!

ایا گو۔ ہاں وری ہے وری (کرسی لانی جاتی ہے) ہاں یہ ٹھیک ہے کرسی۔
بھائی انھیں احتیاط سے اٹھا کر یہاں سے لے جاؤ۔ میں جزل صاحب کے ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں۔ (بیانکاسے مخاطب ہو کر) اور بیگم صاحبہ آپ زحمت نہ کیجئے۔۔۔۔۔ یہ شخص جو یہاں قتل کیا ہوا ہے، میرا عزیز دوست تھا۔ کونسی دشمنی تھی تمہارے بیچ؟

کاسیو۔ کوئی بھی نہیں، اور نہ میں اس آدمی کو جانتا ہی تھا۔
ایا گو۔ (بیانکاسے) این، تمہارے چہرے کا رنگ کیوں اڑ گیا ہے؟ اسے انھیں یہاں سے باہر لے جاؤ۔ (کاسیو اور رودریگو کو لوگ لے جاتے ہیں)
حضرات! آپ ٹھہریئے۔ بیگم صاحبہ آپ کا رنگ کیوں اڑ گیا ہے؟
دیکھیئے، اس کی آنکھوں میں اتنا خوف ہے! ذرا غور سے دیکھیئے تو اور بھی باتوں کا پتہ چلے گا۔ دیکھیئے اسے اچھی طرح! مہربانی کر کے اس پر نظر ڈالیئے۔ دیکھا کچھ آپ نے؟ جرم خود بول اٹھتا ہے، چاہے لیان بند ہو۔

(ایلیا آتی ہے)

ایمیلیا - ہائے کیا ہوا؟ کیا ہوا میرے شوہر؟
ایاگو - کاسیو پر اندھیرے میں رو در گیو اور کچھ اور لوگوں نے جو ہاگ
لگے خطر کر دیا، وہ اب تھوڑی ہی دیر کا چھانپے اور رو در گیو
زندگی سے ہاتھ دھو چکا۔

ایمیلیا - ہائے ہائے لوگو۔ ہائے چارہ اچھا کاسیو!
ایاگو - یہ رنڈی بازی کا نتیجہ ہے۔ ایمیلیا، ہربانی کہہ ڈرا یہ تو معلوم
کرو کہ آج شام کاسیو نے کھانا کہاں کھایا؟ (بیانکا سے) ہائے،
اس بات پر تم کانپ کیوں رہی ہو؟
بیانکا - آج رات اُس نے میرے گھر کھانا کھایا، لیکن میں اس وجہ سے نہیں
کانپ رہی ہوں۔

ایاگو - اچھا تو یہ بات ہے، فدا تم میرے ساتھ تو چلو۔

ایمیلیا - حق ہے تیرے اوپر رنڈی!

بیانکا - میں رنڈی نہیں ہوں۔ تھیں مجھے کالیں دینا خوب آتا ہے، لیکن
میری زندگی دوسری ہی پاک صاف ہے، جتنی تمہاری۔

ایمیلیا - میرا اور تمہارا کیا مقابلہ ہو، نہ تیرے ہاتھ پر!

ایاگو - آئیے حضرات، چل کر دیکھیں کہ بے پائے کاسیو کی مرہم پٹی ہوتی،

اور بیگم صاحبہ آپ کوئی دوسری کہانی سنائے کی کوشش کیجے!
یہ نہیں چلے گی! ایمیلیا، تم قلعے کو دوڑ جاؤ اور ہمارے آقا
اور اُن کی بیگم صاحبہ کو اس واقعہ کی اطلاع کرو۔ جاؤ گی نا
ہربانی کرو۔ (علحدہ) یہی رات ہے جو میری قسمت کو
بنائے یا بگاڑے گی!

دوسرا سین

د قلعے میں شب خرابی کا کمرہ : ڈسڈ میو تابستر پر سو رہی ہے ۔

(ایک روشنی جل رہی ہے ۔ آتھیلو داخل ہوتا ہے)

آتھیلو ۔ سبب ہے ، اس کا سبب ہے اے میری جان ، تیارو تمہارا دامن تو

پاک ہے ، تم سے کیسے اسے بتاؤں اس سبب کو ، پھر بھی ، میں اس کا

خون نہ بہاؤں گا ، نہ اس کی پہاڑوں کی برکت سے زیادہ اُجلی اور

بے مثل مرمر میں چکنی جلد کو داغ دار کروں گا ۔ پھر بھی اسے مرنہا ہی ہوگا ۔

نہیں تو وہ اور مردوں کے ساتھ بے دفاعی کرے گی ۔ روشنی گل کر دے ،

اور پھر اس روشنی کو گل کر دو ۔ جلتی چوٹی 'لو اگر میں تجھے بجھاؤں

اور مجھے اپنے کئے پر پھپھتاوا ہو ، تو میں دوبارہ پہلی سی روشنی جلا

سکتا ہوں ، لیکن اگر ایک بار تیری روشنی بجھا دوں تو جو لطیف

ترین فطرت کی سب سے زیادہ جلد باز صورت ہے ، تب مجھے نہیں

معلوم کہ میں وہ اہری حواست کہاں سے لاؤں گا جو تیری روشنی کو

دوبارہ جلا سکے ۔ اگر میں گلاب کو اس کی شاد سے توڑ لوں تو پھر

میں اسے نوکی قوت نہیں دے سکتا ۔ وہ تو کھلے گا ہی ، میں وحشت

پر ہی اس کی خابشوٹو نگھوں گا ۔ (اس کا بوسہ لیتا ہے) کیسی جبک

ہے اس سانس میں جو معلوم ہوتا ہے کہ انصاف کو اپنی تلوار توڑ کر

پھینک دیے پر آمادہ کر لے گی ۔ ایک اور ، ایک اور ۔ جب تو مرجا

تو ایسی ہی رہ ، اور میں تجھے مار ڈالوں گا اور اس کے بعد تجھ سے

پیار کروں گا ۔ ایک بار اور ، اور یہ آخری ہے ۔ اس قدر شیرینی میں

شاید ہی کسی اتنی ہلاکت ہوگی۔ مجھے بھٹے دو لیکن یہ آنسو بے رحم
ہیں یہ غم آسانی ہے۔ اس کی چوٹ وہیں لگتی ہے جہاں محبت ہوتی
ہے۔ وہ جاگ پڑی۔

ڈسٹیمونا۔ کون ہے؟ آتھیلو؟

آتھیلو۔ ہاں ڈسٹیمونا۔

ڈسٹیمونا۔ میرے آقا! کیا آپ آرام کریں گے؟

آتھیلو۔ تم کیا تم دعا مانگ کر لیٹی ہو ڈسٹیمونا؟

ڈسٹیمونا۔ جی ہاں، میرے مالک!

آتھیلو۔ اگر تمہیں اپنا کوئی ایسا جرم یاد آئے جسے خدا کی رحمت نے بھی ملک

بخشا نہیں ہے، تو فوراً اس کے لئے دعا کرو۔

ڈسٹیمونا۔ میرے آقا آپ کا کیا مطلب ہے؟

آتھیلو۔ بس فوراً دعا مانگو اور زیادہ دیر نہ لگاؤ۔ میں اتنی دیر ٹھہرتا ہوں۔

جب تک تمہاری روح تیار نہ ہو، میں تمہاری جان نہیں لوں گا۔

نہیں، خدا نہ کہے، میں تمہاری روح کو فنا نہیں کروں گا۔

ڈسٹیمونا۔ آپ مار ڈالنے کی بات کر رہے ہیں؟

آتھیلو۔ ہاں کر رہا ہوں۔

ڈسٹیمونا۔ تب تو خدا مجھ پر رحم کرے!

آتھیلو۔ آمین، میری دلی تمنا یہی ہے!

ڈسٹیمونا۔ اگر ایسا ہے تو آپ شاید مجھے نہ ماریں۔

آتھیلو۔ ہوں۔

ڈسٹیمونا۔ پھر مجھے آپ سے ڈرگ۔ لہجہ، کیونکہ جب آپ کی آنکھوں کی

پتکیاں اس طرح گھومتی ہیں تب آپ ہلکے معلوم ہوتے ہیں۔ ڈر
کیوں لگ رہا ہے مجھے، معلوم نہیں، اس لئے کہ مجرم ہونے کا مجھے
کوئی احساس نہیں، پھر بھی مجھے ڈر لگ رہا ہے

آتھریلو۔ اپنے گناہوں کے بارے میں سوچو۔

ڈسٹریمونا۔ وہ تو وہی محبتیں ہیں جو میں نے آپ سے کی ہیں۔

آتھریلو۔ ہاں، انہیں کھٹے تم کو جان سے ہاتھ دھونا پڑ رہا ہے۔

ڈسٹریمونا۔ اس محبت کے عوض میں موت! یہ تو فطرت کے خلاف ہے، مانے

آپ اپنا بچلا ہونٹ کیوں اس بُری طرح سے چبا رہے ہیں۔ آگے

سائے بدن پر رعشہ طاری ہے، جیسے آپ پر قاتلانہ بخار چڑھا ہو۔

کھتی بُری علامتیں ہیں یہ، پھر بھی میرے دل میں نہ رہ کر امتیاد

اُٹھتے کہ میں ان کا نشانہ نہیں ہوں۔

آتھریلو۔ بولومت، چپ ہو جاؤ۔

ڈسٹریمونا۔ اچھا، آخر بات کیا ہے؟

آتھریلو۔ وہ روال جو مجھے اتنا پسند تھا اور جو میں نے تم کو دیا تھا، تم نے

اُسے کا سیو کوٹھ دیا۔

ڈسٹریمونا۔ نہیں، میری جان کی قسم، ایسا نہیں ہے۔ اُس آدمی کو بلوایئے،

اداس سے پوچھ لیجئے۔

آتھریلو۔ میری جان سوچ لو اب تو جموں قسین نہ کھاؤ تم بستر مرگ پر ہو۔

ڈسٹریمونا۔ لیکن ابھی تو میری موت نہیں آئی ہے۔

آتھریلو۔ ہاں، تھوڑی دیر میں، اس لئے مجھے دل سے اپنے گناہوں کا اقرار کر لو۔

تم جتنا بھی قسین کھا کھا کر ہر بات سے انکار کرو، میرے دل میں جو

بات بیچنے والی پھاؤں کے بوجھ اور صدے سے میں چور چور ہوں،
وہ بات کسی طرح بھی نہ بھلائی اور مٹائی جاسکتی ہے تب میں مزنا ہی ہوگا۔

ڈسٹ میوٹا۔ پھر تو خدا مجھ پر رحم کرے۔

آتھیلو۔ میں بھی کہتا ہوں آمین!

ڈسٹ میوٹا۔ اور آپ بھی رحم کیجئے، میں نے اپنی زندگی بھر میں آپ کی ناراضی کی کوئی بات
کبھی نہیں کی۔ بساویسے کبھی محبت نہیں کی سو اس طرح کی عیب کے عام
انسانوں کے ساتھ کرنے کی غلطی اجازت دی ہے۔ میں نے اسے کبھی
اپنی کوئی نشانی نہیں دی۔

آتھیلو۔ قسم خدا کی میں نے اپنی آنکھوں سے اس کے ہاتھ میں اپنا رومال دیکھا۔
جھوٹی دعوت! تو نے میرے دل کو پتھر کر دیا ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ جو کچھ
میں کہنے والا ہوں، وہ انصاف کے لئے قربانی ہے، لیکن تو مجھے ایسا
عمدوں کی درباری ہے جیسے میں قتل کر رہا ہوں۔ میں نے رومال دیکھا۔
ڈسٹ میوٹا۔ تب وہ اس کو کہیں لگیا ہوگا۔ میں نے اسے وہ کبھی نہیں دیا۔ اسے
یہاں بکولائیے۔ اس سے کہیے کہ سچ سچ بتائے۔

آتھیلو۔ تم دعا قرار کر لیا ہے۔

ڈسٹ میوٹا۔ میرے آقا آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

آتھیلو۔ یہی کہ تم اس کی ہو گئی تیں۔

ڈسٹ میوٹا۔ کیسے؟ نا جائز طوط پر؟

آتھیلو۔ ہاں۔

ڈسٹ میوٹا۔ وہ ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔

آتھیلو۔ نہیں، اب تو اس کی زبان بند ہو گئی ہے۔ ایسا کہ اس کا بندہ دہشت کو بکاتا۔

ڈسڈیمونا۔ لعاب کچھ کچھ میری کجھ میں آ رہا ہے کہ آپ کو کیسے دھوکا دیا گیا۔ کیا وہ مر چکا؟
 آتھیلو۔ اگر اس کی اتنی جانیں بھی ہوتیں جتنے اس کے سر کے بال ہیں تب بھی
 میرے انتقام کا جذبہ ان سب کے لئے کافی تھا۔

ڈسڈیمونا۔ بلئے، اس کے ساتھ دعا ہوئی اور میں تو ختم ہو گئی۔
 آتھیلو۔ بس بس، رنڈی کہیں کی، تو میرے منہ پر اس کے لئے ٹسہ بہاتی ہے؟
 ڈسڈیمونا۔ میرے آقا مجھے جلا وطن کر دیجئے، مجھے مار دیئے مت۔
 آتھیلو۔ بس رنڈی!

ڈسڈیمونا۔ آپ کل میری جان لیجئے گا۔ آج کی رات مجھے زندہ رہنے دیجئے!

آتھیلو۔ نہیں، اگر تم ذرا بھی ملیں ...
 ڈسڈیمونا۔ اچھا، آدھے گھنٹے کے لئے ہی، اور
 آتھیلو۔ اب تو جو ہونا ہے ہوگا۔ بہت بالکل نہیں۔
 ڈسڈیمونا۔ مجھے ایک دعا تو پڑھ لینے دیجئے۔
 آتھیلو۔ اب وقت نہیں۔ (وہ اس کا گلا گھونٹتا ہے)

ایمیلیا۔ (اندھے) سرکار، سرکار، ایسے میرے سرکار، میرے سرکار!
 آتھیلو۔ یہ کس کی آواز ہے؟ ابھی تک نہیں مری؟ ابھی پوری طرح جان نہیں نکلی؟
 میرے رحم ہوں پھر بھی رحل ہوں۔ تجھے اس طرح حد سے تر پتا
 نہیں دیکھ سکتا۔ یہ لئے ایسے۔

ایمیلیا۔ (اندھے) کوئی ہے؟ میرے آقا میرے آقا!

آتھیلو۔ ہاں، ایمیلیا ہے اچھا ذرا دیر میں۔ وہ مر چکی ہے۔

خانا کا سیو کی موت کے بارے میں وہ مجھے بتانے آرہی ہے۔

آواز تو یہیں سے آئی تھی۔ ہونہر! اب ذرا بھی حرکت نہیں۔ تھرکی

طرح ساکت۔ اُسے اندر آنے دوں؟ کیا فائدہ؟ معلوم ہوتا ہے ابھی اس میں پھر حرکت ہوئی۔ نہیں، اب کیا کرنا چاہیئے؟ اگر وہ اندر آئی تو ضرور میری بیوی سے بات کہے گی۔ میری بیوی، میری بیوی کیسی بیوی؟ میرے تو کوئی بیوی نہیں۔ اُف! یہ تو برداشت سے باہر ہے! کیسی بُری گھڑی ہے! جیسے سورج اور چاند پر بڑا سا گہن لگ گیا ہے اور ہمیت سے زمین کی چھاتی پھٹ گئی ہے۔

ایمیلیا۔ (اندھے) میں آپ کے کچھ کہنا چاہتی ہوں سرکار، جہاں کے مجھے آنے دیجئے۔ آتھیلو۔ میں بھول گیا تھا، اندر آ جاؤ ایمیلیا! آہستہ، ابھی خدا دیر میں پرے تو کیچینگے دوں۔ تم کہاں ہو؟ (دروازہ کھولتا ہے) کیا کام ہے تمہیں؟ ایمیلیا۔ اُنے میرے اچھے سرکار، وہاں پر بہت ہی خرابی طرے سے خوں ہو گیا ہے۔ آتھیلو۔ کیا، ابھی؟ ایمیلیا۔ جی ہاں سرکار ابھی۔

آتھیلو۔ معلوم ہوتا ہے چاند لپے ناستے سے بھٹک گیا ہے اور معمول سے زیادہ زمین کے نزدیک آ گیا ہے جس کی وجہ سے انسانوں پر جوئی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔ ایمیلیا۔ میرے آقا، کاسیو نے دھنس کے ایک نوجوان رودرگیو کا خون کڑیا ہے۔ آتھیلو۔ رودرگیو مار ڈالا گیا، اور کاسیو مار ڈالا گیا۔ ایمیلیا۔ جی نہیں، کاسیو مرا نہیں ہے۔

آتھیلو۔ کاسیو نہیں مارا گیا، تب تو قاتل کا نشانہ خطا ہو گیا، اور اس مقام کی میٹھی تھی، کڑواہٹ میں بدل گئی۔

دُشدِ میمونا۔ بے گناہ بے گناہ کا خون!

ایمیلیا۔ اُنے اُنے، یہ کس کی آواز ہے؟

آتھیلو۔ کہاں، کیسی آواز؟

ایمیلیا۔ ہائے یہ تو میری بی بی کی آواز ہے، اسے لوگو دوڑو، مدد، مدد،
بی بی پھر سے کچھ کہو، اچھی ڈسڈیمونا، ہائے میری پیاری مالکین، بولو۔
ڈسڈیمونا۔ میں بے قصور بے گناہ ماری گئی ہوں۔

ایمیلیا۔ ہائے یہ کس کا کام ہے؟

ڈسڈیمونا کسی کا نہیں میرا اپنا۔ رخصت، میرے جہر بان آقا۔ میری بھائیوں
کو یا دکرنا، نا، خدا حافظ! (مر جاتی ہے)

آتھیلو۔ ہائیں، اس کا کیوں خون کیا گیا؟

ایمیلیا۔ ہائے کسے پتہ؟

آتھیلو۔ تم نے خود اس کی زبان سے سنا کہ میں نے تو یہ نہیں کیا۔

ایمیلیا۔ ہاں، اُس نے تو یہی کہا۔ میں تو وہ کہوں گی جو سچ ہے۔

آتھیلو۔ وہ جھوٹی ہے اور جھوٹوں کی طرح جہنم کی آگ میں جلے گی میں اسے قتل کیا ہے۔

ایمیلیا۔ تو پھر تو وہ اور بھی فرشتہ صفت ہے اور تم اور بھی بُرے شیطان!

آتھیلو۔ وہ آوارہ ہو گئی تھی، دھڑی تھی وہ۔

ایمیلیا۔ تم اس پر جھوٹا الزام دے لگتے ہو، اور تم شیطان ہو۔

آتھیلو۔ وہ پانی کی طرح بے ثبات تھی۔

ایمیلیا۔ اور تم آگ کی طرح بے وجہ بھڑک اٹے ہو جو یہ کہتے ہو کہ اس نے تمہیں

دھوکا دیا، ہائے وہ تو آسمان کی طرح پاک صاف تھی۔

آتھیلو۔ میں نے یہ آخری قدم اسی لئے اٹھایا چونکہ میرے پاس پورا ثبوت تھا اور

اگر ایسا نہ ہو تو مجھ پر ہزار لعنت اور میں جہنم کے سب سے نیچے تھتے میں

ہرگز نہ جوں۔ تمہاری شوہر کو سب پتہ ہے۔

ایمیلیا - میرے شوہر کو؟

آتھیلو - تھلے شوہر کو۔

ایمیلیا - یہ کہ ڈسٹرکٹ ہونے اپنے شوہر کے ساتھ بے وفائی کی؟

آتھیلو - ہاں، کاسیو کے ساتھ اُس کا تعلق تھا، اور اگر ایسا نہ ہوتا اور وہ

دفا دار ہوتی اور اگر خدا ایک دوسری ہستی کی تخلیق کرتا جو عجب

زبردستی ہوتی، تب بھی اس کے حومن میں میں ڈسٹرکٹ ہونا کو ہٹے دیتا۔

ایمیلیا - میرے شوہر نے!

آتھیلو - ہاں، پہلے اُس نے مجھ سے کہا۔ وہ ایک ایمان دار شخص ہے اور گندی

حرکتوں پر جو کچھ چپکلی ہوتی ہے اُس سے گھبراتی ہے اُسے۔

ایمیلیا - میرے شوہر نے!

آتھیلو - عورت، تورات اسٹ پٹا کیوں گئی ہے؟ ہاں میں کہتا ہوں تیرے شوہر نے۔

ایمیلیا - ملے بی بی - پاجی پنے نے محبت کے ساتھ شرارت کا کھیل کھیلا۔ میرا شوہر

کہتا ہے کہ وہ بے وفائی۔

آتھیلو - ہاں عورت، اُس نے کہا میں کہتا ہوں کہ تھلے ہی خاوند نے مجھ میں

آیا تھا ہی میرا دوست، تمہارا خاوند، ایماندار، ایماندار، ایا گو!

ایمیلیا - اگر اُس نے ایسی بات کہی ہے تو خدا کرے اس کی جان کو کھڑے لگ

جائی اور وہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرے، وہ سراسر جھوٹ بولتا ہے

میری بی بی نے تو جو گندا سودا کیا تھا اس سے انہیں ضرورت زیادہ ہی پڑتا

آتھیلو - کیا!

ایمیلیا - تم سے جو بھی بن پڑے کرلو، تمہارا یہ فعل پسندیدگی کے لائق نہیں دے

ہی جیسے تم اس کے لائق نہیں تھے۔

آتھیلو - خاموش، تنہا لئے بیٹھ رہا ہے۔

ایمیلیا - تم مجھے جتنا بھی ضرور پہنچا سکتے ہو، اُس سے کہیں زیادہ تکلیف برداشت

کرنے کی مجھ میں طاقت ہے۔ تم کو یہ قوت بنایا گیا، بدھو، اُتو!

تم جاہلی ہو، گندی میل کی طرح، تم کو جو کچھ کرنا تھا کر گزرے۔

مجھے تمہاری تلوار کی کوئی پرواہ نہیں، چاہے مجھے بیس مرتبہ جان

دینا پڑے۔ بچاؤ، اچھے بچاؤ، بچاؤ، مونیٹ میری مالکن کو مار ڈالا۔

خون چوکیا، خون! (مونٹانو گرتا تو) آیا گو اورو سکرینڈوٹ ایل ہتھیری)

مونٹانو - کیا ہوا؟ کیا بات ہے جزل صاحب!

ایمیلیا - اچھا آیا گو، آگئے تم بھی۔ اب لوگوں کو چاہیے کہ قتل کا الزم تمہاری

گردن پر رکھیں۔

گراتیانو - کیا بات ہے؟

ایمیلیا - اگر تم مرد ہو تو اس بد معاش کو جھوٹا ثابت کر دو۔ یہ کہتا ہے کہ تم نے

اس سے کہا تھا کہ اس کی بیوی بیوقوف ہے، مجھے معلوم ہے کہ تم نے

ایسی بات نہیں کہی ہوگی۔ تم بد معاش نہیں ہو۔ اپنی زبان کھولو میرا

تو دل بھرا آیا ہے۔

ایا گو - میرا جو خیال تھا وہ میں نے ان سے کہا اور اتنا ہی کہا جو انہوں نے بعد

کو خود معلوم کر لیا کہ درست اور ٹھیک تھا۔

ایمیلیا - لیکن کیا تم نے کبھی ان سے کہا کہ وہ وفادار نہیں تھیں؟

ایا گو - ان میں نے کہا۔

ایمیلیا - تم جھوٹ بولے، ایک کردہ، دوزخی جھوٹ، میری جان کی قسم،

جھوٹ، شرارت بھرا جھوٹ، کاسیو کے ساتھ اور اس کا تعلق؟ کاسیو

کے ساتھ، تہہ نہ کہا تھا؟

ایاگو۔ ان بی بی کا سیو کے ساتھ۔ بس بس اپنی زبان کو گلام دو۔
ایمیلیا۔ میں اپنی زبان نہیں بند کروں گی میں تو مزید بولوں گی میری بی بی اپنے
بستر پر مری پڑی ہیں۔ اُن کا خون کیا گیا ہے۔

سب کہتے ہیں: ہلے خزانہ کمرے!

ایمیلیا۔ اود تہہ جو باتیں کہیں انہیں کی وجہ سے یہ قتل ہوا۔

آتھیلو۔ صاحبو، اس طرح مت گھرو۔ یہ بات تو کچھ ہے۔

کراتیا نو۔ یقین نہیں آتا کہ یہ بات سچ ہے۔

مونٹا نو۔ ہولناک حرکت!

ایمیلیا۔ بد معاشی، بد معاشی، بد معاشی۔ میں تو اور کچھ سوچ ہی نہیں سکتی، یہی ایک

بات میرے دماغ میں بسی ہے۔ ہلے بد معاشی، اس وقت بھی مجھے یہ شہر ہوا

تھا میرا تو سید غم سے پٹا جا رہا ہے۔ ہلے بد معاشی، بد معاشی۔

ایاگو۔ ائی، کیا تم پاگل ہو گئی ہو، میں تمہیں حکم دیتا ہوں، گھر واپس جاؤ۔

ایمیلیا۔ صاحبو، مجھے بولنے کی اجازت دیجئے۔ میرا فرض ہے کہ میں ان کا حکم

بجالاؤں، لیکن اب نہیں۔ ایاگو شاید اب میں بھی گھر واپس نہیں جلاؤں گی۔

آتھیلو، اود، اود، اود، (بستر پر گر پڑتا ہے)

ایمیلیا۔ لیٹ جاؤ اب تم، اود گلا چاڑھا ڈکڑ چلاؤ، اس لئے کہ تم نے اس کا

خون کیا ہے جس سے زلیہ نرم دل اور معصوم ہستی پر شاید کسی کی نظر پڑے۔

آتھیلو۔ (آنکھ ہونے) وہ بد چلن تھی، اچھا، آپ تو میری بہت کم ملاقات تھی۔

یہاں آپ کی بہت سی پڑی ہے۔ لیکن اس کی سانس کو انہیں ہاتھوں نے ابھی بھی

بند کر لیا ہے اور مجھے احساس ہے کہ فیصل بہت ہی ہولناک اور بے رحم معلوم ہوتا ہے۔

گرا بتیا تو۔ بے چاری ڈسڈمیونا! اچھا ہوا کہ تھامے والد زندہ نہیں ہیں، شادی سے ہی ان کو سخت صدمہ پہنچا تھا اور شیخ کی شدت نے ان کی زندگی کے ستاروں کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔ اگر اس وقت وہ زندہ ہوتے تو اس منظر کو دیکھ کر ان کا برا حال ہو جاتا، نیکی کا فرشتہ ان کے پہلو سے ہٹ جاتا۔ اور وہ ہلاک ہو جاتے۔

آتھیلیو۔ یہ دردناک ہے، لیکن ایاگو کو معلوم ہے کہ ڈسڈمیونا ہزار بار کاسیو کے ساتھ بُرے فعل کی ترکیب ہوئی، کاسیو نے اس کا اقرار کیا اور اس نے کاسیو کی عشق بازی کے بدلے میں کاسیو کو محبت کی دی نشانی دی جو پہلے سے دے دی تھی۔ میں نے لے لے کاسیو کے ہاتھ میں دیکھا۔ وہ ایک مال تھا، ایک تحریم نشانی جو میرے والد سے میری والدہ کو دی تھی۔

ایمیلیا۔ یا خدا! میرے خدا!

ایاگو۔ بس تم چپ رہو۔

ایمیلیا۔ بات کھل کر کہے گی، کھل کر کہے گی، میں چپ رہوں! نہیں میں تو بولوں گی۔ اتنے ہی زور و شور سے جتنا کہ باؤشمال کے جھکڑ آسمان اور انسان اور تمام موت پریت، سب سب چاہے مجھے شرم دلا میں اور میری زبان بند کرنے کی کوشش کریں، پھر بھی میں تو بولوں گی۔

ایاگو۔ عقل کی بات کرو اور گھر کو جاؤ۔

ایمیلیا۔ میں نہیں جاؤں گی۔ (ایاگو ایمیلیا پر دار کرنے کی کوشش کرتا ہے)

گرا بتیا تو۔ چھی۔ عورت پڑلو اور اٹھاتے ہو؟

ایمیلیا۔ اذنا دای دیر! جس رومال کا تم ذکر کرتے ہو، وہ تو اتفاق سے مجھے مل گیا تھا، اور میں نے اسے اپنے خاوند کو دیا تھا اس لئے کہ اکثر بڑی

خجینگ کے ساتھ وہ مجھ سے منت کرتا تھا کہ کسی طرح چوری چُپے
میں اسے یہ مال لادوں۔ اتنی ذرا سی چیز کے لٹکانا ہزار کچھ
عجیب سا لگتا تھا۔

ایا گو۔ بد معاش، رڈی۔

ایمیلیا۔ ڈسٹر بونلے سے کایو کو دیا! ہائے نہیں وہ تو مجھے ملا اور میں نے اپنے فائدہ کو دیا۔

ایا گو۔ گندی عورت، تو جھوٹ بول رہی ہے!

ایمیلیا۔ خدا کی قسم، نہیں، صاحبو میں جھوٹ نہیں کہہ رہی ہوں۔ ایسے خوفی آدمی!

اس بے وقوف کو اتنی اچھی عورت سے کیوں واسطہ پڑا؟

آتھیلو۔ کیا آسمان میں کوئی بجلی باقی نہیں رہ گئی جو اسے بڑے پاجی کے سر پر گرے

وہ ایاگو کی طرف دوڑتا ہے! ایاگو مجھے سے ایلیا پر تلوار کا وار کر کے بھاگتا ہے!

گراتیا نو۔ اسے یہ عورت گری پڑ رہی ہے۔ مار ڈالا اس نے اپنی بیوی کو۔

ایمیلیا۔ ہاں ہاں، مجھے اپنی بی بی کے پاس لے آؤ۔

گراتیا نو۔ وہ تو بھاگ گیا، لیکن اس کی بیوی ماری گئی۔

مونٹا نو۔ وہ تو پتکا بد معاش ہے، یہ لویہ تلوار جو میں نے مورے سے لے لی ہے اور

باہر دروازے پر پہرہ بٹھا دے اسے یہاں سے نکلنے نہ دو، اور اگر وہ

کوشش کرے تو اسے مار دو۔ میں اس پاجی کو گرفتار کر کے جاتا ہوں۔

وہ تو پہلے دیچے کا کینڈ ثابت ہوا۔ (مونٹا نو اور گراتیا نو جلتے ہیں)

آتھیلو۔ مجھ میں اب جرات باقی نہیں رہی۔ ایک پتا بھی مجھ سے میری تلوار نہیں

سکتا ہے لیکن جب میرے ہم کو بے لگ گیا تو پھر عزت کیسے بچے گی سب

کچھ ہاتھ سے نکل گیا۔

ایمیلیا۔ بی بی وہ کونسا گیت تھا جو تم گاتی تھیں۔ این، میری آواز سن سکتی

ہو، میں ہنس کی طرح کھٹے کھٹے جان دوں گی (کھاتی ہے) ڈالی ڈالی
ڈالی ... مورہہ پاکدامن تھی، ظالم نور اے تجھے عشق تھا میں سچ
کہہ رہی ہوں۔ خراجہ اپنی رحمت کے سہنے میں لے گیا یہی کہتے کہتے
مجھے گلے لہے میری جان نکل رہی ہے، نکل رہی ہے ... (مر جاتی ہے)

آکھیلو۔ اس کمرے میں میری ایک اور تلوار بھی ہے یہ تین کی تلوار ہے جسے دیر
کے ٹنڈے پانی میں ڈال کر آیا رکھا گیا ہے۔ یہ رہی۔ چچا میں باہر جانا
چاہتا ہوں۔

گمراہ تیا نو۔ (اندھے) اگر تم اس کی کوشش کرو گے تو یہ تمہارے لئے اچانہ ہوگا۔
تم نہتے ہو۔ اس لئے تم کو نقصان پہنچ جائے گا۔
آکھیلو۔ پیر آپ اندھا کر مجھ سے بات کیجئے ورنہ میں نہتا بھی تم پر حملہ کر دوں گا۔
(گمراہ تیا نو دوبارہ اندھا رہتا ہے)

گمراہ تیا نو۔ کیا بات ہے؟

آکھیلو۔ یہ دیکھئے میرے پاس تلوار ہے کسی سپاہی کی کمر میں شاید ہی اس سے بہتر
تلوار رہی ہو۔ مجھے دھن یاد ہے جب اس چمڑے سے تھپتھپاتا اس اچھی
تلوار سے کام لے کر میں اس سے میں گئی بڑی بکاوٹوں کو جواب دے
اس وقت میرے راتے میں کھڑکی تھی وہ دہلا کر کے آگے نکل گیا۔
اے، لیکن اب لمبی چوڑی باتیں کہنے سے فائدہ! قسمت پر کس کو قابو ہے۔
اب تو ایسا نہیں کیا جاسکتا۔ ڈیڑھ مت۔ چاہے میں سلج ہی کیوں نہ ہوں۔
میرا سفر تمام ہو گیا۔ یہی میری منزل ہے میری کشتی ساحل سے لگ گئی
آپ مجھ سے گھر کر کے بچے بچے جا رہے ہیں، یہ ڈونڈول ہے آکھیلو کے
بیٹے پر میں ایک دعاؤ اور وہ جبک جائے گا۔ آکھیلو اب کہاں جائے؟

لوڈو تو اب کسی گت ہوا ہے؟ ملے بد نصیب لڑکی! زرچہ تیری قسمیں،
 جب شہ کے دن ہم طرے گے تو تیری آنکھوں کی یہ نظر آسمان سے میری
 رنج کو بھیجے ڈھکیل دے گی اور پھر شیا طین سے دہو بج لیں گے۔ گھنڈا
 ہے تیرا بدن، میری پیاری جیسے تیری عصمت۔ لعنت ہے اس ذلیل ہستی
 پر شیطان مجھے کوٹے مار کر اس آسانی جس کے لطائف سے دُعا شلو۔
 مجھے طوفانی ہواؤں کے تھپڑوں سے مارو، مجھے گندھک میں بھونکیاں
 اگ لگی ڈھلواں گھری خلیجوں میں مجھے نہلاؤ۔ ملے ڈسڈیمونا، ڈسڈیمون
 مرغی! آہ! آہ! آہ! (لوڈو دیکو اور عزت تو دُعا لے جاتے ہیں۔ کامیو کو
 کرسی پر بٹھا کر لایا جاتا ہے۔ افسران ایاگو کو قیدی بنا کر لے جاتے ہیں۔)

لوڈو دیکو۔ کہاں جدہ نا کچھ بلدیاز اور سب سے زیادہ بد نصیب انسان!
 آتھیلو۔ یہ وہ جو آتھیلو تھا۔ یہ ہوں میں۔
 لوڈو دیکو۔ وہ سانپ کہاں ہے، اُس پاچی کو سامنے لاؤ۔
 آتھیلو۔ میں اس کے پاؤں دیکھنا چاہتا ہوں، لیکن یہ تو ایک انسان ہے۔ اگر
 تو شیطان ہے تو میں تجھ کو مار نہیں سکتا۔ لایاگو پر دارک کے کُٹھڑی کر دیتا ہوں۔
 لوڈو دیکو۔ اس کی تلوار چھین لو۔

ایاگو۔ میں زخمی تو ہو گیا ہوں لیکن مر نہیں ہوں۔
 آتھیلو۔ مجھ اس کا کوئی نسخہ نہیں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ تو زندہ رہے۔ میرے
 نزدیک تو مرنا ہی مسترت ہے۔

لوڈو دیکو۔ آتھیلو، ایک زمانے میں تم کتنے اچھے تھے۔ اس طرح ایک ذلیل شخص کے
 پیٹلے پہنے جال میں پیش گئے۔ ہم اب تم سے کیا کہیں؟
 آتھیلو۔ کچھ نہ کہئے، آپ کا جی چاہے تو مجھے ایک باعزت قاتل کہیے۔ میں نے جو
 کچھ کیا لغزت کی بنا پر نہیں، عزت کے لئے کیا۔

لوڈو دیکو۔ اس بد بخت نے تو ایک حد تک اپنی خطا کا اعتراف کر لیا ہے کیا تم نے۔

اور اس نے قی کر کا سیو کو مار ڈالنے کا منصوبہ بنایا تھا ؟

آتھیلو - ہاں۔

کاسیو - پیانے جنرل، میں نے تو آپ کا کچھ نہیں بگاڑا تھا۔

آتھیلو - میں جانتا ہوں اس بات کو، اور میں تم سے معافی مانگتا ہوں، ہر باقی

کے اس نیم شیطانی سے ذرا اتنا تو پوچھو کہ آخر اس نے میرے جسم اور

میری جان کو اپنے جال میں کیوں پھنسا یا ؟

ایا گو - مجھ سے کچھ مت پوچھو۔ جو کچھ تم کو معلوم ہے معلوم ہے، اب میں ایک

حرف کی زبان سے نہ نکالوں سکا۔

لوڈو ویکو - کیا ؟ ہر باقی فرما کر یہ بتائیے کہ کیوں نہیں ؟

گراتیا نو - ہم تم کو مار مار کر زبان کھولنے پر مجبور کریں گے۔

آتھیلو - تم اسے لٹھی بہتہ کہ تم زبان نہ کھولو۔

لوڈو ویکو - جناب جو کچھ ہوا اس کے بارے میں آپ کو جانتا چاہیئے۔ میرا خیال ہے

کہ آپ کو اس کا علم نہیں ہے۔ یہ خطرو دریکو کے جیب میں پایا گیا

اور یہ دوسرا خط جس سے پتہ چلتا ہے کہ کاسیو کو قتل کرنے کے لئے

رو دریکو کو تیار کیا گیا تھا۔

آتھیلو - بُت بدعاش !

کاسیو - کتنی بخاری اور ظلم ہے۔

لوڈو ویکو - اور یہ ایک دوسرا کاغذ بھی اسی کے جیب میں ملا ہے جس میں بے المینائی

کا اظہار ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رو دریکو اس خط کو پا جی کے پاس بھیجا

چاہتا تھا، لیکن اس کے قبل ایاگو سے اس کی ملاقات ہوئی اور اس

نے رو دریکو کو مطمئن کر دیا۔

آتھیلو - کتنا بد ہے یہ ذلیل شخص ! کاسیو یہ تو بتاؤ کہ تم کو وہ میری بیوی کا رمال کیسے ملا ؟

کاسیو - مجھے وہ میرے کمرے میں ملا اور ابھی توڑی دیر ہوئی اُس نے اقرار کیا کہ اپنے کسی

خاص مقصد کو پورا کرنے کے لئے وہ اسے جان بوجھ کر دہاں چھوڑ آیا تھا۔
 آتھیلو۔ آف، کتنا بے وقوف ہوں میں بے وقوف بے وقوف!
 کاسیو۔ دو درہم گونے اپنے خط میں کاسیو سے یہ بھی شکایت کی ہے کہ جب میں
 اتفاق سے پہرے پر تعینات ہوا تب ایک گونے ہی اس کا میرے ساتھ جھگڑا
 کروایا اور ابھی ابھی جب تک فی دیر بہوش رہنے کے بعد دو درہم گونے کچھ باتیں کہیں
 تب اس نے کہا کہ ایک گونے ہی لئے مجھ سے لڑنے پر آمادہ کیا تھا اور ایک گونے ہی
 وجہ سے وہ زخمی ہوا۔

لوڈوویکو۔ تم کو اب یہ کمرہ چھوڑنا ہو گا اور ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔ تم اپنے عہدے
 سے معزول کئے گئے۔ کاسیو قبرص کا حاکم مقرر کیا جا رہا ہے اور جہاں تک
 اس کیے کا تعلق ہے، اگر کسی ترکیب کو فی ایسی سزا نکالی جائے جس سے
 اسے سخت سے سخت ایذا پہنچائی جا سکے، اور اس کا دم بھی نہ بچے، وہی سزا
 اسے ملنا چاہیے۔ تم کو ہم اس وقت تک کروی نگہ رانی میں حراست میں
 رکھیں گے، جب تک کہ وہیں کی سرکار کو تمہاری خطا کا علم نہیں ہوتا
 چلو انہیں لے چلو۔

آتھیلو۔ خدا تمہارے چلنے کے پہلے آپ سے دعا ایک باتیں کر لیں۔ میں نے سرکار کی
 کچھ خدمت کی ہے اور انہیں اس کا علم ہے۔ اب اس کا ذکر کرنے کی ضرورت
 نہیں۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ اپنے مراسلے میں جب اللہ بڑے سختی
 کی حرکتوں کا ذکر کریں تب میرے بارے میں وہی کچھ لکھیے جیسا کہ آپ نے
 مجھے پایا ہے۔ نہ تو کسی بات کو ہلکی کرنے کی کوشش کیجئے گا نہ کینہ پروری
 آپ ذکر کیجئے گا ایسے شخص کا جس نے محبت کرنے میں سمجھ داری تو نہیں
 دکھائی لیکن جس نے بہت زیادہ محبت کی، ایک ایسا شخص جس کے دل
 میں رقابت کا جذبہ آسانی سے پیدا نہیں ہوتا تھا لیکن اگر عید اکروا دیا
 جائے تو اسے بری طرح پریشان کرتا تھا۔ ایسا شخص جس نے ایک نادان

کی طرح اپنے ہاتھ سے ایک ایسا موقی پھینک دیا جو اس کے سارے قبیلے سے زیادہ قیمتی تھا، ایسا جس کی جھکی آنکھیں، گو کمالی کا دستور وقت میں آنے کا نہیں تھا، اب اس طرح جبر جبر آفسو بہا رہی ہیں جیسے عربی درختوں سے مسلسل معطر رس کی بوندیں تپکتی ہیں، یہ سب آپ اٹھنے کا اور اس کے علاوہ یہ بھی کہ ایک بار طلب میں جب ایک شرابی ترک نے، جس کے سر پر بڑی سی پگڑی باندھی تھی، ایک دینس طالع کو بیٹھا اور ہاریکریا ست کو بڑا بھلا کہنا شروع کیا، تب میں نے اس مخمور کو تھمتے کو تھمتے سے پکڑ لیا اور اس کو تلوار بھونک دی۔ اس طرح (اپنے کو غر بھونکتا ہے) لو ڈو ویکو۔ اُن، کتنا غوثی وقت ہے!

گراتیا نو۔ اب تو میں نے جو بھی باتیں کیں، بیکار معلوم ہوتی ہیں۔ آتھیلو، قتل کیے گئے پہلے میں نے تیرا بوسہ لیا تھا، اب اس کے علاوہ کیا چارہ ہے کہ مرتے مرتے تجھے ایک بوسہ دیتا جاؤں۔ (بستر پر گر پڑتا ہے اور مارتا ہے) کاسیو۔ مجھے ڈرتا کہ ایسا ہی ہوگا، لیکن میں سمجھتا تھا کہ اب اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے، وہ بہت بڑے دل کا انسان تھا۔

لو ڈو ویکو۔ (ایا گو سے) ادا سپارٹا کے کتے! دل کی سوزش، بھوک یا سندرے ہی زیادہ کشید! اس المناک جانکا بوجھ کو دیکھ جو اس ہلنگ پر پڑا ہے۔ یہ تیرا کام ہے۔ اے دیکھ کر نظر میں جیسے زیرِ بحر مارتا ہے۔ اے ڈھانک دو۔ گراتیا نو اس ٹھکر کو تم رکھو جو نر کا تمام مال سوال تم لے لو، اس لئے کہ تم ہی اس کے وارث ہو۔ اؤنگو، صاحب آپ کا کام یہ ہے کہ اس جہنمی بد معاش کو سزا دیں۔ وقت، جگہ اور اسے جیلان لینا، پھیلنے کا فیصلہ کیجئے اور جلد اس پر عمل کیجئے۔ میں اب یہاں سے سفر کروں گا اور رد و بصرے دل سے حکومت کو اس سنگین واقعہ کی روداد سنائوں گا۔ (باہر جاتا ہے)